اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین اللہ میں فوج در فوج
داخل ہوتے ہوئے (سورۃ النصر)

شمس

قمر

چاند اور سورج میں انسانی شبیہ کا راز!

جو کہ ناسا(NASA)، اور کئی معتبر اداروں
سے ریلیز شدہ ہے

"یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابلِ غور اور
قابلِ تحقیق ہے۔ اور منکرانِ روحانیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔"

مصنّف

ریاض احمد گوہر شاہی

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی

مصنف دین الٰہی

ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا (سورہ النصر)

اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین ِ الٰہی میں فوج در فوج داخل ہوتے ہوئے (سورۃ النصر)

دین ِ الٰہی

خدا کے پوشیدہ راز

تصنیفِ ہٰذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب اللہ کے متلاشیوں اور اللہ سے محبت کرنے والوں کیلئے ایک تحفہ ہے

اطلاع برائے ذاکرین:

یہ کتاب حق پرستوں، منصف مزاج لوگوں اور اللہ کے طالبوں تک پہنچانی ہے.

ازلی منافق اس کو تلف کرنے کی کوشش کرینگے

مرتب کردہ:

محمد یونس الگوہر (لندن)......امجد گوہر (ابوظہبی)

ناشران:

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، امریکن صوفی انسٹیٹیوٹ کے آرگنائزر جناب حاجی محمد اشفاق اور جناب مظہر فیروز نے
مہدی فاؤنڈیشن برطانیہ کے شہباز احمد گوہر اور فیصل حیات کے تعاون سے چھپوائی ہے۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

Contact: info@goharshahi.com

یہ وہ **گوہر شاہی** ہیں جنہوں نے تین سال تک سیہون شریف کی پہاڑیوں اور لال باغ میں اللہ کے عشق کی خاطر چلہ کشی کری۔ اللہ کو پانے کی خاطر دنیا چھوڑی، پھر اللہ کے حکم ہی سے دوبارہ دنیا میں آئے۔ لاکھوں دلوں میں اللہ کا ذکر بسایا اور لوگوں کو اللہ کی محبت کی طرف راغب کیا۔

ہر مذہب والوں نے **گوہر شاہی** کو مسجدوں، مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں میں روحانی خطاب کیلئے مدعو کیا اور ذکر قلب حاصل کیا بے شمار مرد وزن ان کی تعلیم سے گناہوں سے تائب ہوئے اور اللہ کی طرف جھک گئے۔ بے شمار لا علاج مریض انکے روحانی علاج سے شفایاب ہوئے، پھر اللہ نے ان کا چہرہ **چاند** پر دکھایا، پھر **حجر اسود** میں بھی ان کی تصویر ظاہر ہوئی، پوری دنیا میں ان کی شہرت ہوگئی۔لیکن کور چشم مولویوں کو اور ولیوں سے حسد و بُغض رکھنے والے مسلمانوں کو یہ شخص پسند نہ آیا، ان کی کتابوں کی تحریروں میں خیانت کر کے ان پر کفر اور واجب القتل کے فتوے لگائے۔ مانچسٹر میں ان کی رہائش گاہ پر پٹرول بم پھینکا، کوٹری میں دورانِ خطاب اِن پر ہینڈ گرینیڈ بم سے حملہ کیا گیا۔ لاکھوں روپے ان کے سر کی قیمت رکھی گئی۔ پانچ قسم کے سنگین جھوٹے مقدمات، اندرونِ ملک ان کو پھنسانے کے لئے قائم کئے گئے۔ نواز شریف کی وجہ سے حکومتِ سندھ بھی شامل ہوگئی تھی دو کیس قتل، نا جائز اسلحہ نا جائز قبضہ کا دفعہ بھی لگایا گیا۔ امریکہ میں بھی ایک عورت سے زیادتی اور حبس بیجا کا مقدمہ بنایا گیا۔ زرد صحافت نے انہیں زمانے میں خوب بدنام کیا، لیکن آخر میں عدالتوں نے شنوائی اور تحقیقات کے بعد تمام مقدمات جھوٹے قرار دے کر خارج کر دیئے اور اللہ نے اپنے اس دوست کو ہر مصیبت سے بچائے رکھا۔

اِن مقدمات کے بارے میں ہائی کورٹ کی رپورٹ ملاحظہ ہو کہ

''گوہر شاہی کو فرقہ واریت کی وجہ سے بار بار پھنسایا جاتا ہے''

ORDER SHEET

IN THE HIGH COURT OF SINDH HYDERABAD CIRCUIT

Cr.B.A.No.159 of 1999. APPELLANT / PETITIONER / PLAINTIFF/DECREE / APPLICANT

VERSUS

RESPONDENT / DEFENDENT / OPPONENT / JUDGEMENT DEBTOR

Serial No.	Date	Order with signature of Judge

1. FOR ORDERS ON MA NO.238/99.(If granted).
2. FOR ORDERS ON MA NO.239/99.
3. FOR ORDERS ON MA NO.240/99.
4. FOR HEARING.

18.03.1999.

Mr.Qurban Ali Choohan Advocate for the applicant
Mr.Behadur Ali Baloch A.A.G.

1. Granted.

2. Granted subject to all just exceptions.

3. Granted as the bail application No.88/99 has also been moved by the present applicant.

4. Learned counsel submits that the present bail application has been moved seeking bail before arrest of the applicant/accused with regard to his alleged involvement in crime No.18/99 for which an F.I.R. was lodged on 16.03.1999 by Police Station City at Hyderabad. It is alleged that the applicant on the day of incident viz. 19.02.1999 in the day

22/8/98

time produced a T.T. Pistol bearing No.BBP-13410 of 30 bore and licence bearing No.5105339 dated 04.02.1999 issued by District Magistrate Sanghar in the name of accused Mohammad Nadeem who has been nominated in crime No.10/99 pending with Police Station City Hyderabad. Thereafter upon verification by the police authorities it transpired that the said licence was a forged one and was not issued in the name of accused Mohammad Nadeem. The F.I.R. was accordingly registered against the applicant U/s.420, 468, 471 PPC read with Section 13-D Arms Ordinance.

Learned counsel submits that the lodging of the FIR is a further attempt by the political and religious foes of the applicant to have him implicated in xxx false and concocted case, as earlier attempts have failed and in two other cases the applicant was granted bail before arrest by this Court. Learned counsel submits that for all the offences above mentioned the maximum sentence is seven years along with fine and consequently do not come within the prohibitory clause of Section 497 Cr.P.C. The learned counsel vehemently argued that unless this bail application is granted and the applicant is given protection by this Court he would be immediately arrested by the police as he has been prevented from approaching the trial Court for seeking bail.

I have gone through the F.I.R. as well as the

memo of this application. In the first instance, it appears that nowhere in the FIR it is mentioned as to why the applicant/accused visited the Police Station City on 19.02.1999 along with the weapon in question and its licence. Secondly, no reasons have been given in the FIR as to why the same was lodged after almost one month of the day of incident. In the earlier bail application No.88/99 I have granted interim protective bail to the applicant on the basis that the FIR in the said case appeared to have been lodged due to enmity and jealousy between the applicant and religious sects as well as political parties. The lodging of the FIR in the present case also appears to have been motivated by the same factors.

In the circumstances, the applicant is granted pre-arrest bail in a sum of Rs.1,00,000/- in the form of security or cash and P.R. bond in the like amount to the satisfaction of Additional Registrar of this Court. Notice to A.A.G. for 24.03.1999.

5. Today I have received a pamphlet allegedly from by the applicant seeking justice from the Prime Minister of Pakistan regarding his persecution at the hands of various ~~xxxxx~~ religious sects and Ulemas. Alth-ough the pamphlet has not been signed by the applicant, copies have been forwarded to all High Courts of Pakistan as well as Supreme

22/8/11

(5)

Court of Pakistan and others. At the end of the pamphlet a threat has been extended to the Government that unless the applicant/accused' request is acceded to the Government will soon crumble by hidden spiritual forces. In my view if at all this pamphlet has been either issued by the applicant or his supporters and sent to this Court, it amounts to unlawfu[l] interference in the administration of justice and may be taken up as a contempt matter. In these circumstances, let a notice be issued to the applicant inviting his comments o[n] the pamphlet, a copy whereof to be sent along with the noti[ce].

CERTIFIED TO BE TRUE COPY
22/8/99

SUPERINTENDENT

SD/- SARMAD J USMANI
JUDGE

Cr.Bail Application.No. 159/1999.   No. 2009 Dt. 22/8/99

Copy Forwarded to the Sessions JudgeHyderabad for information and Compliance, He is informed that Surety has been furnished on behalf of the abovenamed applicant before the Additional Registrar of this Court in the Sum of Rs, 100,000/- Vide Bond No. 5823 and P.R.Bond No. 5824 dated:- 22.3.1999.

COPY TO THE APPLICANT ABOVENAMED.

(GHULAM MUSTAFA CHANNA)
DEPUTY REGISTRAR
HIGH COURT OF SINDH CIRCUIT COURT
HYDERABAD

خصوصی نوٹ

اِن مقدمات کی ناکامی کے بعد اہلیسیوں نے 295 کا ایک اور منطقی مقدمہ بنایا کہ گوہر شاہی نے نبوت کا اعلان کر دیا ہے۔ اِس میں اُنہیں حکومت کے اعلیٰ قسم کے طبقہ کی حمایت حاصل ہوگئی تھی، حتیٰ کے سابقہ صدر رفیق تارڑ فرقہ کی وجہ سے پارٹی بن گئے تھے۔ جس کی وجہ سے انسدادِ دہشت گردی کے جج پر دباؤ کی وجہ سے سزا سنائی گئی۔ انشاءاللہ ہائی کورٹ میں یا سپریم کورٹ میں اِس جھوٹے کیس کا بھی فیصلہ ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

چاند، سورج، حجر اسود، شومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخص مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے جسکا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔

آیئے! آپ بھی اِن کو پرکھنے کی کوشش کریں اور ہم سے تحقیق کے لئے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی اِن کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

محمد یونس الگوہر (لندن انگلینڈ)

younus38@hotmail.com

دیباچہ

......از ریاض احمد گوہر شاہی......

1) جو مذاہب آسمانی کتابوں کے ذریعہ قائم ہوئے وہ درست ہیں بشرطیکہ ان میں ردوبدل نہ کی گئی ہو۔

2) مذاہب کشتی اور علماء ملاح کی طرح ہوتے ہیں، اگر کسی ایک میں بھی نقص ہو تو منزل پر پہنچنا مشکل ہے۔
البتہ اولیاء ٹوٹی پھوٹی کشتی کو بھی کنارے لگا دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ٹوٹے پھوٹے لوگ اولیاء کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

3) مذہب سے بالاتر اللہ کی محبت ہے، جو تمام مذاہب کا عرق ہے۔ جبکہ اللہ کا نور مشعلِ راہ ہے!

4) تین حصے علمِ ظاہر کے اور ایک حصہ علمِ باطن کا ہے جو خضرؑ (وشنو مہاراج) کے ذریعہ عام ہوا۔
اللہ کی محبت ہی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، جس دل میں خدا نہیں کتے اُس سے بہتر ہیں،
کیونکہ وہ اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں اور محبت ہی کی وجہ سے مالک کا قرب حاصل کر لیتے ہیں
ورنہ کہاں ایک نجس کتا اور کہاں حضرتِ انسان!

5) اگر تجھے جنت اور حور وقصور کی آرزو ہے تو خوب عبادت کرتا کہ اُونچی سے اُونچی جنت مل سکے!

6) اگر تجھے اللہ کی تلاش ہے تو روحانیت بھی سیکھ تا کہ تو صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کے وصال تک پہنچ سکے!

جب اللہ نے روحوں کو بنانا چاہا تو کہا: کُن، تو بیشمار روحیں بن گئیں۔ اللہ کے سامنے اور قریب ارواح نبیوں کی، پھر دوسری صف میں ولیوں کی، پھر تیسری صف میں مؤمنین کی، پھر ان کے پیچھے عام انسانوں کی، پھر حدِ نگاہ سے دور صف میں عورتوں کی روحیں بن گئیں، پھر ان کے پیچھے روحِ حیوانی، پھر روح نباتی اور پھر ایسی روح جمادی جن میں ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہ تھی، نمودار ہو گئیں۔ اللہ کے دائیں طرف فرشتوں کی اور پھر اس کے بعد حوروں کی ارواح تھیں، جو رب کے چہرے کو نہ دیکھ سکیں، یہی وجہ ہے کہ فرشتے رب کا دیدار نہیں کر سکتے۔ پھر پیچھے نوری مؤکلات کی روحیں جو دنیا میں آ کر نبیوں، ولیوں کی امدادی ہوئیں۔ پھر بائیں جانب جنات کی روحیں، پھر پیچھے سفلی مؤکلات، پھر خبیثوں کی روحیں جو دنیا میں آ کر ابلیس کی امدادی ہوئیں۔ دائیں، بائیں اور حدِ نگاہ سے دور والی ارواح رب کا جلوہ نہ دیکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن، فرشتے اور عورتیں رب سے ہمکلام ہو سکتے ہیں لیکن دیدار نہیں کر سکتے۔ کرۂ ارض میں ایک آگ کا گولہ تھا، حکم ہوا: ٹھنڈا ہو جا! پھر اس کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے۔ چاند، مریخ، مشتری، یہ دنیا اور ستارے سب اسی کے ٹکڑے ہیں جبکہ سورج وہی باقی ماندہ گولہ ہے۔ یہ زمین راکھ ہی راکھ بنی۔ جمادی روحوں کو نیچے بھیجا گیا جن کے ذریعے راکھ جم کر پتھر ہو گئی۔ پھر نباتی روحوں کو بھیجا گیا جس کی وجہ سے پتھروں میں درخت بھی اُگ آئے۔ پھر حیوانی روحوں کے ذریعے حیوان نمودار ہوئے۔ اللہ نے سب روحوں سے یہ بھی پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ سب نے اقرار کیا اور سجدہ کیا تھا یعنی پتھروں اور درختوں کی روحوں نے بھی سجدہ کیا تھا۔ (والنجم والشجر یسجدان) سورۃ الرحمٰن القرآن۔ پھر اللہ نے روحوں کے امتحان کے لئے مصنوعی دنیا، مصنوعی لذات بنائے اور کہا: اگر کوئی ان کا طالب ہے تو حاصل کر لے۔ بیشمار روحیں اللہ سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف لپکیں اور دوزخ اُن کے مقدر میں لکھ دی گئی۔ پھر اللہ نے بہشت کا نظارہ دکھایا جو پہلی حالت سے بہتر اور اطاعت و بندگی والا تھا۔ بہت سی روحیں ادھر لپکیں ان کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی۔ بہت سی روحیں کوئی فیصلہ نہ کر پائیں۔ انہیں پھر رحمٰن اور شیطان کے درمیان کر دیا۔ وہی روحیں دنیا میں آ کر بیچ میں پھنس گئیں، پھر جس کے ہاتھ لگ گئیں (اُس ہی کی ہو گئیں)۔ بہت سی روحیں اللہ کے جلوے کو دیکھتی رہیں، نہ دنیا کی اور نہ ہی جنت کی طلب، اللہ کو اُن سے محبت اور اُنہیں اللہ سے محبت ہو گئی۔ انہی روحوں نے دنیا میں آ کر اللہ کی خاطر دنیا کو چھوڑا اور جنگلوں میں بسیرا کیا۔ روحوں کی ضرورت اور دل لگی کے لئے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق، چھ ہزار خشکی میں، چھ ہزار پانی میں، اور چھ ہزار ہوائی اور آسمانی پیدا کی گئی۔ پھر اللہ نے سات قسم کی جنت اور سات قسم کی دوزخ بنائی

جنتوں کے نام

1۔ خلد، 2۔ دارالسلام، 3۔ دارالقرار، 4۔ عدن، 5۔ الماویٰ، 6۔ نعیم، 7۔ فردوس

دوزخوں کے نام

1۔ سقر، 2۔ سعیر، 3۔ لظیٰ، 4۔ حطمہ، 5۔ جحیم، 6۔ جہنم، 7۔ ہاویہ

مندرجہ بالا سارے نام سُریانی زبان کے ہیں۔ وہ زبان جس میں اللہ، فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ سب مذاہب کا عقیدہ ہے کہ جسے اللہ چاہے دوزخ میں اور جسے چاہے بہشت میں بھیج دے۔ اگر وہیں سے جس روح کو دوزخ میں بھیجا جاتا تو وہ اعتراض کرتی کہ میں نے کونسا جرم کیا تھا؟ اللہ کہتا: تو نے میری طرف سے منہ موڑ کر دنیا طلب کی تھی، روح کہتی: وہ تو صرف نادانی میں اقرار تھا، عمل تو نہیں کیا تھا! پھر اس حجت کو پورا کرنے کیلئے روحوں کو نیچے اس دنیا میں بھیجا۔ آدمؑ جنہیں شنکر جی بھی کہتے ہیں جنت کی مٹی سے ان کا جسم بنایا گیا۔ پھر روح انسانی کے علاوہ کچھ اور مخلوقیں بھی اُس میں ڈال دی گئیں۔ جب آدمؑ کا جسم بنایا جا رہا تھا تو شیطان نے حسد سے تھوکا تھا، جو ناف کی جگہ گرا اور اس تھوک کے جراثیم بھی اس جسم میں شامل ہو گئے۔ شیطان جنات قوم سے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے، جسم تو صرف مٹی کا مکان تھا جس کے اندر سولہ (۱۶) مخلوقوں کو بند کر دیا، جبکہ خناس اور چار پرندے اور بھی ہیں۔ آدمؑ کی بائیں پسلی سے عورت کی شکل میں مواد نکلا۔ اس میں روح ڈال دی گئی جو مائی حوا بن گئی۔ بعد میں بہشت سے نکال کر آدمؑ کو سری لنکا اور مائی حوا کو جدہ میں اتارا گیا۔ جن کے ذریعے ایشیائیوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہو گیا، اور آسمان سے باقی روحیں بھی بتدریج آنا شروع ہو گئیں۔ روحوں کی تعلیم و تربیت اور مدارج کیلئے مذاہب کی صورت میں مدرسے قائم ہوئے اور روز ازل کی تقدیر کے مطابق کوئی کسی مذہب میں اور کوئی بے مذہب ہی رہیں۔ اللہ کی محبّ روحیں بھی اس دنیا میں آئیں کوئی مسلم کے گھر کوئی ہندوؤں، کوئی سکھوں اور کوئی عیسائیوں کے گھروں میں پیدا ہو گئیں اور اپنے مذہب کے ذریعے اللہ کو پانے کی کوشش کرنے لگیں یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کے خواص نے رہبانیت اختیار کی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے یہ عقیدہ غلط ہے. حضور پاک بھی غارِ حرا میں جایا کرتے تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؓ، خواجہ معین الدین اجمیری، داتا علی ہجویری، بری امام، بابا فرید، شہباز قلندرؒ وغیرہ نے بھی رہبانیت کے بعد ہی اتنے بلند مقام حاصل کئے اور ان ہی کے ذریعے دین کی اشاعت ہوئی۔

دنیا میں انسان کی بنیاد

پیٹ میں نطفۂ انسانی کے بعد خون کو اکٹھا کرنے کیلئے روح جمادی آتی ہے، پھر روح نباتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے۔چار ماہ کے بعد روح حیوانی جسم میں داخل کی جاتی ہے جس کے ذریعے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے،ان کو ارضی ارواح کہتے ہیں۔پھر پیدائش کے بعد روح انسانی دوسری مخلوقات کے ساتھ آتی ہے ان کو سماوی ارواح کہتے ہیں۔اگر بچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی پیٹ میں مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ حیوان تھا۔پیدائش کے تھوڑی دیر بعد مر جائے تو اس کا جنازہ لازم ہے کہ وہ روح انسانی کی آمد کی وجہ سے انسان بن گیا تھا،اور نفس نے بھی مقام ناف پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈیرہ لگا لیا تھا۔اگر اس میں جمادی روح طاقتور ہے تو وہ پہاڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔روح نباتی کی وجہ سے انسان پھولوں اور درختوں سے لگاؤ رکھتا ہے۔روح حیوانی کے غلبہ سے جانوروں سے پیار اور جانوروں جیسے کام کرتا ہے۔جبکہ نفس کی شکل کتے کی طرح ہوتی ہے اس کے غلبے سے کتوں جیسے کام اور کتوں سے پیار کرتا ہے۔اور بیداری قلب سے انسان فرشتوں کی طرح بن جاتا ہے۔انسان کے مرنے کے بعد سماوی ارواح آسمانوں کو لوٹ جاتی ہیں جو ایک ہی جسم کیلئے مخصوص ہیں،ارضی روحیں بمعہ نفوس کے اسی دنیا میں رہ جاتی ہیں۔ارضی روحیں ایک سے دوسرے،پھر تیسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں کیونکہ انکا روزِ محشر سے کوئی تعلق نہیں لیکن پاکیزہ نفس قبروں میں رہ کر لوگوں کو فیض پہنچاتے اور خود بھی بندگی کرتے رہتے ہیں جیسا کہ جب شبِ معراج میں حضور پاک موسیٰ کی قبر سے گزرے تو دیکھا موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں جب آسمانوں پر پہنچے تو دیکھا موسیٰ وہاں بھی موجود ہیں۔بدکار لوگوں کے طاقتور نفس اپنے بچاؤ کیلئے شیاطین کے ٹولے سے مل جاتے ہیں اور لوگوں کے جسم میں داخل ہو کر لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں انکو بدروحیں کہتے ہیں۔انجیل میں ہے کہ عیسیٰ بدروحیں نکالا کرتے تھے۔ارضی ارواح اور نفوس اسی دنیا میں،روح انسانی عالم علیین یا سجین میں اور لطائف اگر طاقتور ہیں تو وہ بھی علیین میں،ورنہ قبر میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔نفس کی وجہ سے انسان ناپاک ہوا۔

بقول بُلھے شاہ: اس نفس پلیت نے پلیت کیتا......اساں مُنڈھوں پلیت نہ سی

نفس کو پاک کرنے کیلئے کتابیں اتریں، نبی، ولی آئے کہیں اس کو دوزخ سے ڈرایا گیا،کہیں بہشت کی لالچ دی گئی۔ریاضت،عبادات اور روزوں کے ذریعے اِسے سُدھارنے کی کوشش کی گئی اور جنت کے حقدار بھی ہو گئے۔اور بہت سے لوگوں نے باطنی علم کے ذریعے اسے پاک بھی کر لیا اور اللہ کے دوست بن گئے۔

تذکرۂ نفس

یہ شیطانی جرثومہ ہے۔ناف میں اس کا ٹھکانہ ہے۔سب نبیوں ولیوں نے اس کی شرارت سے پناہ مانگی،اس کی غذا فاسفورس اور بدبو ہے،جو ہڈیوں،کوئلے اور گوبر میں بھی ہوتی ہے ہر مذہب نے جنابت کے بعد نہانے پر زور دیا ہے۔کیونکہ جنابت کی بدبو مساموں سے بھی خارج ہوتی ہے۔بدبودار قسم کے مشروب اور بدبودار قسم کے جانوروں کے گوشت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔روزِ ازل میں اللہ کے سامنے والی تمام روحیں،جمادی تک،ایک دوسرے سے مانوس اور متحد ہو گئیں۔روح جمادی کی وجہ سے انسان نے پتھروں کے مکان بنائے اور روح نباتی کی وجہ سے درختوں کی لکڑیوں سے چھت بنائے۔درختوں کے سائے سے بھی مستفیض ہوئے،درختوں نے ان کو صاف سُتھری آکسیجن پہنچائی۔پیچھے والی حیوانی روحیں جو دنیا میں آ کر جانور بن گئے،سب انسانوں کیلئے حلال کر دیئے گئے۔جبکہ ان ہی سے متعلقہ پرندے بھی حلال کر دیئے گئے۔بائیں طرف جنات اور سفلی موکلات بنے پھر اُن سے پیچھے کی طرف خبیث ارواح جو آخر میں دشمن خدا ہوئیں۔اور وہ حیوانی،نباتی اور جمادی روحیں جو خبیثوں کے پیچھے نمودار ہوئیں تھیں انہوں نے انسانوں سے دشمنی کری،ان کی روح جمادی کے دنیا میں آنے سے راکھ کوئلہ بنی،جس کی گیس انسانوں کے لئے نقصان دہ تھی۔

اُن کی روح نباتی سے خطرناک اور کانٹے دار قسم کے، اور آدم خور قسم کے درخت وجود میں آئے اور اُن کی روح حیوانی سے آدم خور اور درندہ قسم کے جانور پیدا ہوئے اور اُن سے متعلقہ پرندے بھی ان ہی کی انسان دشمنی کی خصلت کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے۔ جن کی پہچان یہ ہے کہ وہ پنجے سے پکڑ کر غذا کھاتے ہیں۔ دائیں جانب والی ارواح کو انسان کا خادم، پیغام رساں اور مددگار بنا دیا اور انسان کو سب سے زیادہ فضیلت عطا کر کے اپنا خلیفہ مقرر کر دیا۔ اب انسان کی مرضی، محنت اور قسمت ہے کہ خلافت منظور کرے یا ٹھکرا دے۔ نفس خواب میں جسم سے باہر نکل جاتا ہے اور اس بندے کی شکل میں جنات کی شیطانی محفلوں میں گھومتا ہے۔ نفس کے ساتھ خناس بھی ہوتا ہے جس کی شکل ہاتھی کی طرح ہوتی ہے اور یہ نفس اور قلب کے درمیان بیٹھ جاتا ہے، انسان کو گمراہ کرنے کیلئے نفس کی مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چار پرندے بھی انسان کو گمراہ کرنے کیلئے چاروں لطائف کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں، جیسا کہ قلب کے ساتھ مرغ، جس کی وجہ سے دل پر شہوت کا غلبہ رہتا ہے، قلب کے ذکر سے وہ مرغ، مرغ بسمل بن جاتا ہے اور حرام وحلال کی تمیز کا شعور پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس قلب کو قلب سلیم کہتے ہیں۔ سری کے ساتھ کوا، کوے کی وجہ سے حرص، اور خفی کے ساتھ مور، مور کی وجہ سے حسد، اور اخفیٰ کے ساتھ کبوتر، کبوتر کی وجہ سے بُخل آ جاتا ہے اور اُن کی خصلتیں لطائف کو حرص وحسد پر مجبور کر دیتی ہیں جب تک لطائف منور نہ ہو جائیں۔ ابراہیمؑ کے جسم سے ان ہی چار پرندوں کو نکال کر، پاکیزہ کر کے دوبارہ جسم میں ڈالا گیا تھا۔ مرنے کے بعد پاکیزہ لوگوں کے یہ پرندے درختوں پر بسیرا بنا لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ جنگلوں میں کچھ دن رہ کر پرندوں جیسی آوازیں نکالتے ہیں، اور یہ پرندے ان سے مانوس ہو جاتے ہیں اور اُن کے چھوٹے موٹے علاجوں میں معاون بن جاتے ہیں۔

﴿ایک اہم نقطہ﴾

’’نفس کا تعلق شیطان سے ہے‘‘

’’سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے‘‘۔ ’’انا کا تعلق اللہ سے ہے‘‘

’’اسی طرح اِس جسم کا تعلق کامل مرشد سے ہے‘‘

’’اور جو بھی مخلوق جس نسبت سے خالی ہے وہ اس کے فیض سے محروم اور عاری ہے‘‘

لطیفہ قلب

گوشت کے لوتھڑے کو اُردو میں دِل اور عربی میں فواد بولتے ہیں اور اس مخلوق کو جو دِل کے ساتھ ہے، قلب بولتے ہیں ۔اس کی نبوت اور علم آدمؑ کو ملا تھا۔ حدیث میں ہے کہ دِل اور قلب میں فرق ہے ۔اس دنیا کو ناسوت بولتے ہیں ۔اس کے علاوہ اور جہان بھی ہیں، یعنی ملکوت، عنکبوت، جبروت، لاہوت، وحدت اور احدیت ۔ یہ مقام ناسوت میں گولہ پھٹنے سے پہلے تھے اور ان کی مخلوقیں بھی پہلے سے موجود تھیں ۔فرشتے ارواح کے ساتھ بنے ۔لیکن ملائکہ اور لطائف پہلے ہی سے ان مقامات پر موجود تھے بعد میں عالمِ ناسوت میں بھی کئی سیاروں پر دنیا آباد ہوئی ۔کوئی مٹ گئے اور کوئی منتظر ہیں ۔ یہ مخلوق یعنی لطائف اور ملائکہ روحوں کے امر کن سے ۷۰ ہزار سال پہلے بنائے گئے تھے اور ان میں سے قلب کو مقامِ محبت میں رکھا گیا اور اسی کے ذریعے انسان کا رابطہ اللہ سے جڑ جاتا ہے ۔اللہ اور بندے کے درمیان یہ ٹیلی فون آپریٹر کی حیثیت رکھتا ہے ۔انسان پر دلیل والہامات اسی کے ذریعے وارد ہوتے ہیں ۔جبکہ لطائف کی عبادات بھی اسی کے ذریعے عرش بالا پر پہنچتی ہیں لیکن یہ مخلوق خود ملکوت سے آگے نہیں جاسکتی ،اس کا مقام خلد ہے ۔اس کی عبادت بھی اندر اور تسبیح بھی انسان کے ڈھانچے میں ہے ۔اس کی عبادت کے بغیر والے جنتی بھی افسوس کرینگے کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ ”کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کو نیکو کاروں کے برابر کر دینگے؟“ کیونکہ قلب والے جنت میں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے ۔جسمانی عبادت مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے جن کے قلب اور لطائف اللہ کے نور سے طاقتور نہیں وہ قبروں میں ہی خستہ حالت میں رہیں گے یا ضائع ہو جائینگے جبکہ منور اور طاقتور لطائف مقامِ علیین میں چلے جائینگے ۔یوم محشر کے بعد جب دوسرے جسم دیئے جائینگے تو پھر یہ لطائف بھی روح انسانی کے ساتھ دیدار والے لافانی ولیوں کے جسم میں داخل ہونگے جنہوں نے ان کو دنیا میں اللہ اللہ سکھایا تھا وہاں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے اور وہاں جا کر بھی ان کے مرتبے بڑھتے رہیں گے ۔اور جو ادھر دِل کے اندھے تھے وہ اُدھر بھی اندھے ہی رہیں گے ۔کیونکہ میدان عمل یہ دنیا تھی اور وہ ایک ہی جگہ ساکن ہو جائینگے .عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ ہندو مذہب بھی ان مخلوقوں کا قائل ہے ۔ ہندو اِنہیں شکتیاں اور مسلمان انہیں لطائف کہتے ہیں ۔قلب دل کے بائیں طرف دو انچ کے فاصلے پر ہوتا ہے اس مخلوق کا رنگ زرد ہے ۔اس کی بیداری سے انسان زرد روشنی اپنی آنکھوں میں محسوس کرتا ہے .بلکہ کئی عامل حضرات ان لطائف کے رنگوں سے لوگوں کا علاج بھی کرتے ہیں ۔اکثر لوگ اپنے دِل کی بات برحق مانتے ہیں .اگر واقعی دِل سچے ہیں تو سب دِل والے ایک کیوں نہیں؟ عام آدمی کا قلب صنوبری ہوتا ہے جس میں کوئی سُدھ بُدھ نہیں ہوتی، نفس اور خناس کے غلبے یا اپنے سیدھے پن کی وجہ سے غلط فیصلہ بھی دے سکتا ہے ۔قلب صنوبری پر اعتماد نادانی ہے ۔جب اس دِل میں اللہ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے پھر اس میں نیکی بدی کی تمیز اور سمجھ آجاتی ہے اِسے قلب سلیم کہتے ہیں، پھر ذکر کی کثرت سے اس کا رُخ رب کی طرف مُڑ جاتا ہے اِسے قلبِ منیب کہتے ہیں، یہ دِل برائی سے روک سکتا ہے مگر یہ صحیح فیصلہ نہیں کرسکتا، پھر جب اللہ تعالیٰ کی تجلیات اس دِل پر گرنا شروع ہو جاتی ہیں تو اُسے قلب شہید کہتے ہیں ۔حدیث: شکستہ دِل اور شکستہ قبر پر اللہ کی رحمت پڑتی ہے اُس وقت جو دِل کہے چُپ کر کے مان لے کیونکہ تجلی سے نفس بھی مطمئنہ ہو جاتا ہے اور اللہ جبل الورید ہو جاتا ہے پھر اللہ کہتا ہے کہ میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے ۔

انسانی روح

(اِس کی نبوت اور علم ابراہیمؑ کو ملا تھا)

یہ دائیں پستان کے قریب ہوتی ہے ۔ذکر کی ضربوں اور تصور سے اس کو بھی جگایا جاتا ہے ۔پھر اِدھر بھی ایک دھڑکن نمایاں ہو جاتی ہے ۔اس کے ساتھ (ذکر) یا اللہ ملایا جاتا ہے پھر انسان کے اندر دو بندے ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کا مرتبہ قلب والے سے بڑھ جاتا ہے ۔روح کا رنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اور اس کی بیداری سے جبروت تک (جو مقامِ جبرائیل ہے) رسائی ہو جاتی ہے ۔غضب وغصّہ اس کے ہمسایہ ہوتے ہیں جو جل کر جلال بن جاتے ہیں ۔

لطیفہ سرّی

(اس کی نبوت اور علم موسیٰ کو ملا تھا)

یہ مخلوق سینے کے درمیان سے بائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے۔اس کو بھی یاحیّ ویاقیوم کی ضربوں اور تصوّر سے بیدار کیا جاتا ہے۔اس کا رنگ سفید ہے۔خواب یا مراقبے میں لاہوت تک پہنچ رکھتی ہے،اب تین مخلوقیں ذکر کر رہی ہیں اور اس کا درجہ اُن دو سے بڑھ گیا۔

لطیفہ خفی

(اس کی نبوت اور علم عیسیٰ کو ملا تھا)

یہ سینے کے درمیان سے دائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے اسے بھی ضربوں کے ذریعے یا واحد سکھایا جاتا ہے۔اس کا رنگ سبز ہے اور اس کی رسائی مقام وحدت سے ہے،اور اب چار بندوں کی عبادت سے درجہ اور بڑھ گیا۔

لطیفہ اخفیٰ

(اس کی نبوت اور علم حضور پاک کو ملا تھا)

یہ مخلوق سینے کے درمیان ہے۔یا احد کا ذکر اس کیلئے وسیلہ ہے اس کا رنگ جامنی ہے اس کا تعلق بھی مقام وحدت کے اُس پردے سے ہے جس کے پیچھے تخت خداوند ہے۔

پانچ لطیفوں کا باطنی علم بھی پانچوں نبیوں کو بالترتیب حاصل ہوا اور ہر لطیفے کا آدھا علم نبیوں سے ولیوں تک پہنچا۔اس طرح اس کے دس حصّے بن گئے پھر ولیوں سے خاص (لوگ) اس علم سے مستفیض ہوئے۔جبکہ ظاہری علم،ظاہری جسم،ظاہری زبان،ناسوت اور نفوس سے تعلق رکھتا ہے۔یہ عام لوگوں کیلئے ہے اور اس کا علم ظاہری کتاب میں ہے جس کے تیس (۳۰) حصے ہیں۔علم باطن بھی نبیوں پر وحی کے ذریعے نازل ہوا،اس وجہ سے اِسے بھی باطنی قرآن بولتے ہیں۔قرآن کی بہت سی صورتیں بعد میں منسوخ کی جاتیں،اُس کی وجہ یہی تھی کہ کبھی کبھی سینے کا علم بھی حضور کی زبان سے عام میں ادا ہو جاتا جو کہ خاص کیلئے تھا،بعد میں یہ علم سینہ بہ سینہ ولیوں میں چلتا رہا اور اب کتب کے ذریعے عام کر دیا گیا۔

لطیفہ انا

یہ مخلوق سر میں ہوتی ہے۔بے رنگ ہے۔"یاھُو" کا ذکر اس کی معراج ہے اور یہی مخلوق طاقتور ہو کر خدا کے رُوبرو بے پردہ ہمکلام ہو جاتی ہے۔یہ عاشقوں کا مقام ہے اس کے علاوہ کچھ خواص کو اللہ کی طرف سے اور دیگر مخلوقیں بھی عطا ہو جاتی ہیں،جیسے "طفل نوری" یا "جسہ توفیق الٰہی" پھر ان کا مرتبہ سمجھ سے بالا ہے۔

لطیفہ انا کے ذریعے دیدار الٰہی خواب میں ہوتا ہے

جسہ توفیق الٰہی کے ذریعے رب کا دیدار مراقبے میں ہوتا ہے

اور طفل نوری والوں کا دیدار ہوش وحواس میں ہوتا ہے

یہی پھر دنیا میں قدرت اللہ کہلاتے ہیں،چاہے کسی کو عبادت وریاضت،اور چاہے کسی کو نظروں سے ہی مقام محمود تک پہنچا دیں،اِن کی نظروں میں: چہ مسلم چہ کافر...... چہ زندہ چہ مردہ،سب برابر ہوتے ہیں جیسا کہ غوث پاکؓ کی ایک نظر سے چور قطب بن گیا۔یا ابوبکر حواری یا منگا ڈاکو بھی ان لوگوں کی نظروں سے پیر بن گئے۔

پانچوں مُرسل کو بالترتیب علیحدہ علیحدہ لطائف کا علم دیا گیا جس کی وجہ سے روحانیت میں ترقی ہوتی گئی۔جس جس لطیفے کا ذکر کریگا اُن سے متعلق مُرسل سے تعلق اور فیض کا حقدار ہو جائیگا۔ اور جس لطیفے پر تجلّی پڑے گی اس کی ولایت اُس نبی کے نقشِ قدم پر ہوگی۔ سات آسمانوں میں پہنچ اور سات بہشتوں میں مدارج کی حصولی بھی ان ہی لطائف سے ہوتی ہے۔

انسانی جسم میں ان لطائف کی ڈیوٹیاں

لطیفہ اخفیٰ:

اسکے ذریعے انسان بولتا ہے ورنہ زبان ٹھیک ہونے کے باوجود وہ گونگا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں میں فرق ان لطائف کا ہے۔ پیدائش کے وقت اگر اخفیٰ کسی وجہ سے جسم میں داخل نہ ہو سکے تو اسے جسم میں منگوانا کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی، پھر گونگے بولنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ سری:

اسکے ذریعے انسان دیکھتا ہے۔ اس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پیدائشی اندھا ہے اس کو واپس لانا بھی کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی جس سے اندھے بھی دیکھنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ قلب:

اسکے جسم میں نہ ہونے کی وجہ سے انسان بالکل جانوروں کی طرح رب سے نا آشنا اور دُور، بے شوق، بے کیف ہو جاتا ہے، اس کو واپس دِلوانا بھی نبیوں کا کام تھا۔ اور اُن نبیوں کے معجزات کرامت کی صورت میں ولیوں کو بھی عطا ہوئے، جس کے ذریعے فاسق و فاجر بھی رب تک پہنچ گئے۔ کسی بھی ولی یا نبی کے ذریعے جب کسی متعلقہ لطیفے کو واپس کیا جاتا ہے تو گونگے بہرے اور اندھے بھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔

لطیفہ انا:

اس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پاگل کہلاتا ہے بے شک دماغ کی سب نسیں کام کر رہیں ہوں۔

لطیفہ خفی:

اس کے نہ آنے سے انسان بہرہ ہے، خواہ کان کے سوراخ کھول دیئے جائیں۔ جسمانی نقائص سے بھی یہ حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں جو قابلِ علاج ہیں، لیکن مخلوقوں کے ناپید ہونے کا کوئی علاج نہیں جب تک کسی نبی یا ولی کی حمایت حاصل نہ ہو۔

لطیفہ نفس:

اس کے ذریعے انسان کا دِل دنیا میں، اور لطیفہ قلب کے ذریعے انسان کا رُخ اللہ کی طرف مُڑ جاتا ہے۔

لفظ ''اللہ''

سریانی زبان جو آسمانوں پر بولی جاتی ہے فرشتے اور رب اِسی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں ۔ جنت میں آدم صفی اللہ بھی یہی زبان بولتے تھے ۔ پھر جب آدم صفی اللہ اور مائی حوا دنیا میں آئے عربستان میں آباد ہوئے .اُن کی اولاد بھی یہی زبان بولتی تھی، پھر آل کے دنیا میں پھیلاؤ کی وجہ سے یہ زبان عربی فارسی، لاطینی سے نکلتی ہوئی انگریزی تک جا پہنچی ،اور اللہ کو مختلف زبانوں میں علیحدہ علیحدہ پکارا جانے لگا۔ آدمؑ کے عرب میں رہنے کی وجہ سے سریانی کے بہت سے الفاظ اب بھی عربی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ آدم کو آدم صفی اللہ کے نام سے پکارا تھا۔ کسی کو نوح نبی اللہ، کسی کو ابراھیم خلیل اللہ، پھر موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد الرسول اللہ پکارا گیا۔ یہ سب کلمے سریانی زبان میں لوح محفوظ پر ان نبیوں کے آنے سے پہلے ہی درج تھے، تب ہی حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ میں اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ اللہ مسلمانوں کا رکھا ہوا نام ہے، مگر ایسا نہیں ہے

حضرت محمد الرسول اللہ کے والد کا نام عبداللہ تھا جبکہ اس وقت اسلام نہیں تھا.اور اسلام سے پہلے بھی ہر نبی کے کلمے کے ساتھ اللہ پکارا گیا .جب روحیں بنائی گئیں تو ان کی زبان پر پہلا لفظ ''اللہ'' ہی تھا اور پھر جب روح آدم کے جسم میں داخل ہوئی تو یا اللہ پڑھ کر ہی داخل ہوئی تھی .بہت سے مذاہب اس رمز کو حق سمجھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہیں اور بہت سے شکوک وشبہات کی وجہ سے اس سے محروم ہیں.جو بھی نام رب کی طرف اشارہ کرتا ہے قابل تعظیم ہے،یعنی اللہ کی طرف رُخ کر دیتا ہے .مگر ناموں کے اثر سے متفرق ہو گئے .حروفِ ابجد اور حروفِ تہجی کی رو سے ہر لفظ کا ہندسہ علیحدہ ہوتا ہے .یہ بھی ایک آسمانی علم ہے اوران ہندسوں کا تعلق کُل مخلوق سے ہے بعض دفعہ یہ ہندسے ستاروں کے حساب سے آپس میں موافقت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انسان پریشان رہتا ہے .بہت سے لوگ اس علم کے ماہرین سے ستاروں کے حساب سے زائچہ بنوا کر نام رکھتے ہیں.جیسا کہ ابجد (ا ـ ب ـ ج ـ د) (۱ـ۲ـ۳ـ۴) کے دس (۱۰) عدد بنتے ہیں.اسی طرح ہر نام کے علیحدہ اعداد ہوتے ہیں.جب اللہ کے مختلف نام رکھ دیئے گئے تو ابجد کے حساب سے ایک دوسرے سے ٹکراؤ کا سبب بن گئے اگر سب ایک ہی نام سے رب کو پکارتے تو مذاہب جدا جدا ہونے کے باوجود اندر سے ایک ہی ہوتے .پھر نانک صاحب اور بابا فرید کی طرح یہی کہتے: **سب روحیں اللہ کے نور سے بنی ہیں ،لیکن ان کا ماحول اور ان کے محلے علیحدہ ہیں ۔**

جن فرشتوں کی دنیا میں ڈیوٹی لگائی جاتی ہے انہیں دنیا والوں کی زبانیں بھی سکھائی جاتی ہیں ۔اُمتیوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے نبی کا کلمہ جو نبی کے زمانے میں امت کی پہچان، فیض اور پاکیزگی کیلئے رب کی طرف سے عطا ہوا تھا، اُسی طرح اُسی زبان میں کلمے کا تکرار کیا کرے ۔کسی کو کسی بھی مذہب میں آنے کیلئے یہ کلمے شرط ہیں ۔جس طرح نکاح کے وقت زبانی اقرار شرط ہے جنتوں میں داخلے کیلئے بھی یہ کلمے شرط کر دیئے گئے ۔لیکن مغربی ممالک میں بیشتر مسلم اور عیسائی اپنے مذہب کے کلموں حتیٰ کہ اپنے نبی کے اصلی نام سے بے خبر ہیں ۔زبانی کلمے والے اعمال صالح کے مُحتاج ،کلمہ نہ پڑھنے والے جنت سے باہر، اور جن کے دِلوں میں بھی کلمہ اُتر گیا تھا وہی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے ۔آسمانی کتابیں جو جس بھی زبان میں اصلی ہیں وہ رب تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں لیکن جب اِن کی عبارتوں اور ترجموں میں ملاوٹ کر دی گئی ،جس طرح ملاوٹ شدہ آٹا پیٹ کیلئے نقصان دہ ہے اِسی طرح ملاوٹ شدہ کتابیں دین میں نقصان بن گئی ہیں اور ایک ہی دین، نبی والے کتنے فرقوں میں بٹ گئے .صراطِ مستقیم کیلئے بہتر ہے کہ تم نور سے بھی ہدایت پا جاؤ۔

نور بنانے کا طریقہ

پرانے زمانے میں پتھروں کی رگڑ سے آگ حاصل کی جاتی تھی جبکہ لوہے کی رگڑ سے بھی چنگاری اُٹھتی ہے۔پانی سے پانی ٹکرایا تو بجلی بن گئی۔اِسی طرح انسان کے اندر خون کے ٹکراؤ یعنی دِل کی ٹک ٹک سے بھی بجلی بنتی ہے۔ہر انسان کے جسم میں تقریباً ڈیڑھ واٹ بجلی موجود ہے۔جس کے ذریعے اس میں پھرتی ہوتی ہے۔بڑھاپے میں ٹک ٹک کی رفتار سُست ہونے کی وجہ سے بجلی میں بھی اور چستی میں بھی کمی آ جاتی ہے۔سب سے پہلے دِل کی دھڑکنوں کو نمایاں کرنا پڑتا ہے۔کوئی ڈانس کے ذریعے، کوئی کبڈی یا ورزش کے ذریعے، اور کوئی اللہ اللہ کی ضربوں کے ذریعے یہ عمل کرتے ہیں۔جب دِل کی دھڑکنوں میں تیزی آ جاتی ہے پھر ہر دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ، یا ایک کے ساتھ اللہ اور دوسری کے ساتھ ''ھُو'' ملائیں۔کبھی کبھی دِل پر ہاتھ رکھیں، دھڑکنیں محسوس ہوں تو اللہ ملائیں۔کبھی کبھی نبض کی رفتار کے ساتھ اللہ ملائیں۔تصور کریں کہ اللہ دِل میں جا رہا ہے۔اللہ ھُو کا ذکر بہتر اور زود اثر ہے۔اگر کسی کو ''ھُو'' پر اعتراض یا خوف ہو تو وہ بجائے محرومی کے دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ہی ملاتے رہیں۔وِرد و وظائف اور ذکوریت والے لوگ جتنا بھی پاک صاف رہیں ان کیلئے بہتر ہے، کہ بے ادب...... بے مراد.......... با ادب...... با مراد......

پہلا طریقہ:

کاغذ پر کالی پنسل سے اللہ لکھیں، جتنی دیر طبیعت ساتھ دے روزانہ مشق کریں. ایک دن لفظ اللہ کاغذ سے آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا پھر آنکھوں سے تصور کے ذریعے دِل پر اُتارنے کی کوشش کریں۔

دوسرا طریقہ:

زیرو کے سفید بلب پر پیلے رنگ سے ''اللہ'' لکھیں، اُسے سونے سے پہلے یا جاگتے وقت آنکھوں میں سمونے کی کوشش کریں. جب آنکھوں میں آ جائے تو پھر اُس لفظ کو دِل پر اُتاریں.

تیسرا طریقہ:

یہ طریقہ اُن لوگوں کیلئے ہے جن کے راہبر کامل ہیں اور تعلق و نسبت کی وجہ سے روحانی امداد کرتے ہیں۔تنہائی میں بیٹھ کر شہادت کی انگلی کو قلم خیال کریں اور تصور سے دِل پر اللہ لکھنے کی کوشش کریں۔راہبر کو پکاریں کہ وہ بھی تمہاری انگلی کو پکڑ کر تمہارے دِل پر اللہ لکھ رہا ہے۔یہ مشق روزانہ کریں جب تک دِل پر اللہ لکھا نظر نہ آئے۔پہلے طریقوں میں اللہ ویسے ہی نقش ہوتا ہے جیسا کہ باہر لکھا یا دیکھا جاتا ہے۔پھر جب دھڑکنوں سے اللہ ملنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو جاتا ہے۔چونکہ اس طریقے میں کامل راہبر کا ساتھ ہوتا ہے اس لئے شروع سے ہی خوشخط اور چمکتا ہوا دِل پر اللہ لکھا نظر آتا ہے۔
دنیا میں کئی نبی ولی آئے، ذکر کے دوران بطور آزمائش باری باری، اگر مناسب سمجھیں تو سب کا تصور کریں جس کے تصور سے ذکر میں تیزی اور ترقی نظر آئے آپ کا نصیبہ اُسی کے پاس ہے پھر تصور کیلئے اُسی کو چُن لیں کیونکہ ہر ولی کا قدم کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، بے شک نبی ظاہری حیات میں نہ ہو! اور ہر مومن کا نصیبہ کسی نہ کسی ولی کے پاس ہوتا ہے۔ولی کی ظاہری حیات شرط ہے۔لیکن کبھی کبھی کسی کو مقدر سے کسی ممات والے کامل ذات سے بھی ملکوتی فیض ہو جاتا ہے لیکن ایسا بہت ہی محدود ہے۔البتہ ممات والے درباروں سے دنیاوی فیض پہنچا سکتے ہیں۔اِسے اویسی فیض کہتے ہیں اور یہ لوگ اکثر کشف اور خواب میں اُلجھ جاتے ہیں کیونکہ مرشد بھی باطن میں اور ابلیس بھی باطن میں، دونوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔فیض کے ساتھ علم بھی ضروری ہوتا ہے جس کیلئے ظاہری مرشد زیادہ مناسب ہے۔اگر فیض ہے !علم نہیں !تو اُسے مجذوب کہتے ہیں۔فیض بھی ہے، علم بھی ہے اُسے محبوب کہتے ہیں۔محبوب علم کے ذریعے لوگوں کو دنیاوی فیض کے علاوہ روحانی فیض بھی پہنچاتے ہیں جبکہ مجذوب ڈنڈوں اور گالیوں سے دنیاوی فیض پہنچاتے ہیں۔

اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں آ کر، آپ کی مدد نہ کرے تو پھر ''گوہر شاہی'' ہی کو آزما کر دیکھیں

مذہب کی قید نہیں !البتہ ازلی بدبخت نہ ہو. بہت سے لوگوں کو چاند سے بھی ذکر عطا ہو جاتا ہے ۔ اُس کا طریقہ یہ ہے: جب پورا چاند مشرق کی طرف ہو، غور سے دیکھیں، جب صورتِ گوہر شاہی نظر آ جائے تو تین دفعہ 'اللہ' 'اللہ' 'اللہ' کہیں، اجازت ہوگئی. پھر بے خوف و بے خطر درج شدہ طریقے سے مشق شروع کر دیں۔ یقین جانیئے! چاند والی صورت بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت بھی کر چکی ہے ۔ آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔

بابت مراقبہ

بہت سے لوگ روحوں (لطائف، شکلیاں) کی بیداری اور روحانی طاقت سیکھے بغیر مراقبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں. ان کا یا تو مراقبہ لگتا ہی نہیں یا شیطانی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں ۔ مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے جنکے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں ۔ عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہو! روحوں کی طاقت کو نور سے یکجا کر کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے ۔ ولائت نبوت کا چالیسواں حصّہ ہے: نبی کا ہر خواب، مراقبہ یا الہام وحی صحیح ہوتا ہے اِسے تصدیق کی ضرورت نہیں لیکن ولی کے سو (۱۰۰) میں سے چالیس (۴۰) خواب مراقبے یا الہامات صحیح اور باقی غلط ہوتے ہیں اور ان کی تصدیق کیلئے علم باطن کی ضرورت ہے کہ:

بے علم نتواں خدارا شناخت

سب سے ادنیٰ مراقبہ قلب کی بیداری کے بعد لگتا ہے جو کہ ذکر قلب کے بغیر ناممکن ہے ۔ ایک جھٹکے سے آدمی ہوش و حواس میں آ جاتا ہے ۔ استخارے کا تعلق بھی قلب سے ہے ۔ اس سے آگے روح کے ذریعے مراقبہ لگتا ہے ۔ تین جھٹکوں سے واپسی ہوتی ہے ۔ تیسرا مراقبہ لطیفہ انا اور روح سے اکھٹا لگتا ہے ۔ روح بھی جبروت تک ساتھ جاتی ہے جیسا کہ جبرائیل حضور پاک کے ساتھ جبروت تک گئے تھے ۔ ایسے لوگوں کو قبر میں بھی دفنا آتے ہیں مگر اُنہیں خبر نہیں ہوتی ایسا مراقبہ اصحاب کہف کو لگا تھا جو تین سو (۳۰۰) سال سے زائد عرصہ غار میں سوتے رہے ۔ ایسا مراقبہ جب غوث پاک کو جنگل میں لگتا تو وہاں کے کیمین ڈاکو، آپ کو مردہ سمجھ کر قبر میں دفنانے کیلئے لے جاتے تھے لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا ۔

اللہ کی طرف سے خاص الہام اور وحی کی پہچان:

جب انسان سینے کی مخلوقوں کو بیدار اور منور کر کے تجلیات کے قابل ہو جاتا ہے تو اُس وقت اللہ اُس سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ یوں تو وہ قادرِ مطلق ہے کسی بھی ذریعے انسان سے مخاطب ہو سکتا ہے لیکن اُس نے اپنی پہچان کیلئے ایک خاص طریقہ بنایا ہوا ہے تاکہ اُس کے دوست شیطان کے دھوکے سے بچ سکیں ۔ سب سے پہلے سریانی زبان میں عبارت سالک کے دل پر آتی ہے اور اُس کا ترجمہ بھی اُسی زبان میں نظر آتا ہے جس کا وہ حامل ہے ۔ وہ تحریر سفید اور چمکدار ہوتی ہے اور آنکھیں خود بخود بند ہو کر اُسے دیکھتی ہیں پھر وہ تحریر قلب سے ہوتی ہوئی لطیفہ سری کی طرف آتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ چمکنا شروع ہو جاتی ہے ۔ پھر وہ تحریر لطیفہ اخفیٰ کی طرف آتی ہے، اخفیٰ سے اور چمک حاصل کر کے زبان پر چلی جاتی ہے اور زبان بے ساختہ وہ تحریر پڑھنا شروع کر دیتی ہے ۔ اگر یہ الہام شیطان کی طرف سے ہو تو منور دل اُس تحریر کو مدھم کر دیتا ہے، اگر تحریر زور آور ہے تو لطیفہ سری یا اخفیٰ اُس تحریر کو ختم کر دیتے ہیں ۔ بالفرض اگر لطیفوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ تحریر زبان پر پہنچ بھی جائے تو زبان اُسے بولنے سے روک لیتی ہے ۔ یہ الہام خاص ولیوں کیلئے ہوتا ہے جبکہ عام ولیوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں یا ارواح کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے ۔ اور جب خاص الہام کی تحریر کے ساتھ جبرائیل بھی آ جائیں تو اُسے وحی کہتے ہیں جو صرف نبیوں کیلئے مخصوص ہے ۔

بہشت کن لوگوں کے لئے ہے

کچھ ازلی جہنمی بھی اعمال وعبادات کے ذریعے بہشتی بننے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آخر میں شیطان کی طرح مردود ہو جاتے ہیں، کیونکہ بخل، تکبر، حسد اِن کی وراثت ہے۔

حدیث: جس میں ذرہ بھر بھی بُخل اور حسد تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔

بہشتی لوگ اگر عبادات میں نہ بھی ہوں تو پہچانے جاتے ہیں، یہ لوگ دِل کے نرم اور صاف، اور حرص وحسد سے پاک اور سخی ہوتے ہیں اگر عبادات میں لگ جائیں تو بہت اونچا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اِن ہی کی بخشش کے بہانے بناتا ہے اور کچھ لوگ درمیان والے ہوتے ہیں اِن کا نیکی بدی کا پروانہ چلتا ہے۔ اور کچھ اللہ کے خواص ہوتے ہیں۔ اِن ہی روحوں نے ازل میں اللہ سے محبت کری تھی۔ اِنہیں جنت دوزخ سے مقصد نہیں بلکہ اللہ کے عشق میں تن من دھن لُٹا دیتے ہیں۔ اللہ کے ذکر اور رحمت سے اپنی روحوں کو چمکا لیتے ہیں، دیدار الٰہی بھی حاصل کر لیتے ہیں، جنت الفردوس صرف اِن ہی روحوں کیلئے مخصوص ہے۔ اور اِن ہی کیلئے حدیث ہے کہ: کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

''تشریح''

جن کو دنیا کا نظارہ دِکھایا '' دنیا اِن کے'' مقدر میں لکھ دی۔ اِنہوں نے نیچے دنیا میں آ کر دنیا حاصل کرنے کیلئے جان کی بازی لگا دی۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، سود جیسے جرائم کو بھی نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ وحدانیت کا بھی انکار کر دیا۔ اِن میں سے کچھ روحیں تھیں جنہوں نے جنت حاصل کرنے کیلئے مذہب یا عبادت بھی اختیار کری لیکن عزازیل کی طرح بے سود ثابت ہوئیں کیونکہ کوئی گستاخ، یا اللہ کا ناپسند مذہب یا فرقہ اِن کے راستے میں رکاوٹ بن گیا۔ دوسری ارواح جنہوں نے بہشت طلب کری تھی اُنہوں نے دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت کو اوّلیں ترجیح دی، حور وقصور کی لالچ میں عبادت گاہوں کی طرف دوڑ لگائی اور جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن اِن میں سے کچھ لوگ عبادت میں سُست رہے چونکہ جنت اِن کی قسمت میں تھی اس لئے کوئی بہانہ اِن کے کام آ گیا لیکن وہ جنت کا وہ مقام حاصل نہ کر سکے جو نیکوکاروں نے حاصل کیا۔ اِنہی کیلئے اللہ نے فرمایا: ''کیا اِن لوگوں نے سمجھ رکھا ہے، ہم ان کو نیکو کاروں کے برابر کر دینگے!'' کیونکہ جنت کے سات (۷) درجے ہیں۔ عام لوگوں کو ہدایت نبیوں، کتابوں، گروؤں، ولیوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ انہیں اس مذہب میں داخلہ اور کلمہ ضروری ہے۔ اور خواص بغیر مذہب اور بغیر کتب کے بھی اللہ کی نظر رحمت میں آ جاتے ہیں یعنی اِن کو ہدایت نور سے ہوتی ہے۔

اللہ جنہیں چاہتا ہے نور سے ہدایت دیتا ہے۔ القرآن

کہتے ہیں کہ بہشت میں داخلے کیلئے کلمہ ضروری ہے، بہشت میں اِن جسموں کو نہیں روحوں کو جانا ہے اور داخلے کے وقت پڑھنا ہے تو پھر یہ روحیں مقام دید میں جا کر کسی بھی وقت کلمہ پڑھ لیں گی مرنے کے بعد ہی سہی جیسے حضور پاک کی والدہ اور والد اور چچا کی روحوں کو مرنے کے بعد ہی کلمہ پڑھایا گیا تھا۔ بلکہ خواص الخاص روحیں اوپر سے ہی کلمہ پڑھ کر یعنی اقرار تصدیق کر کے ہی آتی ہیں۔ حضور پاک نے فرمایا تھا کہ ''میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا'' یہ الفاظ روح کے ہی روحوں کیلئے ہو سکتے ہیں جسم تو اس دنیا میں ملاقو میں ہوں تب سردار ہوتے ہیں! امتی ہوں تب نبی ہوتے ہیں، ورنہ ان کا کیا کام؟ پھر اِن ہی لوگوں کو مختلف مذاہب میں بھیجا جاتا ہے، کوئی بابا فرید کے روپ میں اور کوئی گرونانک کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ کو پانے والی روحیں مذہب نہیں دیکھتیں بلکہ جس کی اللہ سے رسائی دیکھتی ہیں اُس کے ساتھ لگ جاتی ہیں غوث علی شاہ جو ایک ولی ہو گزرے ہیں تذکرہ غوثیہ میں لکھا ہے کہ میں نے ہندو جوگیوں سے بھی فیض حاصل کیا ہے۔ یہ رمز نہ سمجھ کر مسلم علماء نے غوث علی شاہ پر واجب القتل کے فتوے لگائے اور مسلمانوں کو کہا کہ: جس کے بھی گھر میں یہ کتاب ہو اُسے جلا دیا جائے، لیکن وہ کتاب بچ بچا کر ابھی بھی ہندوستان، پاکستان میں موجود اور مقبول ہے۔

کچھ قوموں نے نبیوں کو تسلیم کیا اور کچھ نے نبیوں کو جھٹلایا۔ جھٹلانے والی قوموں میں بھی رب نے اِن ہی کے مذہب کے مطابق ان لوگوں کو بھیجا اور انہوں نے ان کو گناہوں سے بچانے کی تعلیم دی اور ان ہی کی عبادت اور رسموں و رواج کے ذریعے ان کا رُخ رب کی طرف موڑنے کی کوشش کی. امن اور رب کی محبت کا سبق دیا. اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو آج ہر مذہب ایک دوسرے کیلئے خونخوار ہی بن جاتا، ایسی روحوں کو دنیا میں خضر (وشنومہاراج) سے بھی راہنمائی ملتی ہے جو ہر مذہب کا بھید جانتے ہیں۔

تقویٰ کن لوگوں کے لئے ہے

علم الیقین

یہ لوگ دنیا دار ہوتے ہیں. مقام شنید ہوتا ہے۔ علم کے ذریعے یقین رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان سنی سنائی باتوں پر ہوتا ہے۔ بھٹک بھی جاتے ہیں انہیں تقوے سے نہیں بلکہ محنت سے ملتا ہے۔ خواہ رزق حلال سے کمائیں یا حرام سے!

عین الیقین

یہ لوگ تارک الدنیا کہلاتے ہوئے بھی دنیا والوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں لیکن ان کا رُخ اور دِل رب کی طرف ہوتا ہے۔ ان کو اکثر رحمانی مناظر بھی دکھائے جاتے رہتے ہیں۔ ان کا مقام دید ہوتا ہے انہیں بھی جائز محنت سے ملتا ہے۔ نا جائز سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔

حق الیقین

ان کا مقام رسید ہوتا ہے یعنی اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مل جاتا ہے اور اللہ کی نظرِ رحمت میں آجاتے ہیں. انہیں فارغ الدنیا کہتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی جائز و نا جائز دھندے سے دور رہتے ہیں۔ یہ اگر جنگلوں میں بھی بیٹھ جائیں تو اللہ ان کو وہاں بھی رزق پہنچاتا ہے۔ یہ تقوے کی منزل ہے ابتدائی لوگ تقوے کی بات ضرور کرتے ہیں مگر اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔

تقدیر

تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے، ۱۔ ازل ......اور......۲۔ معلق۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مقدر میں رزق لکھ دیا تو اس کیلئے گھومنا پھرنا کیا؟ مخدوم جہانیاں نے کہا کہ رزق کو حاصل کرنے کیلئے گھومنا پھرنا بھی مقدر میں لکھ دیا۔

مثال کے طور پر جیسا کہ آپ کیلئے پھولوں کا گلدستہ چھت پر رکھ دیا گیا ہے. ''یہ تقدیر ازل ہے'' اِسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو سیڑھیوں کے ذریعے چھت پر پہنچنا ہے۔ ''یہ تقدیر معلق ہے'' جو آپ کے اختیار میں ہے اور اسی معلق کا حساب کتاب ہوگا، نہ کہ تقدیر ازل کا! آپ چھت پر پہنچیں گے اور اپنا نصیب حاصل کرلینگے۔ اگر آپ نے سستی کی اور چھت تک نہ پہنچے تو اس سے محروم ہوجائیں گے۔ دوسرا شخص جس کے مقدر میں چھت پر گلدستہ نہیں ہے وہ اگر سیڑھیوں کے ذریعے یا سخت محنت سے بھی چھت پر پہنچ جائے تو وہ محروم ہی ہے۔

تیسری ارواح

جنہوں نے نہ دنیا طلب کری اور نہ ہی جنت کی طلبگار ہوئیں صرف رب کے نظارے کو دیکھتی رہیں۔ انہوں نے دنیا میں آکر رب کی تلاش کیلئے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ کئی بادشاہتوں کو بھی چھوڑ کر اُس کو پانے کیلئے بھوکے پیاسے جنگلوں میں رہتے حتیٰ کہ کسی نے دریاؤں میں بھی کتنے سال بیٹھ کر گزارے، کامیابی کے بعد یہی ولی اللہ کہلائے۔ اور اللہ کی طرف سے مختلف عہدوں اور مختلف ڈیوٹیوں پر فائز ہوئے، اور دوزخیوں کیلئے بھی دوا اور دُعا بن گئے، کہ

اس لئے ارضی ارواح کے ہر جنم میں مرشد''گرو'' کا چشم دید ہونا لازمی ہے۔پچھلے جنم یا خاندان کے زمانے کے مرشد موجودہ جسم سے قمرا ہو جاتے ہیں۔جیسا کہ نبوت بھی الوالعزم مرسل کے آنے کے بعد قمرا ہو جاتی ہے۔جیسا کہ موسیٰ کلیم اللہ الوالعزم تھے۔موسیٰ کلیم اللہ کے بعد''جتنے بھی نبی آئے''عیسیٰ روح اللہ کے آنے کے بعد اُن کا دین بھی کالعدم قرار دیا گیا۔اور عیسیٰ روح اللہ سے حضور پاک تک جتنے بھی نبی خطہ عرب کے علاوہ آئے وہ حضور پاکؐ کے آنے پر سب کالعدم قرار دیئے گئے۔لیکن الوالعزم مرسل کے دین کا سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے۔جس میں آدم صفی اللہ ابراھیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد رسول اللہ ہیں اور ہر ولی ان کے نقشِ قدم پر ہے۔کیونکہ انسان کے اندر سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے اس وجہ سے اُن کی نبوت اور فیض روحانی قیامت تک رہیگا۔یہ جو کہتے ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔اس کا مقصد کسی ایک نبی کا کلمہ نہیں ہے۔بلکہ کسی بھی الوالعزم نبی کے دین اور کلمہ کی طرف اشارہ ہے۔تب ہی حضور پاک نے فرمایا بھی تھا کہ میں اُن الوالعزم مرسل کی کتابوں یا دین کو جھٹلانے کیلئے نہیں آیا بلکہ اصلاح کیلئے آیا ہوں یعنی کتابوں میں جوڑ توڑ و بدل ہو گیا تھا۔

آدم صفی اللہ کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جو لوگ صرف قلبی ذکر میں ہیں رب کے نام پر گریہ زاری اور عاجزی رکھتے ہیں توبہ کرتے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں یہی ابتدائی دین، ابتدائی نبوت اور ابتدائی عبادت تھی۔غوث یا ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور ان کا قدم آدم صفی اللہ کے قدم پر ہے۔مجدد الف ثانی نے کہا تھا کہ میرا قدم موسوی ہے۔جبکہ قلندروں کا ایک سلسلہ عیسوی ہے۔شیخ عبدالقادر جیلانی محمدی شرب سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوچ تو ذرا تو کس آدم کی اولاد میں سے ہے؟

کچھ الہامی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس دنیا میں چودہ (۱۴) ہزار آدم آچکے ہیں۔اور کسی نے کہا ہے کہ آدم صفی اللہ چودھواں اور آخری آدم ہیں۔اس دنیا میں واقعی بہت سے آدم ہوئے ہیں۔جب صفی اللہ کو مٹی سے بنایا جا رہا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی دنیا میں جا کر دنگا فساد کریگا یعنی فرشتے پہلے والے آدموں کے حالات سے باخبر تھے ورنہ انہیں کیا خبر کہ اللہ کیا بنا رہا ہے اور یہ جا کر کیا کریگا۔لوحِ محفوظ میں مختلف زبانیں مختلف کلمے، مختلف جنتر منتر، مختلف اللہ کے نام، مختلف سورتیں حتیٰ کہ جادو کا عمل بھی درج ہے جو کہ ہاروت ماروت دو فرشتوں نے لوگوں کو سکھایا تھا اور بطور سزا وہ دونوں فرشتے مصر کے ایک شہر بابل کے کنویں میں اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں۔

ہر آدم کو کوئی زبان سکھائی پھر ان کی قوم میں نبیوں کو ہدایت کیلئے بھیجا تب ہی کہتے ہیں کہ دنیا میں سوا لاکھ نبی آئے، جبکہ آدم صفی اللہ کو آئے ہوئے چھ (۶) ہزار سال ہوئے ہیں۔اگر ہر سال ایک نبی آتا تو چھ ہزار ہی ہوتے۔کچھ عرصہ بعد ان اقوام کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے تباہ کیا۔جیسا کہ آثار قدیمہ کے شہروں کا بعد میں نمودار ہونا اور وہاں کی لکھی ہوئی زبانوں کو کسی کا بھی نہ سمجھنا۔اور کسی قوم کو پانی کے ذریعے غرق کیا۔اور ان میں سے نوح طوفان کی طرح کچھ افراد اُن خطوں میں بچ بھی گئے۔آخر میں صفی اللہ کو اُن سب سے بہتر بنا کر عرب میں بھیجا گیا اور بڑے بڑے نبی بھی اس آدمؑ کی اولاد سے پیدا ہوئے۔مختلف آدموں کی مختلف زبانیں اُن کی بچی ہوئی قوموں میں رہیں، جب آخری آدم آئے تو اُن کو سریانی زبان سکھائی گئی۔جب آپ کی اولاد نے دُور دراز کی سیاحت کی تو پہلے والی قوموں سے بھی ملاقات ہوئی، اور کسی نے اچھی جگہ یا سبزہ دیکھ کر اُن کے ساتھ ہی بود و باش اختیار کر لی۔عرب میں سریانی ہی بولی جاتی تھی پھر یہ اقوام کے میل جول سے عربی، فارسی، لاطینی، سنسکرت وغیرہ سے ہوتی ہوئی انگریزی سے جا ملی۔مختلف جزیروں میں مختلف آدموں کی اولاد مقیم تھی۔ان میں سے ایک خانہ بدوش بھی آدم تھا جس کی اولاد آج بھی موجود ہے اور جس کے ذریعے مختلف قومیں دریافت ہوئیں۔سمندر پار کے جزیروں والی قومیں ایک دوسرے سے بے خبر تھیں۔اتنے دور دراز سمندری سفر نہ تو گھوڑوں سے کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی چپو والی کشتیاں پہنچا سکتی تھیں۔کولمبس مشینی سمندری جہاز بنانے میں کامیاب ہوا جس کے ذریعے وہ پہلا شخص تھا جو امریکہ کے خطے کو پہنچا۔کنارے پر لوگوں کو دیکھا جو سُرخ تھے اُس نے سمجھا اور کہا شاید انڈیا آ گیا ہے اور وہ انڈین ہیں تب ہی اس قوم کو ریڈ انڈین Red Indian کہتے ہیں جو نارتھ ڈکوٹا کی ریاست میں اب بھی موجود

ہیں۔ ریڈ انڈین کے ایک قبیلے کے سردار سے پوچھا کہ آپ کا آدم کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب کے مطابق ہمارا آدم ایشیا میں ہے۔ جس کی بیوی کا نام حوا ہے لیکن ہماری تاریخ کے مطابق ہمارا آدم ساؤتھ ڈکوٹا South Dakota کی ایک پہاڑی سے آیا تھا۔ اُس پہاڑی کی نشان دہی اب بھی موجود ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انگریز اور امریکن ٹھنڈے موسم کی وجہ سے گورے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ کسی کالے آدم کی نسل بھی ان خطوں میں قدیمی موجود ہے وہ آج تک گورے نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے رنگ، حلیے، مزاج، دماغ، زبانیں، خوراک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ آدم صفی اللہ کی اولاد کا سلسلہ وسط ایشیا تک ہی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وسط ایشیا والوں کے حلیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آدم صفی اللہ (شنکر جی) سری لنکا میں اُترے، پھر وہاں سے عرب پہنچے اور اس کے بعد آپ عرب میں ہی رہے اور سرزمین عرب میں ہی آپ کی قبر موجود ہے تو پھر سری لنکا میں آپ کے اُترنے اور قدموں کی نشان دہی کس نے کی؟ جو ابھی تک محفوظ ہے۔ اس کا مقصد آپ سے پہلے ہی وہاں کوئی قبیلہ آباد تھا۔ جو قومیں ختم کر دی گئیں ہیں ان پر نبوت اور ولائت بھی ختم ہوگئی اور باقی ماندہ لوگ ان ہستیوں سے محروم ہو کر کچھ عرصہ بعد بھٹک گئے۔ جوں جوں یہ خطے دریافت ہوتے گئے ایشیا سے ولی پہنچتے گئے اور اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم دیتے رہے اور آج سب خطوں میں ایشیائی دین پھیل گیا۔ عیسیٰ یروشلم، موسیٰ بیت المقدس، حضور پاک مکہ، جبکہ نوح اور ابراہیم کا تعلق بھی عرب سے ہی تھا۔

کچھ نسلیں عذابوں سے تباہ ہوئیں، کچھ کی شکلیں ریچھ، بندروں کی طرح ہوئیں۔ کچھ رہے سہے لوگ خوفزدہ ہو کر رب کی طرف مائل ہوئے۔ اور کچھ رب کو قہار سمجھ کر اس سے متنفر ہو گئے اور اس کے کسی بھی قسم کے حکم کی نافرمانی کی اور کہنے لگے کہ ''رب وغیرہ کچھ بھی نہیں، انسان ایک کیڑہ ہے، دوزخ بہشت بنی بنائی باتیں ہیں''۔ موسیٰ کے زمانے میں بھی جو قوم بندر بن گئی تھی انہوں نے یورپ کا رُخ کیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماؤں نے بعد میں بندریا ہونے کی صورت میں بھی جنم انسانی دیا تھا وہ قوم اب بھی موجود ہے، وہ خود کہتے ہیں کہ ہم بندر کی اولاد میں سے ہیں. جو قوم ریچھ کی شکل میں تبدیل ہوئی تھی انہوں نے افریقہ کے جنگلوں کی طرف رخ کر لیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماؤں کے پیٹ میں تو انسانی بچے تھے جن کے ذریعے بعد میں نسل چلی (مم) کہتے ہیں. جسم پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں. مادہ زیادہ ہوتی ہیں۔ انسانوں کو اُٹھا کر لے بھی جاتی ہیں۔ ان پر مذہب کا رنگ نہیں چڑھتا لیکن آدمیت کی وجہ سے شرمگاہوں کو پتوں کے ذریعے چھپایا ہوا ہوتا ہے۔

کسی اور آدم کو کسی غلطی کی وجہ سے ایک ہزار سال کی سزا ملی تھی اُسے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی بچی ہوئی قوم جو ایک خاص قسم کے سانپ کے روپ میں ہے۔ جنم کے ہزار سال بعد انسان بھی بن جاتی ہے۔ اِسے روحا کہتے ہیں۔ تاریخ میں ہے کہ ایک دن سکندر اعظم شکار کیلئے کسی جنگل سے گزرا، دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت رو رہی ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں چین کی شہزادی ہوں اپنے شوہر کے ہمراہ شکار کو نکلے تھے لیکن شوہر کو شیر کھا گیا، میں اب تنہا رہ گئی ہوں۔ سکندر نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ! میں تمہیں واپس چین بھجوا دونگا'' عورت نے کہا: '' شوہر تو مر گیا، میں اب واپس جا کر کیا منہ دکھاؤں گی''۔ سکندر اِسے گھر لے آیا اور اس سے شادی کر لی. کچھ مہینوں بعد سکندر کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ ہر قسم کا علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ درد بڑھتا گیا۔ حکیم عاجز آ گئے۔ ایک سپیرا بھی سکندر کے علاج کیلئے آیا۔ اس نے سکندر کو علیحدہ بُلوا کر کہا: ''میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں، لیکن میری کچھ شرطیں ہیں، اگر چند ہی دنوں میں میرے علاج سے شفا نہ ہوئی تو بے شک مجھے قتل کرا دینا، آج کی رات کھچڑی پکواؤ، نمک ذرا زیادہ ہو، دونوں میاں بیوی پیٹ بھر کر کھاؤ، کمرے کو اندر سے تالا لگاؤ کہ دونوں میں سے کوئی باہر نہ جا سکے، تم کو سونا نہیں، لیکن بیوی کو ایسا لگے کہ تم سو رہے ہو، پانی کا قطرہ بھی اندر موجود نہ ہو''۔ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ رات کے کسی وقت بیوی کو پیاس لگی، دیکھا پانی کا برتن خالی ہے، پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی، دیکھا کہ تالا ہے، پھر شوہر کو دیکھا، محسوس ہوا کہ بے خبر سو رہا ہے، پھر سپنی بن کے نالی کے سوراخ سے باہر نکل گئی۔ پانی پی کر پھر سپنی کی صورت میں داخل ہو کر عورت بن گئی۔ سکندر اعظم یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ صبح سپیرے کو سب کچھ بتایا، اُس نے کہا: '' تیری بیوی ناگن ہے جو ہزار سال بعد روپ بدلتا ہے، اس کا زہر پیٹ کے درد کا باعث بنا''۔ پھر اس عورت کو سیر کے بہانے سمندر میں لے گئے اور جس جگہ پھینکا وہ نشان اب بھی موجود ہے۔ اسے سد سکندری کہتے ہیں۔ ان کی نسل بھی اس

دنیا میں موجود ہے۔ عام سانپوں کے کان نہیں ہوتے لیکن اس نسل والے سانپ کے کان ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کس آدم کا قبیلہ چین کے پہاڑوں میں بند ہے۔ اُن کے اس خطے میں داخلہ کو روکنے کیلئے ذوالقرنین نے پتھروں کی دیوار بنادی تھی۔ ان کے لمبے لمبے کان ہیں، ایک کو بچھا لیتے ہیں اور دوسرے کو اوڑھ لیتے ہیں، انہیں جوج ماجوج کہتے ہیں۔ سائنس نے کافی خطے تلاش کر لئے ہیں لیکن ابھی بھی کافی خطے دریافت کرنے باقی ہیں۔ ہمالیہ کے پیچھے بھی برفانی انسان موجود ہیں۔۔ بہت سے انسان جنگلوں میں بھی موجود ہیں اُنکی زبان اُنکے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ بھی اپنے آدم کے طریقہ پر عبادت کرتے ہیں اور ضابطۂ حیات کیلئے ان کا بھی سرداری نظام قائم ہے۔ ان براعظموں کے علاوہ اور بھی بڑی زمینیں ہیں جیسا کہ چاند، سورج، مشتری، مریخ وغیرہ، وہاں بھی آدم آئے لیکن وہاں قیامتیں آچکی ہیں۔ کہیں آکسیجن کو روک کر اور کہیں زمین کو تہس نہس کر دیا گیا۔

مریخ میں انسانی زندگی ابھی بھی موجود ہے جبکہ سورج میں بھی آتشی مخلوق آباد ہے

کہتے ہیں ایک خلاباز جب چاند میں اُترا۔ اُس نے اوپر کے سیاروں کی تحقیق کرنا چاہی تو اُسے اذان کی آواز بھی سنائی دی جس سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ وہ مریخ کی دنیا تھی جہاں ہر مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے سائنسدان ابھی مریخ پر پہنچ نہیں پائے جبکہ وہ لوگ کئی بار اس دنیا میں آچکے ہیں۔ اور بطور تجربہ یہاں کے انسانوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کی سائنس اور ایجادیں ہم سے بہت آگے ہیں۔ ہمارے سیارے یا سائنسدان اگر وہاں پہنچ بھی گئے تو اُن کی گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

ایک آدم کو اللہ نے بہت علم دیا تھا اور اس کی اولاد علم کے ذریعے بیت المامور تک جا پہنچی تھی یعنی جو حکم اللہ فرشتوں کو دیتا، نیچے وہ سن لیتے تھے۔ ایک دن فرشتوں نے کہا: 'اے اللہ یہ قوم ہمارے معاملے میں مداخلت بن گئی ہے۔ ہم جب کوئی کام کرنے دنیا میں جاتے ہیں تو یہ پہلے ہی اس کا توڑ کر چکے ہوتے ہیں'۔ اللہ نے جبرائیل سے کہا: ''جاؤ ان کا امتحان لو!''۔ ایک بارہ سال کا بچہ بکریاں چرا رہا تھا۔ جبرائیل نے اُس سے پوچھا: کیا تم بھی کوئی علم رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: پوچھو!۔ جبرائیل نے کہا: بتاؤ اس وقت جبرائیل کدھر ہے؟ اُس نے آنکھیں بند کیں اور کہا: آسمانوں پر نہیں ہے۔ پھر کدھر ہے؟ اُس نے کہا: زمینوں پر بھی نہیں ہے۔ جبرائیل نے کہا: پھر کدھر ہے؟ اس نے آنکھیں کھول دیں اور کہا: میں نے چودہ طبقوں میں دیکھا، وہ کہیں بھی نہیں ہے، یا میں جبرائیل ہوں یا تو جبرائیل ہے۔ پھر اللہ نے فرشتوں کو کہا: اس قوم کو سیلاب کے ذریعے غرق کیا جائے۔ انہوں نے یہ فرمان سن لیا۔ لوہے اور شیشے کے مکانات بنانا شروع کر دیئے، پھر زلزلے کے ذریعے اُس قوم کو غرق کیا گیا۔ اُس وقت اُس خطے کو ''کالدہ'' اور اب ''یونان'' بولتے ہیں۔ انہوں نے روحانی علم کے ذریعے اور اب ہمارے سائنسدان، سائنسی علم کے ذریعے رب کے کاموں میں مداخلت کر رہے ہیں۔ انہیں ڈرانے کیلئے چھوٹی موٹی تباہی اور مکمل تباہی کیلئے ایک سیارے کو زمین کی طرف بھیج دیا گیا ہے۔ جس کا گرنا بیس پچیس 20/25 سال تک متوقع ہے اور وہ دنیا کا آخری دِن ہوگا۔ اُس کا ایک ٹکڑا گزشتہ دو برسوں میں مشتری پر گر چکا ہے۔ سائنسدانوں کو بھی اُس کا علم ہو چکا ہے اور یہ اُس کے گرنے سے پہلے چاند پر یا کسی اور سیارے پر رہائش پزیر ہونا چاہتے ہیں۔ جبکہ چاند پر پلاٹوں کی بکنگ بھی ہو چکی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ چاند میں انسانی زندگی کے آثار یعنی ہوا، پانی اور سبزہ نہیں ہے! پھر تگ و دو کا مقصد کیا ہے؟ رہا سوال تحقیق کا! چاند، مشتری پر پہنچ کر بھی انسانیت کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا کوئی ایسی دوا یا نسخہ درازیٔ عمر یا موت کی شفا کا ملا؟ اگر مریخ کی مخلوق تک پہنچ بھی گئے تو وہاں کی آکسیجن اور یہاں کی آکسیجن کی وجہ سے ایک دوسری جگہ رہنا محال ہے بس بیکار دولت ضائع کی جارہی ہے اگر وہی دولت روس اور امریکہ غریبوں پر خرچ کر دے تو سب خوش حال ہو جائیں۔ آدمیت کے فرق کی وجہ سے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کیلئے ایٹم بم بھی بنائے جارہے ہیں جبکہ بموں کے بغیر بھی دنیا کو تباہ ہی ہونا ہے۔

آسمان پر روحیں حد سے زیادہ بن گئی تھیں:

مقرب روحیں اگلی صفوں میں تھیں ۔عام روحوں کو اس دنیا میں بنائے ہوئے آدموں کی قوموں میں بھیجا۔جو کوئی کالی، کوئی سفید، کوئی پیلی اور کوئی لال مٹی سے بنائے گئے تھے۔انہیں جبرائیل اور ہاروت ماروت کے ذریعے علم سکھایا گیا۔جب زمین پر مٹی سے آدم بنائے جاتے، خبیث جن بھی موقع پا کر اُنکے اور اُنکی اولاد کے جسموں میں داخل ہو جاتے اور انہیں اپنی شیطانی گرفت میں لینے کی کوشش کرتے۔پھر اُنکی قوم کے نبی، ولی اور اُن کی سکھائی ہوئی تعلیمات چھٹکارے کا ذریعہ بنتی بے شمار آدم جوڑوں کی شکل میں بنائے گئے جن سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا لیکن کئی بار صرف اکیلی عورت کو بنایا گیا اور ''امرِ کُن'' سے اس کی اولاد ہوئی۔وہ قومیں بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔اس قبیلے میں صرف عورتیں ہی سردار ہوتی ہیں اور وہ مونث کی اولاد ہونے کی وجہ سے رب کو بھی مونث سمجھتے ہیں اور خود کو فرشتوں کی اولاد تصور کرتے ہیں، چونکہ اُنکے مونث آدم کی شادی یا مرد کے بغیر ہی بچے ہوئے تھے۔یہی رسم اُن میں اب بھی چلی آرہی ہے۔ان قبیلوں میں پہلے عورت کے کسی سے بھی بچے ہو جاتے ہیں اور بعد میں کسی سے بھی شادی ہو جاتی ہے اور وہ اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔روحوں کے اقرار، قسمت، اور مراتب کی وجہ سے ان ہی جیسے آدم بنا کر اُن ہی جیسی روحوں کو نیچے بھیجا گیا۔یہی وجہ ہے کہ ان کیلئے کوئی خاص دین ترتیب نہیں دیا گیا۔اگر ان میں نبی آئے بھی تو بہت کم نے ان کو تسلیم کیا، بلکہ نبیوں کی تعلیم کا اُلٹ کیا، بجائے اللہ کے چاند، ستاروں، سورج، درختوں، آگ حتیٰ کہ سانپوں کو بھی پوجنا شروع کر دیا۔آخر میں آدم صفی اللہ کو جنت کی مٹی سے جنت میں ہی بنایا گیا تا کہ عظمت اور فضیلت میں سب سے بڑھ جائے اور خبیثوں سے بھی محفوظ رہے، کیونکہ جنت میں خبیثوں کی رسائی نہ تھی عزازیل اپنے علم کی وجہ سے پہچان گیا تھا، جو عبادت کی وجہ سے سب فرشتوں کا سردار بن گیا تھا اور قومِ جنات سے تھا، آدم کے جسم پر حسد سے تھوکا تھا اور تھوک کے ذریعے خبیثوں جیسا جراثیم اُنکے جسم میں داخل ہوا جسے نفس کہتے ہیں اور وہ بھی آدم کی اولاد کے ورثے میں آ گیا۔اُسی کیلئے حضور نے فرمایا: ''جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان جن بھی اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے''۔

فرشتوں اور ملائکہ میں فرق ہے ۔ملکوت میں فرشتے ہوتے ہیں جن کی تخلیق روحوں کے ساتھ ہوئی۔ملکوت سے اوپر جبروت کی مخلوق کو ملائکہ کہتے ہیں۔جو روحوں کے امرِ کن سے پہلے کے ہیں رب کی طرف سے آدم صفی اللہ کو سجدہ کا حکم ہوا۔جبکہ اس سے پہلے نہ ہی کوئی آدم بہشت میں بنایا گیا تھا اور نہ ہی کسی آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔عزازیل نے حجت کری، سجدہ سے انکاری ہوا تو اُس پر لعنت پڑی اور اس نے صفی اللہ کی اولاد سے دشمنی شروع کر دی۔جبکہ پہلے آدموں کی قومیں اس کی دشمنی سے محفوظ تھیں۔اُن کے بہکانے کیلئے خبیث جن ہی کافی تھے۔چونکہ شیطان سب خبیثوں سے زیادہ پاورفل تھا، اس نے صفی اللہ کی اولاد کو ایسے قابو کیا اور ایسے جرائم سکھائے جس کی وجہ سے دوسری قومیں ان ایشیائیوں سے متنفر ہونے لگیں اور عظمتِ آدم کی ہی وجہ سے جن لوگوں کو رب کی طرف سے ہدایت ملی اتنے خدا رسیدہ اور عظمت والے ہو گئے کہ دوسری قومیں حیرت کرنے لگیں۔سب سے بڑی آسمانی کتابیں توریت، زبور، انجیل اور قرآن انہی پر نازل ہوئیں جن کی تعلیم، فیض اور برکت سے ایشیائی دین پوری دنیا کی اقوام میں پھیل گیا۔آدم کی ابھی روح بھی ڈالی نہیں گئی، فرشتے سمجھ گئے تھے کہ اس کو بھی دنیا کیلئے بنایا جا رہا ہے۔کیونکہ مٹی کے انسان زمین پر ہی ہوتے ہیں. پھر کسی بہانے زمین پر بھیج دیا گیا۔ازلی کام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن الزام بندوں پر لگ جاتا ہے۔اگر آدم کو بغیر الزام کے دنیا میں بھیجا جاتا تو وہ دنیا میں آ کر شکوہ شکایت ہی کرتے رہتے، تو بہ تائب اور گریہ زاری کیوں کرتے؟

۱۔روزِ ازل والی جہنمی روح غیر مذہب کے گھر پیدا ہو جائیں۔اُسے کافر اور کاذب کہتے ہیں۔یہی لوگ منکرِ خدا، دُشمن انبیاء اور دُشمن اولیاء ہوتے ہیں۔متکبر، سخت دِل اور مخلوقِ خدا کو آزار پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔دوسرا درجہ مذہب میں آ کر بھی مذہب سے دور ہوتا ہے۔یہی روح اگر کسی مذہبی دیندار گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے منافق کہتے ہیں۔

۲۔یہی لوگ گستاخِ انبیاء، جلیس اولیاء اور مذاہب میں فتنہ ہوتے ہیں۔اِنکی عبادت بھی ابلیس کی طرح بیکار ہوتی ہے۔اِنہیں مذہب جنت میں لے جانے کی

کوشش کرتا ہےلیکن مقدر دوزخ کی طرف کھینچتا ہے۔چونکہ نبیوں، ولیوں کی امداد سے محروم ہوتے ہیں اسلئے شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آجاتے ہیں کہ تُو اتنا علم جانتا ہےاور اتنی عبادت کرتا ہے تجھ میں اور نبیوں میں کیا فرق ہے؟ پھر وہ اپنا باطن دیکھے بغیر خود کو نبی جیسا سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور ولیوں کو اپنا محتاج سمجھتے ہیں پھر روحانیت اور کرامتوں کے اقراری نہیں ہوتے بلکہ اُسی عمل کے اقراری ہوتے ہیں جنکی اُن میں خود کی صلاحیت ہوتی ہے، حتیٰ کہ معجزوں کو بھی جادو کہہ کر جھٹلا دیتے ہیں۔ ابلیس کی طاقت کو مان لیتے ہیں لیکن انبیاء و اولیا کی طاقت کو مان لینا اِن کیلئے مشکل ہے۔

۳۔ ازل والی بہشتی روح اگر غیر مذہب یا گندے ماحول میں آجائے تو اُسے معذور کہتے ہیں۔معذور کیلئے معافی اور بخشش کا اِمکان ہوتا ہے یہی روحیں صراطِ مستقیم کی تلاش میں، اور دلدل سے نکلنے کیلئے ولیوں کا سہارا ڈھونڈتی ہیں نرم دِل، عاجز اور سخی ہوتے ہیں۔

۴۔ اگر بہشتی روح کسی آسمانی مذہب اور دینی گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے صادق اور مومن کہتے ہیں۔یہی لوگ عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کر کے اُس کی وراثت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

تصوف میں اہمیت قلب کو ہے

کسی نے ضربوں، کسی نے کبڈی، کسی نے ڈانس، کسی نے دیواریں بنائیں اور ڈھائیں اور کسی نے ورزش کے ذریعے دِل کی دھڑکن کو اُبھارا پھر اس کے ساتھ اللہ اللہ ملانے میں آسانی ہوگئی اور بتدریج اللہ اللہ سب لطائف تک خود ہی پہنچ گیا۔اور کچھ لوگ گہرائی میں جائے بغیر انکی نقل کرنے لگے۔اُنہوں نے بھی اللہ اللہ کے ساتھ ڈانس شروع کر دیا۔دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ تو نہ سمجھا اور نہ ملا سکے البتہ اُنکی روحِ حیوانی جس کا تعلق اُچھل کود سے ہے، اللہ کے نام سے مانوس ہوگئی۔اسی طرح موسیقی کے ساتھ اللہ اللہ ملانے سے روحِ نباتی بھی مانوس اور طاقتور رہوتی ہے۔موسیقی روحِ نباتی کی غذا ہے۔امریکہ میں کچھ فصلوں پر موسیقی کے ذریعے تجربہ کیا گیا ایک ہی جیسی فصل ایک ہی جیسی زمین پر اُگائی گئی۔ایک میں دِن رات موسیقی اور دوسری کو خاموش رکھا گیا۔جبکہ موسیقی والی فصل دوسری سے نشو ونما میں بہت بہتر ہوئی۔

نفس بہت موذی ہے۔پاک ہونے کے بعد بھی بہانے خور ہے۔جبکہ اس کی پسند ساز و آواز ہے۔کچھ لوگوں نے ساز کے ذریعے نفس کو متوجہ کر کے اُس کا رُخ اللہ کی طرف موڑنے کی کوشش کری۔کچھ لوگوں نے گٹار کے ساتھ اللہ ملایا اور نہ سہی کم از کم کان کی عبادت تک پہنچ گئے۔مجھے ایک گٹار والے نے قصہ سنایا تھا کہ میں شوقیہ فارغ وقت گٹار کی تار کے ساتھ اللہ اللہ ملاتا رہتا ہوں۔کبھی کبھی جب نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو میرے اندر سے اُسی طرح اللہ اللہ کی آواز آرہی ہوتی ہے۔ایسے لوگ دوسرے اشغال یعنی گانے بجانے والوں اور تماشائیوں سے بہتر ہوگئے۔لیکن کسی ولائت کے مرتبہ تک نہ پہنچ سکے۔یہ لگن، تڑپ اور تلاش والے لوگ ہوتے ہیں اور کسی کامل کے ذریعے کسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔اسلام میں بھی اور دوسرے مذاہب کے صوفیوں نے بھی کسی نہ کسی طریقہ سے رب کے نام کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔جو فعل رب کی طرف موڑے اور اُس کے عشق میں اضافہ کرے وہ ناجائز نہیں ہے۔

حدیث: ''اللہ عملوں کو نہیں بلکہ نیتوں کو دیکھتا ہے۔''

شریعت والے اس کو معیوب اور غلط سمجھتے ہیں کیونکہ وہ شریعت سے ہی مطمئن اور سیراب ہو جاتے ہیں۔لیکن وہ لوگ جو شریعت سے آگے عشق کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں، یا وہ لوگ جو شریعت میں نہیں ہیں اِنہیں کچھ اور متبادل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟

دین الٰہی

تمام دین اس دنیا میں نبیوں کے ذریعے بنائے گئے۔ جبکہ اس سے پہلے خود عشق، خود عاشق، خود معشوق تھا۔اور وہ روحیں جو اس کے قرب، جلوے اور محبت میں تھیں وہی عشق الٰہی، دین الٰہی اور دین حنیف تھا۔ پھر اُن ہی روحوں نے دنیا میں آ کر اُس کو پانے کیلئے اپنا تن من قربان کر دیا۔ یہ پہلے خاص تک تھا، اب روحانیت کے ذریعے عام تک بھی پہنچ گیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ: مجھے حضور پاک سے دو علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتا دیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو!

جب پانی کے حوض سے خشک کتابیں نکلیں تو مولانا روم نے کہا: این چیست؟ شاہ شمس نے کہا: ''ایں آں علم است کہ تو نمی دانی۔''

جب موسیٰ نے کہا کہ کیا کچھ اور علم بھی ہے؟ تو اللہ نے کہا کہ خضر کے پاس چلا جا!

ہر نمازی کی دُعا: ''اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا!

علامہ اقبالؒ: اس کو کیا جانے بچارے دو رکعت کے امام!

وہ روحیں جو ازل سے ہی بامرتبہ ہیں اللہ جن سے محبت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت کرتی ہیں۔ دنیا میں آ کر بھی رب کی نام لیوا ہوئیں، مثلاً عیسیٰ زچگی میں ہی بول اُٹھے تھے کہ میں نبی ہوں جبکہ حضرت مریم کو پیدائش سے پہلے ہی جبرائیل بشارت دے چکا تھا موسیٰ کے متعلق فرعون کو پیشن گوئی تھی کہ فلاں قبیلے سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری تباہی کا سبب بنے گا اور اللہ کا خاص بندہ ہوگا۔ حضور پاک نے بھی کہا تھا: ''میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔'' بہت سی محب اور ازلی ارواح مختلف مذاہب اور مختلف اجسام میں موجود ہیں۔

آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کسی ایک روح کو دنیا میں بھیجے گا جو ان روحوں کو تلاش کر کے اکھٹا کریگا اور اِنہیں یاد دلائے گا کہ کبھی تم نے بھی اللہ سے محبت کری تھی۔ ایسی تمام روحیں خواہ کسی بھی مذہب یا بے مذہب اجسام میں تھیں اُس کی آواز پر لبیک کہیں گی اور اُس کے گرد اکھٹی ہو جائینگی۔ وہ رب کا ایک خاص نام اِن روحوں کو عطا کریگا جو قلب سے ہوتا ہوا روح تک جا پہنچے گا اور پھر روح اُس نام کی ذاکر بن جائیگی۔ وہ نام روح کو ایک نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی محبت بخشے گا۔اُس کے نور سے روح کا تعلق دوبارہ اللہ سے جڑ جائیگا۔

ذکر قلب، ذکر روح کا وسیلہ ہے۔ جیسا کہ بندگی یعنی نماز، روزہ ذکر قلب کا وسیلہ ہے۔ اگر کسی کی روح اللہ کے ذکر میں لگ گئی تو وہ اُن لوگوں سے ہے جنہیں ترازو، یوم محشر کا بھی خوف نہیں روح کے آگے کے ذکر اور عبادت اُس کے بلند مراتب کے شواہد ہیں۔ جن لوگوں کی منزل قلب سے روح کی طرف رواں دواں ہے وہی دین الٰہی میں پہنچ چکے یا پہنچنے والے ہیں۔ اِن کو کتابوں سے نہیں بلکہ نور سے ہدایت ہے اور نور سے ہی باز گناہ ہو جاتے ہیں اور جو ان کریا محنت سے بھی اس مقام سے محروم ہیں وہ اس سلسلے میں شامل نہیں ہیں اگر ذکر قلب و روح کے بغیر خود کو اس سلسلے میں متصور کیا یا اُن کی نقل کی تو وہ زندیق ہیں۔ جبکہ عام لوگوں کی بخشش کا ذریعہ عبادات اور مذہب ہیں۔ ہدایت کا ذریعہ آسمانی کتب ہیں۔ شفاعت کا ذریعہ نبوت اور ولائت ہے۔ بہت سے مسلم ولیوں کی شفاعت کو نہیں مانتے۔ لیکن حضورؐ نے اصحابہ کو تاکید کری تھی کہ اویس قرنیؓ سے امت کیلئے بخشش کی دعا کرانا۔

روحوں کا دین

عشق الٰہی و دین الٰہی والوں کی پہچان

جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے! اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔

جتھے چار مذہب آ ملدے ھو۔ (سلطان صاحب)

ابتدائی پہچان:

جب قلب و روح کا ذکر جاری ہوجائے، چاہے عبادت سے ہو یا کسی کامل کی نظر سے ہو دونوں حالتوں میں وہ ازلی ہے۔ گناہوں سے نفرت ہونا شروع ہوجائے اگر گناہ سرزد ہو بھی جائے تو اُس پر ملامت ہو اور اُس سے بچنے کی ترکیبیں سوچے۔

''مجھے وہ لوگ بھی پسند ہیں جو گناہوں سے بچنے کی ترکیبیں سوچتے ہیں''۔(فرمان الٰہی)

دنیا کی محبت دِل سے نکلنا اور اللہ کی محبت کا غلبہ شروع ہوجائے۔ حرص، حسد، بخل اور تکبر سے چھٹکارا محسوس ہو۔ زبان کسی کی غیبت سے باز آجائے۔ عاجزی محسوس ہو۔ کنجوسی کی جگہ سخاوت اور جھوٹ جاتا نظر آئے۔ حرام خواہشاتِ نفسانی حلال میں تبدیل ہوجائیں۔ حرام مال، حرام کھانے اور حرام کاموں سے نفرت پیدا ہو۔

اِنتہائی پہچان:

چرس، افیون، ہیروئن، تمبا کو اور شراب وغیرہ سے مکمل چھٹکارا ہوجائے۔ مقدس ہستیوں سے خواب، مراقبے یا مکاشفہ کے ذریعے ملاقاتی ہوجائے۔ نفس امارہ سے مطمئنہ بن جائے لطیفہ انا رب کے روبرو، اللہ اور بندے کے درمیان سب حجابات اُٹھ جائیں۔ باز گناہ، عشق خدا، وصلِ خدا، بندہ سے بندہ نواز، اور غریب سے غریب نواز بن جائے۔

کیونکہ اس سلسلے میں مختلف مذاہب سے آکر خاص روحیں شامل ہونگیں جنہوں نے روزِ ازل میں رب کی گواہی میں کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس لئے کسی بھی مذہب کی قید نہیں ہوگی۔ ہر شخص اپنے مذہب کی عبادت کر سکے گا لیکن قلبی ذکر سب کا ایک ہوگا یعنی مختلف مذاہب کے باوجود دِلوں سے سب ایک ہوجائینگے۔ پھر جب دِلوں میں اللہ آیا تو سب اللہ والے ہوجائینگے۔ اس کے بعد رب کی مرضی ہے اِنہیں اپنے تئیں رکھے یا کسی بھی مذہب میں ہدایت کیلئے بھیج دے یعنی کوئی مفید ہوگا، کوئی منفرد کوئی سپاہی ہوگا اور کوئی سالار ہوگا۔ ان کی امداد اور ساتھ دینے والے گنا ہگار بھی کسی نہ کسی مرتبے میں پہنچ جائیں گے۔ جو لوگ اس ٹولے میں شامل نہ ہو سکے اُن میں سے اکثر شیطان (دجال) کے ساتھ مل جائینگے۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں۔ آخر میں ان دونوں ٹولوں کی زبردست جنگ ہوگی۔ عیسیٰ، مہدی، کالکی اوتار والے ملکر انہیں شکست دینگے۔ بہت سے دجال لئے قتل کردیئے جائینگے جو بچیں گے وہ خوف اور مجبوری کی وجہ سے خاموش رہیں گے۔ مہدی اور عیسیٰ کا لوگوں کے قلوب پر تسلط ہوجائیگا۔ پوری دنیا میں امن قائم ہوجائیگا جُدا جُدا مذہب ختم ہوکر ایک ہی مذہب میں تبدیل ہوجائینگے۔ وہ مذہب رب کا پسندیدہ، تمام نبیوں کے مذاہب اور کتابوں کا نچوڑ، تمام انسانیت کیلئے قابل قبول، تمام عبادات سے افضل، حتیٰ کہ اللہ کی محبت سے بھی افضل، عشقِ الٰہی ہوگا۔

جتھے عشق پہنچاوے ایمان نوں وی خبر نہیں..............(باہو)

علامہ اقبال نے اسی وقت کیلئے نقشہ کھینچا تھا:

دنیا کو ہے اُس مہدی ِ برحق کی ضرورت
ہو جسکی نظر زلزلۂ عالم افکار

کھلے جاتے ہیں اسرار ِ نہانی، گیا دور ِ حدیث لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار، وہی مہدی وہی آخر زمانی

کھول کر آنکھ میری آئینہ اِدراک میں، آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
لولاک لما دیکھ زمیں دیکھ فضا دیکھ، مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں میخانہ ہر ایک ہی بادہ خوار ہوگا
زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار ِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا
نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو پلٹ دیا تھا
سُنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ کا دین نہیں ہیں۔ان کتابوں میں نماز روزہ اور داڑھیاں ہیں جبکہ اللہ اس کا پابند نہیں ہے۔یہ دین نبیوں کی امتوں کو منور اور پاک صاف کرنے کیلئے بنائے گئے۔جبکہ اللہ خود پاکیزہ نور ہے اور جب کوئی انسان وصل کے بعد نور بن جاتا ہے تو پھر وہ بھی اللہ کے دین میں چلا جاتا ہے۔ اللہ کا دین پیار و محبت ہے۔ننانوے ناموں کا ترجمہ ہے۔اپنے دوستوں کا ذکر کرنے والا ہے خود عشق، خود عاشق، خود معشوق ہے۔اگر کسی بندۂ خدا کو بھی اُس کی طرف سے اِن میں سے کچھ حصّہ عطا ہو جائے تو وہ دینِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔پھر اُس کی نماز دیدارِ الٰہی اور اس کا شوق ذکرِ خدا ہے حتیٰ کہ اس کی زندگی کی تمام سنتوں، فرضوں کا کفارہ بھی دیدارِ الٰہی ہے۔جن، فرشتے اور انسانوں کی مشترکہ عبادت بھی اُس کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی۔

ایسے ہی شخص کیلئے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے کہ: ''جس نے وصال پر پہنچ کر بھی عبادت کی یا ارادہ کیا تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا''۔

بلھے شاہ نے فرمایا: ''اساں عشق نماز جدوں نیتی اے......بھُل گئے مندر مسیتی اے''۔

علامہ اقبال نے کہا: ''اس کو کیا جانے بے چارے دو رکعت کے امام!''

اس علم کے متعلق ابو ہریرہ نے فرمایا تھا: '' کہ مجھے حضورؐ سے دو علم عطا ہوئے، ایک تمہیں بتادیا، اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کردو''۔

تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور اور سرمد کی طرح قتل کردیئے گئے اور آج گوہر شاہی بھی اس علم کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑا ہے۔

نبیوں کی شریعت کی پابندی امت کیلئے ہوتی ہے ورنہ انہیں کسی عبادت کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ شریعت سے پہلے ہی بلکہ روزِ ازل سے ہی نبی ہوتے ہیں، چونکہ انہوں نے دین کو نمونے کے طور پر مکمل کرنا ہوتا ہے ان کے کسی ایک رکن کے چھوڑنے یا فعل کو بھی امت سنت بنالیتی ہے اس وجہ سے انہیں محتاط اور صحو میں رہنا پڑتا ہے۔کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی نبی اگر کسی بھی عبادت میں نہیں ہے تو کیا وہ دوزخ میں جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ عبادت کے بغیر نبی نہیں بن سکتا؟ کیا کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ علم سیکھے بغیر نبوت نہیں ملتی؟ پھر ولیوں پر اعتراضات کیوں ہوتے ہیں؟ جبکہ ولائت نبوت کا نعم البدل ہے۔یاد رکھیں جنہوں نے دیدارِ رب کے بغیر وصال کا دعویٰ کیا یا خود کو اس مقام پر تصور کرکے نقل کی، وہ زندیق اور کاذب ہیں۔اور قرآن نے ایسے ہی جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے جن کی وجہ سے ہزاروں کا وقت اور ایمان برباد ہوتا ہے۔

یہ کتاب ہر مذہب ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابلِ غور
اور قابلِ تحقیق ہے اور منکرانِ روحانیت کیلئے چیلنج ہے

فرموداتِ گوہر شاہی

’’تین حصے علمِ ظاہر کے ہیں، اور ایک حصّہ علمِ باطن کا ہے۔
ظاہری علم حاصل کرنے کیلئے کسی موسیٰ اور باطنی علم کیلئے کسی خضر کو تلاش کرنا پڑتا ہے‘‘۔

’’جبرائیل کے بغیر جو آواز آئی، اُسے الہام اور جو علم آیا اُسے صحیفے اور حدیث قدسی کہتے ہیں
اور جبرائیل کے ساتھ جو علم آیا اُسے قرآن کہتے ہیں خواہ وہ ظاہری علم ہو یا باطنی علم ہو! اُسے توریت کہیں، زبور کہیں یا انجیل کہیں‘‘

’’علماء سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے سیاست کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں
اولیاء سے کوئی غلطی ہو جائے، اُسے حکمت سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں.
جبکہ نبیوں پر غلطی کا دفعہ نہیں لگتا ‘‘

’’جو جس شغل میں ہیں، اندر سے اُنکی متعلقہ روحیں طاقتور ہیں.اور جو کسی بھی شغل میں نہیں ہیں، اُنکی روحیں خفتہ اور بے حس ہیں.اور جنہوں نے کسی بھی طریقے سے اللہ کا نام ان روحوں میں بسا لیا پھر اُنکا شغل ہمہ وقت ذکر سلطانی اور عشق خداوندی ہے‘‘
ؔ تب ہی علامہ اقبال نے کہا: ’’اگر ہو عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی‘‘
ؔ سچل سائیں نے کہا: ’’بن عشق دلبر کے سچل، کیا کفر ہے کیا اسلام ہے‘‘
ؔ سلطان باہو نے کہا: ’’جتھے عشق پہنچاوے، ایمان نوں وی خبر نہ کائی‘‘
ایسے لوگ جب کسی مذہب میں ہوتے ہیں یا جاتے ہیں تو اُن کی برکت سے اُس خطے پر اللہ کی باران رحمت برسنا شروع ہو جاتی ہے۔
پھر وہ بابا فرید ہوں تو ہندو، سکھ بھی اُنکی چوکھٹ پر! اگر بابا گرونانک ہوں تو مسلم، عیسائی بھی اُنکے در پر چلے آتے ہیں‘‘۔

امام مہدی تمام مذاہب کی تجدید کرینگے

جس طرح حضور پاک کی ختم نبوت کے بعد مسلم میں مجدد آتے رہے اور ماحول کے مطابق دین میں کچھ تجدید کرتے رہے اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے بعد اُن (مجددوں) کی تجدید ختم ہو جائیگی اور سب مذاہب کے مطابق امام مہدی کی اپنی تجدید ہوگی. کچھ کتابوں میں ہے وہ ایک نیا دین بنائیں گے۔

❁ ''اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن آخر میں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کی مخالفت کر بیٹھا جن کو دنیا میں دوبارہ آنا ہے (عیسیٰ کا جسم سمیت اور مہدی کا ارضی ارواح کے ذریعے آنا ہے) تو وہ بلیعم باعور کی طرح دوزخی اور ابلیس کی طرح مردود ہے۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں جیسی زندگی بسر کرتا رہا لیکن آخر میں اُنکا ساتھ اور اُن سے محبت کر بیٹھا تو وہ کتے سے حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائیگا۔''

''کچھ فرقے اور مذاہب کہتے ہیں کہ عیسیٰ فوت ہوگئے۔ افغانستان میں اُنکا مزار ہے۔ یہ غلط پروپیگنڈا ہے۔ افغانستان میں کسی اور عیسیٰ نامی بزرگ کا دربار ہے۔ اُس پیادہ زمانے میں مہینوں کی مسافت پر جا کر دفنانا کیا مقصد رکھتا تھا؟ پھر وہ کہتے ہیں: ''آسمان پر کیسے اُٹھائے گئے؟'' ہم کہتے ہیں آدم علیہ السلام آسمان سے کیسے لائے گئے؟ جبکہ ادریسؑ بھی ظاہری جسم سے بہشت میں اب تک موجود ہیں خضرؑ اور الیاس جو دنیا میں ہیں اُنکو بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔ غوث پاک کے پوتے حیات الامیر چھ سو (۶۰۰) سال سے زندہ ہیں۔ غوث پاک نے کہا تھا: ''اُس وقت تک نہیں مرنا جب تک میرا اسلام مہدی علیہ السلام کو نہ پہنچادو'' شاہ لطیف کو بری امام کا لقب اُنہوں نے ہی دیا تھا۔ مری کی طرف بارہ کوہ میں اُنکی بیٹھک کے نشان ابھی تک محفوظ ہیں۔''

''ظاہری گناہ کی سزا جیل، جرمانہ یا ایک دن کی پھانسی ہے۔ اگر کوئی راہِ فقر میں ہے تو اُس کی سزا ملامت ہے۔ جبکہ باطنی گناہوں کی سزا بہت زیادہ ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیوں سے جرمانہ فریقِ دوئم کی نیکیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ حرص، حسد، بخل اور تکبر اُس کی لکھی ہوئی نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اگر اُس میں کچھ نور ہے تو انبیاء و اولیاء کی گستاخی اور بغض سے چھن جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ صنعان کا شیخ عبدالقادر جیلانی کی گستاخی سے کشف و کرامات کا سلب ہو جانا۔''

واقعہ ہے کہ جب بایزید بسطامی کو پتہ چلا کہ ایک شخص اُنکی برائی کرتا ہے تو آپ نے اُس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ وہ وظیفہ بھی لیتا رہا اور برائی بھی کرتا رہا۔ ایک دن اُسکی بیوی نے کہا: ''نمک حرامی چھوڑ یا وظیفہ چھوڑ یا برائی چھوڑ۔'' پھر اُس نے تعریف کرنا شروع کر دی۔ آپ کو جب تعریف کا پتہ چلا تو اُس کا وظیفہ بند کر دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جب برائی کرتا تھا، وظیفہ ملتا تھا، اب تعریف کی وجہ سے وظیفہ کیوں بند ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''تو اُس وقت میرا مزدور تھا، تیری برائی سے میرے گناہ جلتے، میں اُس کا تجھے معاوضہ دیتا تھا۔ اب کس چیز کا معاوضہ دوں؟'' مندرجہ برائیوں کا تعلق نفس امارہ سے ہے، جس کا امدادی ابلیس ہے۔ جبکہ تقویٰ، سخاوت، درگزر، صبر و شکر، عاجزی اور انوارِ الٰہی کا تعلق قلبِ شہید سے ہے، جس کا امدادی ولی مرشد ہے۔

جب تک نفس امارہ ہے کسی بھی پاک کلام کے انوار دل میں ٹھہر نہیں سکتے بے شک الفاظ و آیات کا حافظ کیوں نہ بن جائے، طوطا ہی ہے۔ جب تیرا نفس مطمئنہ ہو جائے گا پھر ناپاک چیز تیرے اندر ٹھہر نہیں سکتی، پھر تُو مرغِ بسمل ہے۔ نفس پاک کرنے کیلئے کسی نفس شکن کو تلاش کر۔ جو ہر وقت منجانب اللہ ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ جسم کے باہر کی طہارت پانی سے ہوتی ہے جبکہ جسم کے اندر کی طہارت نور سے ہوتی ہے۔ طہارت کے بغیر گندہ اور ناپاک ہے۔ صاف جسم عباداتِ الٰہی کے قابل ہوتا ہے، جبکہ صاف دِل تجلیاتِ الٰہی کے قابل ہوتا ہے۔ پھر ہی آسمانی کتابیں ہدایت کرتی ہیں پاکوں کو (ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن) ورنہ کتابوں والے ہی کتابوں والوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔ مجدد الف ثانی مکتوبات میں لکھتے ہیں: ''قرآن اُن لوگوں کے پڑھنے کے لائق نہیں جن کے نفس امارہ ہیں۔ مبتدی کو چاہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے یعنی اندر کو پاک کرے، منتہی کو چاہیے کہ پھر قرآن پڑھے۔''

حدیث: کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔

بلھے شاہ: کھا کے سارا مکر گئے جھاں دے بغل وچ قرآن

عابد کو گمان ہے کہ وہ اللہ کیلئے عبادت اور شب بیداری کر رہا ہے اسلئے وہ اللہ کے نزدیک ہے۔ عبادت کے بعد تیری دُعا، صحت، عمر درازی، مال و دولت اور حور و قصور ہے۔ سوچ! کیا تُو نے کبھی بھی یہ دُعا مانگی تھی، اے اللہ مجھے کچھ نہیں چاہیے صرف تو چاہیے؟

....

عالم کو گمان ہے کہ میں قربِ خداوندی میں بخشا بخشایا ہوا ہوں۔ کیونکہ میرے اندر علم اور قرآن ہے پھر تو دوسروں کو جہنمی کیوں کہتا ہے جبکہ ہر مسلم کو بھی کچھ نہ کچھ علم اور قرآن کی بہت سی سورتیں یاد ہیں۔ سوچ! علم کون بیچتا ہے؟ خود کون بکتا ہے؟ ولیوں کی غیبت کون کرتا ہے؟ حاسد، متکبر اور بخیل کون ہوتا ہے؟ دِل میں اور، زبان میں اور، صبح اور، شام کو اور، یہ کس کا وطیرہ ہے؟ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر کون پیش کرتا ہے؟ اگر تُو ان سے دور ہے تو خلیفہ رُسول ہے! تیری طرف پشت کرنا بھی بے ادبی ہے۔

یعنی ....قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

اگر تُو ان خصلتوں میں گم ہے تو پھر تُو وہی ہے جس کیلئے بھیڑیے نے کہا تھا کہ اگر میں نے یوسف کو کھایا ہو تو اللہ مجھے چودھویں صدی کے عالموں سے اُٹھائے۔

﴿صراط مستقیم﴾

ا۔ جنکے ظاہر درست، باطن سیاہ ہیں، مذہب میں فتنہ ہیں، ابلیس کے خلیفہ ہیں۔

حدیث: جاہل عالم سے ڈرو اور بچو، جس کی زبان عالم اور دل جاہل یعنی سیاہ ہو۔

۲۔ باطن درست لیکن ظاہر خراب۔ اِن کو مجذوب، معذور، سکر اور منفرد کہتے ہیں۔

عشق میں عقل ہی نہ رہی تو حسابِ حشر کیا؟ (تریاق قلب)

مذہب کے لئے پریشانی، لیکن اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں۔ مگر مزید مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے بامرتبہ تصدیق نقالیئے زندیق۔ انہوں نے صدر ایوب، بے نظیر اور نواز شریف جیسوں کو اُن کے دورِ حکومت میں ڈنڈے مارے اور گالیاں دیں۔ تم کسی صاحبِ اقتدار کو ڈنڈے مار کر دکھاؤ، یعنی یہ صرف اُن کی ذات تک محدود ہے دوسروں کے لئے نہیں ہے۔

۳۔ ظاہر درست باطن بھی درست۔ ظاہری عبادت کے علاوہ قلبی عبادت میں بھی ہوتے ہیں۔ ان کو عالم ربّانی کہتے ہیں۔ یہی منبرِ رسول اور دین کے وارث ہوتے ہیں اور جب کسی کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے تو اُسے نائب اللہ کہتے ہیں۔ اگر خواب میں یا روحانی طور پر حج کرتا ہے تو ظاہر میں بھی اُس کا درجہ ملتا ہے، بلکہ ظاہری حج سے بہت ہی زیادہ۔ روحوں کی نماز ظاہری نماز کی حیثیت رکھتی ہے، بلکہ کہیں زیادہ۔ اگر ظاہر میں نماز پڑھتا ہے تو باطن میں بھی اس کی نماز معراج بن جاتی ہے، یہی لوگ ہیں، جسم ادھر، روح اُدھر، فقر کے محکمے میں ان کو معارف بھی کہتے ہیں۔ جبکہ عاشق کے لئے رب کا دیدار ہی کافی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں دیدار ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہ دیدار رو الا علم حضورؐ سے شروع ہو چکا ہے۔ بقول امام ابو حنیفہ: ''میں نے ننانوے (۹۹) مرتبہ رب کو دیکھا ہے''۔ بایزید بُسطامی کہتے ہیں: ''میں نے ستّر (۷۰) مرتبہ رب کا دیدار کیا ہے''۔ دیدار لطیفہ انا سے ہوتا ہے، اور تم انا کی تعلیم اور ذکر سے انجان ہو۔

اللہ کا دوست

اگر کسی کو خلقِ خدا کشف وکرامات اور فیض کی وجہ سے ولی مانتی ہے لیکن اُس کے کسی فعل یا مذہب کی وجہ سے تُو دلبرداشتہ ہے۔ اُس کی برائی کرنے سے بہتر ہے تُو اُدھر جانا چھوڑ دے۔ کیا خبر! وہ کوئی منظورِ خدا ہو! شیخ بقا ہو! یا کوئی لعل شہباز ہو! کوئی خضر ہو! یا ساتھے بابا ہو! یا گرونانک ہو! کوئی بلھے شاہ ہو، اور کوئی سدا سہاگن بھی ہوسکتا ہے!

گوھر شاھی کا عالمِ انسانیت کے لئے انقلابی پیغام

مسلم کہتا ہے کہ: ''میں سب سے اعلیٰ ہوں''، جبکہ یہودی کہتا ہے: ''میرا مقام مسلم سے بھی اُونچا ہے''، اور عیسائی کہتا ہے: ''میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں۔'' لیکن گوہر شاہی کہتا ہے: ''سب سے بہتر اور بلند وہی ہے جس کے دِل میں اللہ کی محبت ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے نہ ہو! زبان سے ذکر وصلوۃ اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے جبکہ قلبی ذکر، اللہ کی محبت اور رابطے کا وسیلہ ہے۔''

با مرتبہ تصدیق نقالیہ زندیق، جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے۔ جبکہ جھوٹی ولائت کا دعویدار کفر کے قریب ہے۔ ولی دوست کو کہتے ہیں اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔ حضور نے بھی ایک مرتبہ اصحابہ کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔ ہر نمازی کی یہی دُعا ہوتی ہے کہ: ''اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دیکھا جن پر تیرا انعام ہوا۔ جب تک اُس کی روح بَیتُ المَعمُور میں جا کر نماز نہ پڑھے جسے حقیقی نماز کہتے ہیں کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ شب معراج میں بیت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیدار نہ ہو جائے اُس وقت تک شریعت کی اتباع ضروری ہے۔ البتہ سُست اور گناہگار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ نعم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادت اور گناہوں کا کفارہ کرتا رہتا ہے اور کبھی نہ کبھی اُسے اللہ کا محب اور روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

''جب تمہاری نمازیں قضا ہو جائیں تو اللہ کا ذکر کر لینا

اُٹھتے، بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی'' (القرآن)

ولیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دُعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچالیتی ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے اُمت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنی سے بھی دُعا کیلئے اصحابہ کو بھیجا تھا۔ سخاوت، ریاضت اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارہ اور بخشش بھی ہوسکتی ہے۔ عاجزی، توبہ تائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے۔ جس کی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا۔ (القرآن)

ایک دن عیسیٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اُس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی کنجوسی اُس کی عبادت کو رائیگاں کر دیتی ہے۔ پھر پوچھا تیرا بڑا دشمن کون ہے؟ اُس نے کہا: گناہگار سخی۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظرِ کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری چوتھی کے طالبِ علم اسکول سے واپس آئے تو ایک کُتیا اُن کے پیچھے چل پڑی، آپ سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے حسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ اُن کے والد نے اُن کے لئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے آدھا کُتیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی پھر بے حسی سے دیکھنے لگی۔ آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو اُن کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظورِ نظر ہو گیا ہے۔

جب سبکتگین ہرنی کا بچا جنگل سے اُٹھا کر چل پڑا تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہرنی بھی دوڑ رہی ہے۔ سبکتگین رُک گیا، دیکھا ہرنی بھی کھڑی ہو گئی اور

اپنے منہ کو اُس نے آسمان کی طرف اُٹھالیا۔ سبکتگین نے دیکھا کہ اُس وقت اُس کے آنسو بہہ رہے تھے اور سبکتگین نے بچے کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سبکتگین پر اتنا اللہ کا کرم ہوا کہ رب کے نام پر اکثر رویا کرتا تھا۔

مولانا روم کہتے ہیں کہ: یک زمانہ صحبتِ با اولیاء...... بہتر است صد سالہ طاعت بے ریا

(ولی کی ایک لحہ کی صحبت سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے)۔

حدیثِ قدسی: ''میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے،

اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔''

ابوذر غفاری: یومِ محشر میں لوگ ولی کو پہچان کر کہیں گے، ''اے اللہ! میں نے اُس کو وضو کرایا تھا'' جواب آئے گا، اُس کو بخش دو! دوسرا کہے گا: یا اللہ میں نے اِسے کپڑے پہنائے یا کھانا کھلایا تھا۔ جواب آئیگا، اِسے بھی بخش دو۔ اس طرح بے شمار لوگ ان کے ذریعے بخشے جائینگے۔

حدیث قدسی: جس کسی نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کری، میں اُس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اللہ کی جنگ ایک دن کا سر کاٹنا نہیں ہوتا بلکہ اُن کا ایمان کاٹ دیا جاتا ہے۔ جو اگلی ساری زندگی میں دوزخ میں روزانہ اذیت سے سر کتار ہیگا۔ جیسا کہ بلیم باعور جو بہت بڑا عالم اور عابد تھا لیکن موسیٰ کی دشمنی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں: ''رب عبادت سے ملتا ہے''۔ ہم کہتے ہیں: ''رب دِل سے ملتا ہے''۔ عبادت دِل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے، اگر عبادت سے دِل صاف نہیں ہوا تو رب سے بہت دور ہے۔ حدیث: 'نہ عملوں کو دیکھتا ہوں، نہ شکلوں کو بلکہ نیتوں اور قلوب کو دیکھتا ہوں'۔ البتہ عبادت سے جنت مل سکتی ہے لیکن جنت بھی رب سے بہت دور ہے۔ ''یہ علم باطن صرف اُن لوگوں کیلئے ہے جو حور و بہشت کی پرواہ کئے بغیر رب سے محبت، قرب اور وصال چاہتے ہیں''۔

پھر بقول سورۃ کہف: اللہ انہیں کسی ولی مرشد سے ملا دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی ادا سے مہربان ہو جاتا ہے تو اُسے بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔ اُس کا پیار سے دیکھنا ہی بندے کے گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اُس کے پاس بیٹھنے والے بھی نظر رحمت کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ رب کے دوست اصحابِ کہف سوتے رہے یا مراقبہ میں رہے، اللہ اُن کو پیار سے دیکھتا رہا جس کی وجہ سے اُن کا ساتھی کتا بھی حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائیگا۔ جب شیخ فریدؒ اللہ کی نظر رحمت میں آئے تو ساتھ بیٹھا ہوا چرواہا بھی رنگا گیا۔

جب اللہ ابوالحسن کی کسی ادا پر مہربان ہوا تو ہمکلامی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک دِن اُسے کہا: اے ابوالحسن اگر تیرے متعلق میں لوگوں کو بتا دوں تو لوگ تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں۔ اُنہوں نے جواب دیا: اگر میں تیرے متعلق لوگوں کو بتا دوں کہ تُو کتنا مہربان ہے تو تجھے کوئی بھی سجدہ نہ کرے رب نے کہا: ایسا کر نہ تُو بتا، نہ ہم بتاتے ہیں۔

جب تیسری بار زید کو شراب کے جرم میں لایا گیا تو اصحابہ نے کہا: اِس پر لعنت، بار بار اِسی جرم میں آتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: لعنت مت کرو یہ اللہ اور اُس کے حبیب سے محبت بھی کرتا ہے، جو اللہ رسول سے محبت کرتے ہیں دوزخ میں نہیں جا سکتے۔

بے شک اللہ کُل مخلوق سے محبت کرتا ہے اور سب مخلوق کا خیال رکھتا ہے معذور کیڑے کو پتھر میں بھی رزق پہنچاتا ہے لیکن جس طرح نافرمان اولاد کو سزا اور عاق کیا جاتا ہے، اِسی طرح نافرمانوں اور گستاخوں کیلئے وہ قہار بن جاتا ہے۔

یقین کرو تمہیں بھی رب دیکھنا چاہتا ہے لیکن تم انجان، لاپرواہ یا بدبخت ہو۔ جسے لوگ دیکھتے ہیں اُسے روز صابن سے دھوتے ہو، روز کریم لگاتے اور خط بناتے ہو اور جسے رب نے دیکھنا ہے کیا تُو نے کبھی اُسے بھی دھویا ہے؟

حدیث: ہر چیز کو دھونے کیلئے کوئی نہ کوئی آلہ ہے جبکہ دِلوں کو دھونے کیلئے اللہ کا ذکر ہے۔

پاکیزہ محبت کا تعلق بھی دِل سے ہوتا ہے زبان سے I Love You کہنے والے مکار ہوتے ہیں۔محبت کی نہیں جاتی ......ہو جاتی ہے، جو بھی دِل میں اُتر جائے۔رب کو دِل میں اُتارنے کیلئے تصور، قلبی ذکر اور ولی اللہ ہوتے ہیں۔

صرف گاڑی کا انجن منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا جب تک دوسری چیزیں بھی یعنی اسٹیرنگ، ٹائر وغیرہ نہ ہوں۔اِسی طرح نماز بھی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر ادھوری ہے۔اگر اِن لوازمات کے بغیر نماز ہی سب کچھ......اور جنت ہے پھر تم دوسروں کو کافر، مرتد اور دوزخی کیوں کہتے ہو جبکہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔فرق یہ ہی ہے کوئی عیسیٰ کے گدھے پر سوار ہے اور کوئی دجال کے گدھے پر سوار ہے یعنی اندر سے دونوں کالے۔صرف عقیدوں کا فرق ہوا جبکہ عقیدے اِدھر رہ جائینگے، اندر کی روحیں آگے جائینگی۔

زبان میں نماز لیکن دِل میں خرافات، حرص وحسد، یہ نمازِ صورت کہلاتی ہے۔عام لوگ اِسی سے خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں اور فرقہ بندی کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔اِن کی دین میں تبلیغ فتنہ بن جاتی ہے۔فرض کیا تم دس پندرہ سال سے کسی فرقے میں رہ کر عبادت کرتے رہے پھر تم دوسرے فرقے کو صحیح سمجھ کر اُس میں شامل ہو گئے۔اس کا مقصد تمہارا پہلا فرقہ باطل تھا، باطل کی عبادت قبول ہی نہیں ہوتی، یعنی تم نے دس پندرہ سالہ نمازوں کو جھٹلا دیا۔ہو سکتا ہے نیا فرقہ بھی باطل ہو! پھر پچھلی بھی گئی اور اگلی بھی گئی۔پٹی اُتری تو کولہو کے بیل کی طرح وہیں موجود پایا۔عمر برباد ہونے سے بہتر تھا کہ کسی کامل کو ڈھونڈ لیتے۔

گوہر شاہی کا عقیدہ

سب مذاہب کے نیکوں کاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے، رب کو کہو: کس کو دیکھے گا؟

جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے۔وہ مریخ ہو یا عطارد یا بے نام ستارہ،

اِسی طرح رب بھی چمکتے ہوئے دِلوں کو دیکھتا ہے وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب!

بن عشق دلبر کے بچل، کیا کفر ہے، کیا اسلام ہے!

تم رب کی تلاش میں مندروں چرچوں اور مسجدوں وغیرہ کی دوڑ لگاتے ہو! کیا تاریخ میں کوئی ثبوت ہے، کہ رب کو کسی نے بھی کسی بھی عبادتگاہ میں بیٹھا ہوا دیکھا ہو؟ ارے نادان! رب کا مسکن تیرا دِل ہے، اس کو دِل میں بسا، پھر دیکھ یہ عبادت گاہیں اور اِن میں عبادت کرنے والے تیری طرف دوڑ لگائیں گے۔بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: ''ایک عرصہ کعبہ کا طواف کرتا رہا، جب رب میرے اندر آیا تو ایک عرصے سے کعبہ میرا طواف کر رہا ہے''۔یہ عبادت گاہیں ثواب گاہیں ہیں جبکہ یہ دِل آماجگاہ ہے۔عبادت گاہوں میں تُو پکارے گا اور رب دِلوں میں پکارے گا۔

عقل والوں کے نصیبے میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لُٹا دیتے ہیں
اللہ اللہ کیئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ ملا دیتے ہیں

ہر مذہب کا عقیدہ ہے کہ اُس کے نبی کی شان سب سے بلند ہے اور یہی عقیدہ اہل کتاب میں جنگوں کا سبب بنا، بہتر ہے تم روحانیت کے ذریعے نبیوں کی محفل میں پہنچ جاؤ پھر ہی پتہ چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے اور کون کس درجہ پر ہے۔

ضروری نوٹ

ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا جو اُنکی امت کیلئے پہچان اور کلمے بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سریانی میں تھے۔ اِنکے اقرار سے اُس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔ تین دفعہ اقرار شرط ہے، امت میں داخل ہونے کے بعد ان الفاظوں کو جتنا بھی دُہرائے گا اُتنا ہی پاکیزہ ہوتا جائیگا۔ مصیبت کے وقت ان الفاظوں کی ادائیگی مصیبت سے چھٹکارا بن جاتی ہے۔ قبر میں بھی یہ الفاظ حساب کتاب میں کمی کا باعث بن جاتے ہیں حتیٰ کہ بہشت میں داخلے کیلئے بھی ان الفاظ کی ادائیگی شرط ہے۔ ہر امت کو چاہیے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور صبح وشام جتنا بھی ہو سکے اُن کو پڑھیں۔ ھدایت کیلئے آسمانی کتابیں آپ اپنی زبان میں پڑھ سکتے ہیں لیکن عبادت کیلئے اصلی کتاب کی اصلی عبارتیں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

رسولوں کے کلمے یہ ہیں

عیسائیوں کا کلمہ

لاالٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عیسیٰ اللہ کی روح ہیں

یہودیوں کا کلمہ

لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موسیٰ اللہ سے بات چیت کرتے ہیں

ابراھموں کا کلمہ

لا الٰہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراھیم اللہ کے دوست ہیں

مسلمانوں کا کلمہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

جبکہ ہندو اور سکھ دینِ آدم اور دینِ نوح کی ایک کڑی ہیں۔ آدم کی حجرِ اسود (پتھر) کی تعظیم سے اِن میں بھی پتھر پوجنے کی ریت چل پڑی۔ کشتی نوح سے بچے ہوئے لوگوں نے بھی ہندوستان میں جا کر تبلیغ کری تھی اور خضر سے بھی اِن کے گروؤں کو فیض ملا تھا، اور اِن کی دعاؤں میں آدم (شنکر جی) اور خضر (وشنو مہاراج) کے نام شامل ہیں۔

ہر مذہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو لیکن یہ کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اُس کی پہچان اور نجات ہیں۔ عام انسان کیلئے روزانہ کم از کم [33] مرتبہ اللہ اور رسول کو صبح اور شام یاد کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ کیلئے روزانہ (99) مرتبہ صبح اور شام یا جتنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ٹالنے کیلئے پانچ ہزار (5,000)، پچیس ہزار (25,000) یا بہتّر ہزار (72,000) کئی آدمی ایک ہی نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ آخری حد سَوا لاکھ (125,000) ہے۔

دِل کو صاف کرنے اور گناہوں کے دھبّے مٹانے کیلئے سانس کی مشق، سانس لیتے وقت 'لا الٰہ الا اللہ' اور سانس نکالتے وقت باقی اگلا حصّہ پڑھیں، سانس نکالتے وقت دھیان دِل کی طرف ہو۔ اللہ سے محبت اور قرب حاصل کرنے کیلئے دوسرا طریقہ ہے جو بغیر رب کی رضا کے مشکل ہے۔ کتاب میں درج شدہ طریقے کے مطابق دِل کی دھڑکن کو تسبیح بنانا پڑتا ہے اور دھڑکنوں کے ساتھ صرف اللہ کے خالص الفاظ کو ملانا پڑتا ہے۔ جتنا ہو سکے روزانہ اس کی بھی مشق

کریں۔کسی کا دھیان کے ذریعے،کسی کا بغیر دھیان کے بھی اور کسی کا قلب وروح کی بیداری کے بعد ہر وقت بھی خود بخود ذکر جاری ہوسکتا ہے۔

اللہ کے دوستوں کا ذکر بہتّر ہزار روزانہ ہوتا ہے جبکہ عاشقوں کا ذکر سَوا لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔

اگر لطائف بھی ذکر میں لگ جائیں تو اُسکے ذکوریت کا شمار کراماً کاتبین کے بھی بس میں نہیں رہتا۔

؎ کوئی فرش پر کوئی عرش پر

کوئی کعبے میں کوئی روبرو ئے خدا

(تریاق قلب)

مذہب والے اسم اللہ کے علاوہ نبی کے نام کو بھی دِل میں جمانے کی کوشش کیا کریں تا کہ اسم اللہ کنٹرول میں رہے۔وجد،جذب یا جلال کی صورت میں نبی کا کلمہ اُس وقت تک پڑھیں جب تک وہ حالت ختم نہ ہو اور دیکھے ہوئے مرشد کو بھی خیال میں لائیں تا کہ اُس کی روحانی طاقت دِل پر اللہ نقش کرے۔جن کا کوئی مذہب نہیں،خدا خبر اُن کا نصیبہ کس کے پاس ہے یا کہیں بھی نہیں ہے۔وہ باری باری مشق کے دوران پانچوں مرسلین کے نام کا تصور کریں اور جس بھی دیکھے ہوئے ولی پر یقین رکھتے ہیں اُس کا بھی خیال لائیں پھر جس کے آپ ہیں وہ اندر سے بولنا شروع کردے گا یعنی آپ کا رُخ،محبت اور دِل اُسی کی طرف مائل ہوجائیگا۔

کسی زمانے میں اہل کتاب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوگئے تھے،آپس میں اکھٹا کھانا پینا اور ایک دوسرے سے شادیوں کی اجازت ہوگئی تھی۔اِسی طرح اِس زمانے میں اہل ذکر بھی ایک ہوجائینگے۔اہل کتاب والے عارضی تھے کیونکہ کتاب زبان پر تھی......نکل گئی اور یہ مستقل ہونگے کیونکہ اللہ کا نام اور اُس کا نور خون اور دِل میں ہوگا۔جو بیماری خون میں چلی جائے یا جس کی محبت دِل میں اُتر جائے اُس کا نکلنا مشکل ہے۔

....

پانی پانی ہی ہے لیکن جب رگڑ الگتا ہے تو بجلی بن جاتا ہے۔دودھ کو رگڑتے ہیں تو مکھن بن جاتا ہے۔اسی طرح آسمانی کتابوں کی اصلی آیتوں کا جب تکرار کرتے ہیں تو نور بن جاتا ہے۔آیتوں اور صفاتی اسماء کے تکرار سے صفاتی نور بنتا ہے جس کی پہنچ ملائکہ تک ہے جو بلواسطہ ہے۔یہ وحدت الوجود کا مقام ہے لیکن اللہ کے ذاتی نام کے تکرار کے نور کی پہنچ ذات تک ہے جو بلاواسطہ ہے۔یہ وحدت الشہود سے تعلق رکھتا ہے۔

....

بہت سے لوگ اپنے مذہب کے نبی اور ولیوں کا بہت ہی احترام اور عقیدت،محبت رکھتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کے نبیوں ولیوں سے بغض وعناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ایسے لوگ بھی اللہ کی طرف سے کوئی مقام حاصل نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ جن کی برائی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کے دوستوں میں سے ہیں اور اللہ کی مرضی سے ہی مختلف مذہبوں اور قوموں میں تعینات کئے گئے۔

چند محبّ ارواح کے چشم دید واقعے

ایک ازلی روح کا واقعہ:

میں امریکہ میں نصف شب کے قریب ایک جنگل سے گزرا، دیکھا ایک شخص ایک درخت کے آ گے سجدہ ریز ہو کر گڑگڑا رہا ہے۔تقریباً ایک گھنٹہ بعد میری واپسی ہوئی، ابھی بھی وہ اسی حالت میں تھا، میں قریب جا کر رُک گیا، اُس نے مجھے محسوس کر کے سجدے سے سر اُٹھایا اور کہا: مجھے ڈسٹرب کیوں کیا؟ میں نے کہا: میں بھی رب کی تلاش میں ہوں، لیکن درخت سے کیسے رب ملے گا؟ بہتر تھا کسی مذہب کے ذریعے رب کو حاصل کرتا! کہنے لگا: بائبل، قرآن یا جو بھی آسمانی کتابیں ہیں، میں اُنکی (Original) اوریجنل زبان نہیں جانتا اور ان کتابوں کے جو ترجمے ہوئے ہیں، میں اُن سے مطمئن نہیں، کیونکہ ان میں زبردست تضاد ہے جس کی وجہ سے یہ یقین نہیں ہوسکتا کہ یہ کسی ایک ہی خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی کتابیں ہوں۔ایک کتاب میں لکھا ہے کہ عیسٰی میرا بیٹا ہے جبکہ دوسری کتاب میں ہے کہ میرا کوئی بیٹا وغیرہ نہیں ہے۔''ایک عرصہ اُن کے مطالعہ میں میرا وقت اور عمر برباد ہوئی۔ میں نے اب دوسرا راستہ اختیار کیا ہے کہ یہ درخت اتنا خوبصورت ہے، اس کا مقصد رب اس سے محبت کرتا ہے، ہوسکتا ہے اِسی کے ذریعے میری رب تک رسائی ہو جائے''۔یہ کوئی ازلی محب روح تھی جو اپنی عقل کے مطابق رب کی تلاش میں تھی۔کیا ایسے لوگ دوزخ میں جاسکتے ہیں؟ جو کہ معذور کہلاتے ہیں اور یہی کتے سے بھی قطمیر بن جاتے ہیں، جبکہ حضرت قطمیر کا بھی کوئی مذہب نہیں تھا۔

(Arizona) ایری زونا کی مس کیتھرین نے واقعہ سُنایا کہ:

''میں نے انجیلا سے ذکرِ قلبی کی اجازت لی، انجیلا نے کہا: سات دِن کے اندر اندر اگر دِل میں اللہ اللہ شروع ہو گئی تو سمجھنا کہ رب نے تمہیں قبول کرلیا ہے، ورنہ تیری زندگی فضول ہے۔ جب سات دِن کی محنت سے بھی میرا ذکر جاری نہ ہوا تو ایک رات مجھے سخت رونا آیا۔ میں خوب گڑگڑائی اُسی رات میرے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی جو تین سال سے جاری ہے۔کیتھرین عمر کی قائل نہیں بلکہ تندرستی کی قائل ہے، اِسی طرح وہ مذہب کی بھی قائل نہیں بلکہ اُس کی محبت کی قائل ہے۔اُس کا کہنا ہے کہ اِس ذکر کی وجہ سے میرے دِل میں رب کی محبت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، میرے لئے یہی کافی ہے''۔

ایک ہندو گرو سے ملاقات:

میں اُس وقت سیون کی پہاڑیوں میں تھا، کبھی کبھی لعل شہباز کے دربار چلا جاتا۔ایک شخص دربار کے باہر برآمدے میں بیٹھا ہوا تھا، بہت سے ہندو مذہب کے لوگ اُس کے گرد بڑی عقیدت سے جمع تھے پوچھا: یہ کون بزرگ ہے؟ کہنے لگے یہ ہندوؤں کا گرو ہے، روشن ضمیر بھی ہے اِسی کے ذریعے ہماری درخواستیں لعل سائیں تک پہنچتی ہیں اور ہمارے کام ہوجاتے ہیں۔ بہت سے مسلمان بھی اُس کی عزت کرتے تھے۔ایک دن میرا ایک ٹیلے سے گزر ہوا دیکھا وہی شخص سامنے ایک بُت رکھ کر سجدے کی حالت میں کچھ پڑھ رہا ہے۔ دوسرے دن دربار میں ملاقات ہوئی، میں نے کہا: تجھ جیسے روشن ضمیر کا مٹی کے بُت کو پوجنا میری سمجھ سے باہر ہے۔اُس نے جواب دیا: میں بھی اِسے کوئی رب نہیں سمجھتا البتہ میرا عقیدہ ہے اور تمہاری کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اس وجہ سے طرح طرح کی صورتیں بنا کر پوجتا ہوں، پتا نہیں کون سی صورت رب سے مل جائے۔ اُس نے کہا: تو بھی روشن ضمیر ہے بتا کہ اللہ کی صورت کیسی ہے اور کس بُت سے ملتی ہے؟ تا کہ میں اُسے من میں بسا سکوں۔

میری عمر کوئی سولہ سترہ کے لگ بھگ تھی۔اپنے خاندانی بزرگ بابا گوہر علی شاہ کے دربار پر ایک دِن سورۃ مزمل کی تلاوت کر رہا تھا اتنے میں ایک لمبے قد کا آدمی فقیری حُلیے میں میرے سامنے آیا اور کہنے لگا: خواہ مخواہ چنے چبا رہا ہے، بزرگ صورت تھا میں خاموش رہا لیکن دِل میں یہی تھا کہ یہ ضرور کوئی شیطان ہے جو مجھے تلاوت سے روک رہا ہے۔عرصہ گزر گیا جب ذکرِ قلب جاری ہوا تو میری عمر پینتیس {35} سال کے لگ بھگ تھی۔ بتائے ہوئے طریقے سے زبان سے سورۃ مزمل کی آیت پڑھتا پھر خاموش ہو جاتا کہ دِل پڑھے پھر دِل سے اِسی آیت کی آواز آتی۔ایک دِن اِسی مشق میں مگن اور مسرور تھا کہ پھر وہی شخص

اُسی حلیے میں ظاہر ہوا اور کہنے لگا: اب تُو قرآن پڑھ رہا ہے۔ جب تک تریاق معدے میں نہ جائے شفا نہیں ہوتی، جب تک کلامِ الٰہی دِل میں نہ اُترے کوئی بات نہیں بنتی اُس نے شعر سنایا۔

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا .... دل دا پڑھدا کوئی ھو

دِل دا کلمہ عاشق پڑھدے .... کی جانن یار گلوئی ہو

داتا دربار کی مسجد میں جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا ایک عمر رسیدہ شخص نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کر رہا ہے۔ میں نے بھی یہ محسوس کی کہ سوائے جوتیاں سیدھی کرنے کے اُس نے کوئی نماز نہیں پڑھی کیونکہ میں پچھلی صف میں تھا، جاتے وقت میں نے کہا: آپ نے نماز تو نہیں پڑھی، اِن جوتیوں سے آپ کو کیا ملے گا؟ کہنے لگا: نماز تو عمر بھر نہیں پڑھی اب بڑھاپے میں نماز سے بخشش کی کیا امید رکھوں۔ بس ایک امید پر قائم ہوں کہ اتنے لوگوں میں سے کوئی ایک تو رب کا دوست ہوگا، شاید اِس اَدا سے ہی وہ یا اُس کا یار خوش ہو جائے۔ میں نے کہا: نماز سے بڑھ کر کوئی اَدا نہیں۔ کہنے لگا: یار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اگر وہ راضی ہو جائے! تین سال کی چلہ کشی کے بعد ایک دِن محفلِ حضوری نصیب ہوئی، دیکھا وہی شخص یار کے قدموں میں تھا پھر یہ شعر آیا کہ

؎ گناہگار پہنچے درِ پاک پر ...... زاہد و پارسا دیکھتے رہ گئے

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کا شخصی تعارف

25 نومبر 1941 کو برصغیر کے ایک چھوٹے سے گاؤں ڈھوک گوہر شاہ، ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمی ہیں یعنی سادات خاندان سیّد گوہر علی شاہ کے پوتوں میں سے ہیں جبکہ والد گرامی سیّد گوہر علی شاہ کے نواسوں میں سے ہیں اور دادا مُغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بچپن سے ہی آپ کا رُخ اولیاءِ اکرام کے درباروں کی طرف تھا۔ آپ کے والد گرامی فرماتے ہیں کہ گوہر شاہی پانچ یا چھ سال کی عمر سے ہی غائب ہوجاتے اور ہم جب اُنکو ڈھونڈنے نکلتے تو اِن کو نظام الدینؒ اولیاء (نئی دہلی) کے مزار پر بیٹھا ہوا پاتے۔ مجھے کئی دفعہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے یہ نظام الدین اولیاء سے باتیں کر رہے ہیں۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت گوہر شاہی کے والد گرامی ملازمت کے سلسلے میں دہلی میں مقیم تھے۔ مارچ 1997 میں جب گوہر شاہی انڈیا تشریف لے گئے تو نظام الدینؒ اولیاء دربار کے سجادہ نشین اسلام الدین نظامی نے نظام الدین اولیاء کے اشارے پر اِن کو دربار کے سرہانے دستار پہنائی تھی۔

بچپن سے ہی جو بات کہتے وہ پوری ہوجاتی، اس وجہ سے میں ان کی ہر جائز ضد کو پورا کرتا۔ آپ کے والد گرامی مزید فرماتے ہیں کہ: ''گوہر شاہی حسبِ معمول روزانہ صبح لان {Lawn} میں آتے ہیں تو میں اِن کی آمد پر احترام میں کھڑا ہوجاتا ہوں''۔ اس بات پر گوہر شاہی مجھ سے ناراض ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا بیٹا ہوں، مجھے شرم آتی ہے آپ اِس طرح نہ کھڑے ہوا کریں۔ لیکن میرا بار بار یہی جواب ہوتا ہے کہ میں آپ کیلئے نہیں بلکہ جو اللہ آپ میں بس رہا ہے اُس کے احترام میں کھڑا ہوتا ہوں موڑہ نوری پرائمری اسکول کے ماسٹر امیر حسین کہتے ہیں: ''میں علاقے میں بہت سخت اُستاد مشہور تھا، شرارتی بچوں کو مارتا اور اِنکی شرارت یہ تھی کہ یہ اسکول دیر سے آتے تھے اور جب میں غصّے میں اِنہیں مارنے لگتا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے کسی نے میرا ڈنڈا پکڑلیا ہو اور اِسطرح مجھے ہنسی آجاتی تھی۔

حضرت گوہر شاہی کی برادری اور دوستوں کے تاثرات:

ہم نے کبھی اِن کو کسی سے لڑتے جھگڑتے یا کسی کو مارتے پیٹتے نہیں دیکھا بلکہ کوئی دوست اگر غصہ کرتا یا اِن کو مارنے کیلئے آتا تو یہ ہنس پڑتے۔

حضرت گوہر شاہی کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں:

اوّل تو اِن کو غصہ آتا ہی نہیں اور اگر کبھی غصّہ آتا ہے تو اِنتہائی شدید ہوتا ہے اور وہ بھی کسی بیہودہ بات پر۔ حضرت گوہر شاہی کی سخاوت کے بارے میں کہتی ہیں: ''صبح جب اپنے کمرے سے لان تک جاتے ہیں تو جیب بھری ہوتی ہے اور مڑ کر واپس آتے ہیں تو جیب خالی ہوجاتی ہے۔ سارا پیسہ ضرورتمندوں کو دے آتے ہیں اور پھر جب مجھے پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے تو منہ بنا لیتے ہیں اور اِسطرح مجھے غصّہ آتا ہے پھر معصومانہ چہرہ دیکھ کر شعر پڑھتی ہیں۔

؎ دِل کے بڑے سخی ہیں......بیٹھے ہیں دھن لُٹا کے

حضرت گوہر شاہی کے صاحبزادوں کے اِنکے بارے میں تاثرات:

ابّو ہم سے پیار بھی بہت کرتے ہیں اور خیال بھی بہت رکھتے ہیں لیکن جب ہم اِن سے پیسے مانگتے ہیں تو وہ بہت کم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: ''تم فضول خرچی کروگے''، تب ہم کہتے ہیں کہ: ''یا تو ہمیں بھی فقیر بنا دو یا ہمیں پیسے دو''۔

حضرت گوہر شاہی کی والدہ ماجدہ کے اِن کے بارے میں تاثرات:

بچپن میں کبھی اسکول نہ جاتا یا جوانی میں دورانِ کاروبار کبھی نقصان ہوجاتا تو میں اس کی سرزنش کرتی لیکن اُنہوں نے کبھی بھی مجھے سر اُٹھا کر جواب نہیں دیا جبکہ میرے بزرگ کہ میاں ڈھوک شمس والے کہا کرتے تھے کہ: ''ریاض کو گالی مت دیا کر جو کچھ میں اس میں دیکھتا ہوں تمہیں خبر نہیں''۔ انسانی ہمدردی اتنی کہ اگر 'ریاض' کو پتہ چل جاتا کہ آٹھ دس میل کے فاصلے پر کوئی بس خراب ہوگئی ہے تو اُن لوگوں کیلئے کھانا بنوا کر سائیکل پر اُنہیں دینے جاتا۔

حضرت گوہر شاہی کے ایک قریبی دوست محمد اقبال مقیم فضولیاں:

محمد اقبال کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں کبھی کبھی جب کھیتوں کی پگڈنڈی سے گزر ہوتا تو بے شمار چیونٹے قطار در قطار اُس پگڈنڈی پر چل رہے ہوتے۔ ہم لوگ پگڈنڈی پر چل پڑتے اور چیونٹوں کا خیال نہیں کرتے لیکن یہ پگڈنڈی سے پرے ہٹ کر کیچڑ میں چلتے تا کہ چیونٹیوں کو تکلیف نہ ہو۔ جب اِن پر قتل کا جھوٹا کیس بنایا گیا تو کرائم برانچ کے قدوس شیخ انکوائری کیلئے آئے، مُحلّے والوں نے اُنہیں بتایا کہ ہماری نظر میں تو گوہر شاہی نے کبھی مچھر بھی نہیں مارا ہوگا، کہاں ایک انسان کا قتل!

حضرت گوہر شاہی اور ان کی ممانی:

یہ ان دِنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ایک دفعہ ممانی (جو کہ زاہدہ و پارسا اور عبادت گزار تھیں لیکن حرص اور حسد میں بھی مبتلا تھیں جو کہ اکثر عبادت گزاروں میں ہوتا ہے) نے کہا کہ تجھ میں اور سب تو ٹھیک ہے لیکن تو نماز نہیں پڑھتا۔ میں نے جواب دیا: کہ نماز رب کا تحفہ ہے میں نہیں چاہتا کہ نماز کے ساتھ ساتھ بخل، تکبر، حسد، کینہ کی ملاوٹ رب کے پاس بھیجوں جب کبھی بھی نماز پڑھوں گا تو صحیح نماز پڑھوں گا تم لوگوں کی طرح نہیں کہ نماز بھی پڑھتے ہو اور غیبت، چغلی، بُہتان جیسے کبیرہ گناہ بھی کرتے ہو۔

حضرت گوہر شاہی اپنے بچپن کے حالات بیان فرماتے ہیں:

دس بارہ سال کی عمر سے ہی خواب میں رب سے باتیں ہوتی تھیں اور بیت المعمور نظر آتا تھا لیکن مجھے اس کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ چلہ کشی کے بعد جب وہی باتیں اور وہی مناظر سامنے آئے تو حقیقت آشکار ہوئی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا ایک ماموں جو کہ فوج میں ملازم تھا وہ طوائفوں کے کوٹھوں پر جایا کرتا تھا، گھر والوں کے منع کرنے کی وجہ سے وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتا تا کہ گھر والوں کو شک نہ گزرے۔ مجھے چائے اور بسکٹ کھانے کو دیتا اور خود اندر چلا جاتا، جبکہ مجھے طوائفوں اور کوٹھوں کی سمجھ بوجھ نہیں تھی۔ ماموں مجھ سے یہی کہتا کہ یہ عورتوں کا آفس ہے۔ کچھ دنوں بعد میرا دل اِس جگہ سے اُچاٹ ہو گیا۔ تب ماموں نے کہا کہ یہ عورتیں ہیں اور اللہ نے ان کو اِسی مقصد کے لئے بنایا ہے۔ یعنی اس نے مجھے بھی ملوث کرنے کی کوشش کی۔ ماموں کی باتوں کا اتنا اثر ہوا کہ نفس کی کشمکش میں رات بھر نہ سوسکا اور پھر اچانک آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا گول چبوترا ہے اور میں اُس کے نیچے کھڑا ہوں، اوپر سے کرخت قسم کی آواز آتی ہے: ''اس کو لاؤ''، دیکھتا ہوں کہ ماموں کو دو آدمی پکڑ کر لا رہے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ: ''اس کو گُرزوں سے مارو''، تب اس کو مارتے ہیں تو وہ چیخیں مارتا اور دھاڑتا ہے اور چیختے چیختے اس کی شکل سور کی طرح بن جاتی ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ: ''تو بھی اس کے ساتھ اگر شامل ہوا تو تیرا بھی یہی حال ہوگا''۔ پھر میں توبہ توبہ کرتا ہوں اور آنکھ کھلتی ہے تو زبان پر یہی ہوتا ہے کہ: ''یارب میری توبہ، یارب میری توبہ'' اور کئی سال تک اس خواب کا اثر رہا۔

اس کے دوسرے دن میں گاؤں کی طرف جا رہا تھا، بس میں سوار تھا راستے میں دیکھا کچھ ڈاکو ایک ٹیکسی سے ٹیپ ریکارڈر نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ڈرائیور نے مزاحمت کی تو اس پر چھریوں سے وار کر کے قتل کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر ہماری بس وہاں رک گئی اور وہ ڈاکو ہمیں دیکھ کر فرار ہو گئے اور ڈرائیور نے تڑپ کر ہمارے سامنے جان دے دی، پھر ذہن میں یہی آیا کہ زندگی کا کیا بھروسہ، رات کو سونے لگا تو اندر سے یہ شعر گونجنا شروع ہو گئے،

؎ کر ساری خطائیں معاف میری...... تیرے در پہ میں آن گرا

اور ساری رات گریہ زاری میں گزری، اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد میں دنیا چھوڑ کر جام داتارؒ کے دربار پر چلا گیا، لیکن وہاں سے بھی کوئی منزل نہ ملی اور میرا بہنوئی مجھے وہاں سے واپس دنیا میں لے آیا۔ 34 سال کی عمر میں بری امامؒ سامنے آئے اور کہا کہ: ''اب تیرا وقت ہے دوبارہ جنگل جانے کا''۔ تین سال چلہ کشی کے بعد جب کچھ حاصل ہوا تو دوبارہ جام داتار کے دربار گیا صاحبِ مزار سامنے آ گئے، میں نے کہا: ''اُس وقت اگر مجھے قبول کر لیا جاتا تو بیچ میں نفسانی زندگی سے محفوظ رہتا''۔ انہوں نے جواب دیا: ''اُس وقت تمہارا وقت نہیں تھا''۔

حضرت گوہر شاہی کی باطنی شخصیت کے چند حقائق

19 سال کی عمر میں جسہ توفیقِ الٰہی ساتھ لگا دیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اُس کے اثر سے کپڑے پھاڑ کر صرف ایک دھوتی میں جام داتار کے جنگل میں چلے گئے تھے۔

جسہ توفیقِ الٰہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ 14 سال غائب رہا اور پھر 1975 میں دوبارہ سیون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب بھی یہی جسہ توفیقِ الٰہی ہی تھا۔

25 سال کی عمر میں جسہ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا، جس کی وجہ سے ابلیسی لشکر اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے۔
جسہ توفیقِ الٰہی اور طفلِ نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں،
ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہِ راست رب سے ہے اور ان کا مقام، مقامِ احدیت ہے۔

35 سال کی عمر میں 15 رمضان 1976 کو ایک نطفہ نور قلب میں داخل کیا گیا،
کچھ عرصہ بعد تعلیم و تربیت کے لئے کئی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ 15 رمضان 1985 میں جبکہ آپ دنیاوی ڈیوٹی پر حیدرآباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور طفلِ نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربارِ رسالتؐ میں تاجِ سلطانی پہنایا گیا۔ طفلِ نوری کو بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے لیکن دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ ۹ سال میں ہی عطا ہو گیا۔

''جشنِ شاہی منانے کی وجوہات''

15 رمضان 1977 کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔
راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔
چونکہ ہر مرتبے اور معراج کا تعلق 15 رمضان سے ہے اس لئے اسی روز اسی خوشی میں جشنِ شاہی منایا جاتا ہے۔

1978 میں حیدرآباد آ کر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ لاکھوں افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور اِن کو نظر آیا۔ لاکھوں افراد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ لاکھوں لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔ ہر مذہب، ہر قوم، ہر نسل کے افراد حضرت گوہر شاہی سے رشد و ہدایت حاصل کر کے اللہ کی محبت اور ذات تک پہنچنا شروع ہو گئے۔
خدا کی قسم! میں بھی اِن ہی لوگوں میں سے ہوں جن کے دِلوں پر خوشخط لکھا ہوا اسم اللہ چمک رہا ہے۔

(از شیخ نظام الدین ...... میری لینڈ امریکہ)

چانداورسورج پرتصاویر کے بارے میں مکمل وضاحت

گوہرشاہی روحانی تعلیم اور جگہ جگہ خطابات

کے ذریعہ پوری دنیامیں مشہوراور دلعزیز ہو گئے۔

1994 میں مانچسٹر (انگلینڈ) میں کچھ لوگوں نے چاند پر گوہرشاہی کی تصویر کی نشان دہی کی۔پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے بھی شہادتیں وصول ہوئیں، ویڈیو کے ذریعہ چاند کی تصاویریں اُتاری گئیں۔پھر بیرون ممالک اورناسا سے چاند کی تصویریں منگوائی گئیں،شروع شروع میں تصویریں مدھم تھیں، لیکن گزشتہ دوسال سے اِتنی واضح ہوگئیں کہ دوربین یا کمپوٹر کے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

1996 میں ہمارے نمائندہ ظفرحسین نے ناساوالوں کونشاندہی کرائی۔اُنہوں نے کہا ہمیں پتا ہے کہ چاند پر چہرہ ہے، یہ چہرہ عیسٰی کا ہے، جو دوسو میل لمبی روشنی سے معلوم ہوتا ہے۔امریکی شہریوں نے بھی ناسا پر زور دیا کہ اِس تصویر کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے لیکن (گوہرشاہی کا) ایشیائی ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا۔ بلکہ ناسا کے ہی پروفیسر ماہرفلکیات Alter Dinsmore نے اپنی تصنیف شدہ کتاب (Pictorial Astronomy) میں تصویر کو کچھ ردو بدل کر کے عورت کے روپ میں پیش کیا، اور پوری عیسائی مشنری میں یہ افواہ پھیلا دی کہ چاند پر حضرت مریم کی تصویر ہے۔

جب پاکستان کے اخباروں میں یہ خبر نشر ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اِس کی تحقیق کے بعد تصدیق کری، بہت سے لوگوں نے بغیر تحقیق کے تمسخر اُڑایا اور بہت سے لوگوں نے اِسے جادو سمجھا۔کچھ عرصے بعد خلاء میں بھی تصویر کا شور ہوا۔لیکن اُس کا اثر ذاکرین (معتقدین گوہرشاہی) کے علاوہ کہیں بھی نہ دِکھا۔

1998 میں پرچم اخبار میں یہ خبر چھپی کہ حجراسود میں کسی کی شبیہ نظر آرہی ہے۔ہم اِس شبیہ کے متعلق پہلے ہی معلومات رکھتے تھے۔ بلکہ حجراسود کے کئی تغرے نشان زدہ بھی ہمارے پاس موجود تھے اور تقریباً ہر سرفروش تحقیق کر چکا تھا۔خاموشی کی وجہ مسلمانوں میں فتنے کا اندیشہ تھا۔لیکن اخباری خبر کے بعد ہمیں بھی حوصلہ ہوا اور بھرپور انداز میں پریس ریلیز شائع کی گئیں۔تقریباً ہر مسلمان نے اِس کی تحقیق کری، کیونکہ مسلمانوں کے ایمان کی بات تھی۔کثیر طبقہ متفق ہوا ، کیونکہ تصویر اِتنی واضح تھی کہ اِس کو جھٹلانا مشکل تھا۔اسلئے کئی لوگوں نے مشہور کردیا کہ یہ بھی جادو ہے۔

تقریباً ہر ملک میں چانداور حجراسود کی تصاویر روشناس کرائی گئیں۔سعودی عرب اور اُس کے ہم نوا سیخ پا ہو گئے، جیسے کہ حجراسود میں تصویر گوہرشاہی نے لگائی ہو، وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہوتی ہے، حجراسود پر کیسے آگئی؟ یہ نہ سوچا کہ رب کی طرف سے کوئی بھی نشانی حرام نہیں ہوسکتی۔سعودی حکومت نے اپنی شرعی عدالتوں سے یہ فیصلہ لے لیا ہے کہ گوہرشاہی واجب القتل ہے۔

اگر گوہرشاہی سرزمین مکہ میں قدم رکھے تو اُسے قتل کر دیا جائے۔

پاکستان میں بھی سعودی نواز فرقے گوہرشاہی اور اُس کی تعلیمات کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں۔جھوٹے مقدمات، جن میں دفعہ 295 کا بھی مقدمہ بنادیا گیا ہے۔اور کئی دفعہ گوہرشاہی پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا ہے۔

اب سورج پر بھی گوہرشاھی کی تصویر نمایاں ہو گئی ھے

ہم نے حکومت پاکستان کو مقدمات کی وجہ اور تصاویر کی تحقیق کے لئے کئی بار آگاہ کیا۔لیکن اللہ کی اِن نشانیوں کو حکومتی سطح پر بھی فرقہ وایت کے دباؤ کی وجہ سے جھٹلایا گیا، بلکہ نواز حکومت نے سندھ حکومت پر بھی زور دیا کہ گوہرشاہی کو کسی طریقے سے پھنسایا، دبایا، یا مٹایا جائے، اور اب ہم فوجی حکومت سے رابطہ کر رہے ہیں کہ وہ اِن نشانیوں کی انصاف سے تحقیق کرے اور کسی بھی ڈر، خوف، دباؤ یا فرقہ واریت کی وجہ سے اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلایا جائے۔اللہ کی یہ نشانیاں فتنہ ڈالنے کے لئے نہیں، بلکہ فتنہ مٹانے کے لئے ہیں۔اور اِس کا ثبوت ہے کہ گوہرشاہی کا درس جوامن اور اللہ کی محبت کا درس ہے، جس کے ذریعے

ہر مذہب والے اپنی اصلاح کرنے میں لگ گئے ۔اورآج ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی گوہر شاہی کی عقیدت کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہے ہیں، اور تاریخ میں یہ پہلا ریکارڈ ہے کہ کسی بھی مسلم کو گرجوں، مندروں، اورگردواروں میں وعظ اورتقریر کے لئے مسندوں پر بٹھایا گیا ہو۔

ایسے شخص کی دل جوئی کی جانی چاہئے جوملک کے لئے باعث فخر ہواوراللہ کی طرف مامور ہو۔اوراُس کی صداقت کے لئے اللہ نشانیاں دکھار ہا ہو،اورجس کی نظر سے لوگوں کے دل اللہ اللہ میں لگ کراللہ کے محب بن گئے ہوں۔

لیکن دشمن اولیاءاوردشمن اہلِ بیت کےمولوی اورجماعتیں اِن کے خلاف سربستہ ہوگئیں ہیں۔بے بنیاد مقدموں، بے بنیاد حربوں اور بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعےعوام کارخ حجرِاسود سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔جبکہ یہ بہت نازک اوراہم مسئلہ ہے،مسلمانوں کےایمان کاخطرہ ہے تواس کی تحقیقات کے لئے خاموشی کیوں ہے؟اِس کے متعلق پوری دنیا میں اِتنا منفی اورمثبت پروپیگنڈاہو چکا ہے کہ اب اس کودبانا مشکل ہے۔ادھرولیوں کو ماننے والے علماء سوگوہر شاہی سے بغض وحسد کی وجہ سے گونگے بن گئے ہیں۔تصویرکوواضح ہونے کی صورت میں جھٹلانا مشکل ہوگیا،تو کہتے ہیں کہ چاند پر جادو چل گیا،جبکہ حضورؐ نے کہا تھا کہ چاند پر جادونہیں ہوسکتا، پھرکہتے ہیں حجرِاسود بھی جادو کی لپیٹ میں آگیا ہے۔اگر کعبہ بھی جادو کی زد میں آگیا ہے،تو پھرمسلم کے پاس تحفظ کی کون سی جگہ ہے؟مثال دیتے ہیں کہ حضورؐ پر بھی جادو ہوگیا تھا،کعبہ حضورؐ سے افضل نہیں ہے۔

بے شک حضورؐ پر جادو ہوگیا تھا۔لیکن اُس کے توڑ کے لئے سورۃ والناس آگئی تھی۔تم بھی والناس کے ذریعے چانداورحجرِاسود پر پھونکیں مارو،اگر یہ تصویر نہ مٹیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہوجائیں توپھرتمہیں حق کوتسلیم کرناپڑے گا۔ورنہ پھرتمہارے اندرابوجہل ہی ہے۔

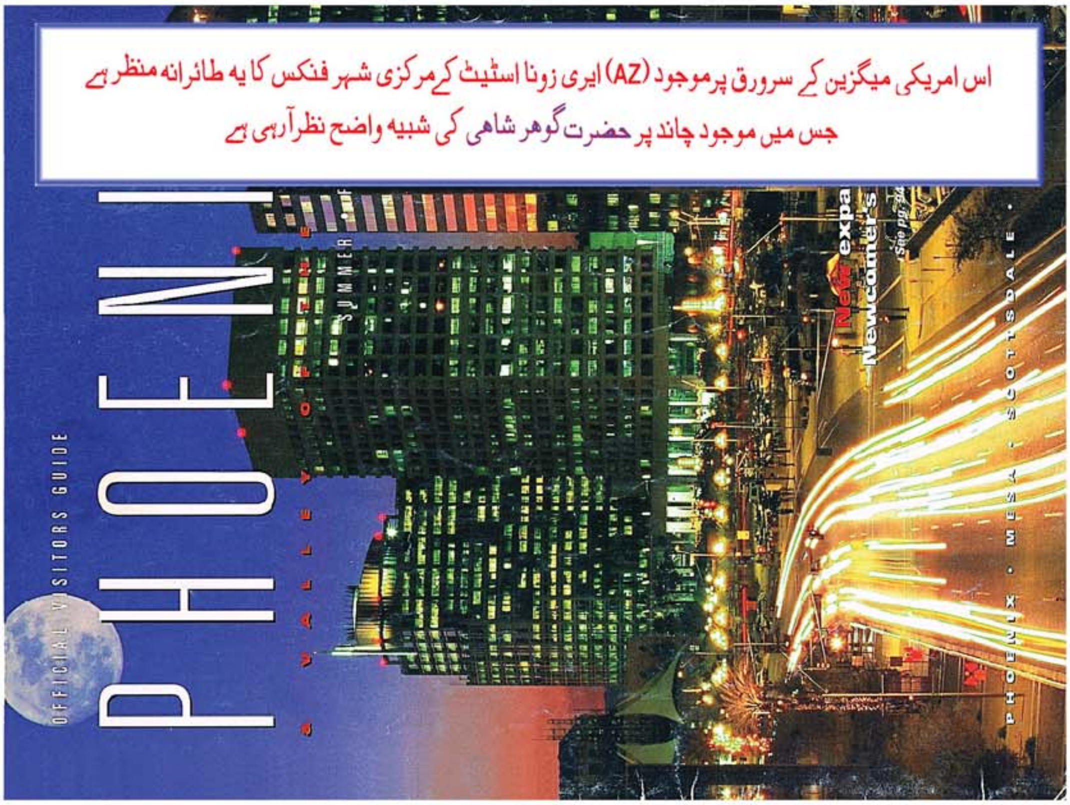

اس امریکی میگزین کے سرورق پر موجود (AZ) ایری زونا اسٹیٹ کے مرکزی شہر فنکس کا یہ طائرانہ منظر ہے
جس میں موجود چاند پر حضرت گوہر شاہی کی شبیہ واضح نظر آرہی ہے

SCOTT
PHOTOGRAPHY

15435 N. 54TH STREET
SCOTTSDALE, AZ 85254
(602) 788-3435

Mr. Syed Shah
3401 N Columbus # 15-F
Tucson AZ 85712

8-1-96

Dear Syed:

Please find (4) color duped transparencies and one 8 x 10 reprint you expressed interest in having during your visit to Phoenix Monday July 29, 1996. As discussed, the enlargement of the moon, which I photographed over downtown Phoenix in February 1996, does have a likeness of a man in profile when viewed rotated 90 degrees counterclockwise. I hope you enjoy the reprint and slides. If you have any questions or comments concerning the material or wish more images please feel free to call me here in Phoenix at (602) 788-3435.

Sincerely,

Scott T[illegible]

رپورٹ کا ترجمہ :

میں نے فینکس شہر کے وسطی حصے کی تصویر لی اور اس میں نمودار ہونے والی تصویر میں ایک انسانی چہرہ کی شباہت نظر آتی ہے ، جب اس کو 90 ڈگری کے زاویے پر دیکھا جائے۔

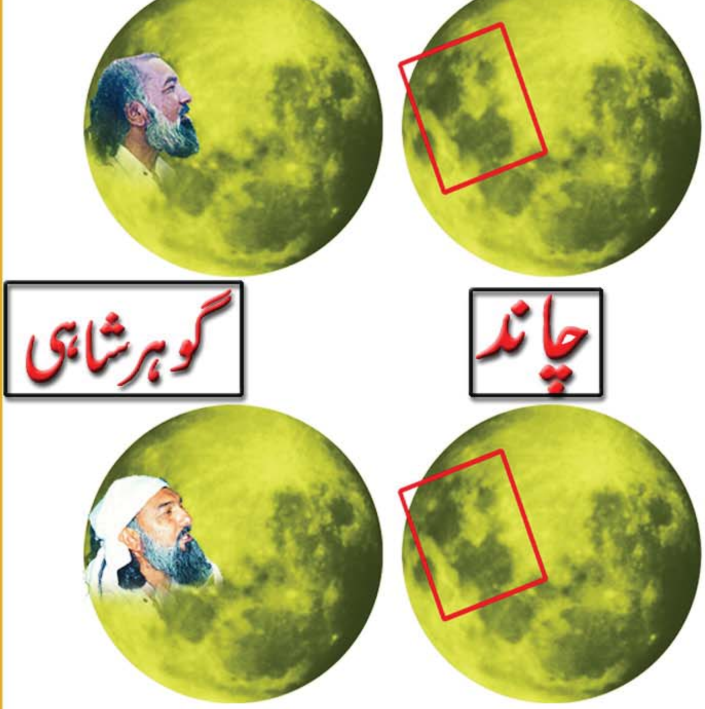

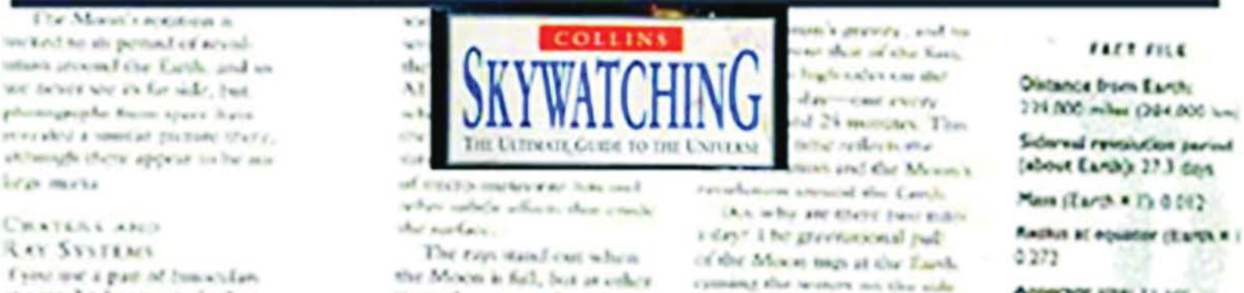
COLLINS

SKYWATCHING

THE ULTIMATE GUIDE TO THE UNIVERSE

FACT FILE

Distance from Earth: 239,000 miles (384,000 km)

Sidereal revolution period (about Earth): 27.3 days

Mass (Earth = 1): 0.012

Radius at equator (Earth = 1) 0.272

Apparent size: 31 arc minutes

Sidereal rotation period (at equator): 27.3 days

THE MOON

اصلی تصاویر کے مختلف انداز

چاند کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

http://oposite.stsci.edu/pubinfo/pr/1999/14

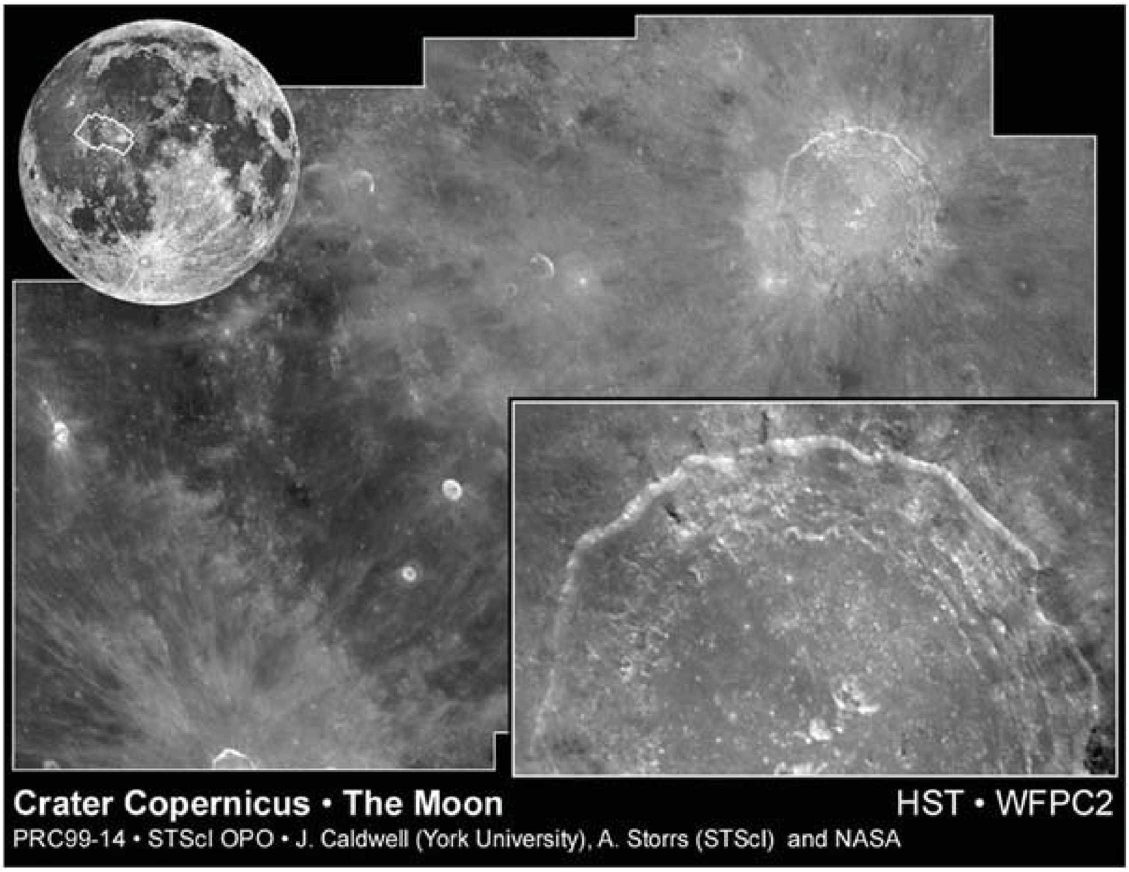

چاند کی اِس تصویر کے بارے میں مزید تفصیلات اگلے صفحے پر ہیں

ہم تمہیں عنقریب دکھائیں گے اپنی نشانیاں کائنات میں اور تمھاری جانوں میں۔ حتیٰ کہ تم مان جاؤ گے کہ یہی حق ہے ۔ (کلام الٰہی)

لولاک لما دیکھ، زمیں دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
(اقبال)

UP

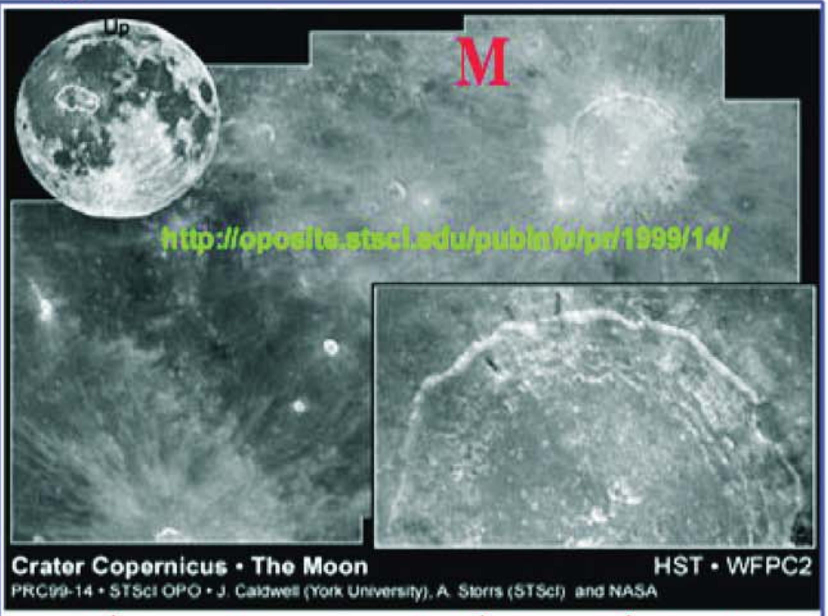

اوپر والی چاند کی تصاویر کو بائیں طرف UP کے مطابق گھمائیں

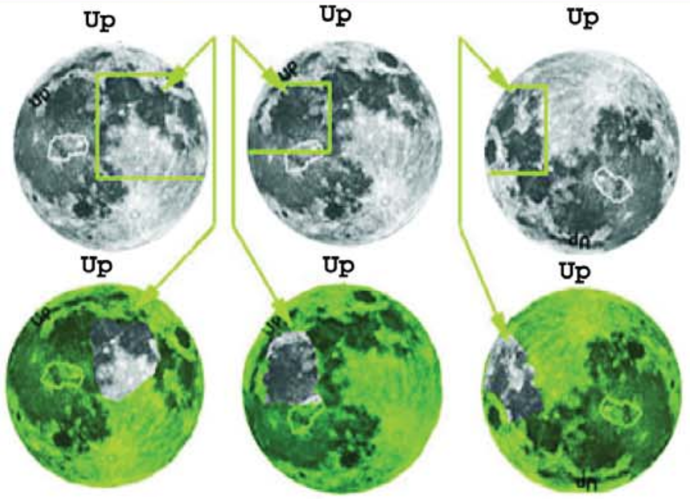

گوہر شاہی

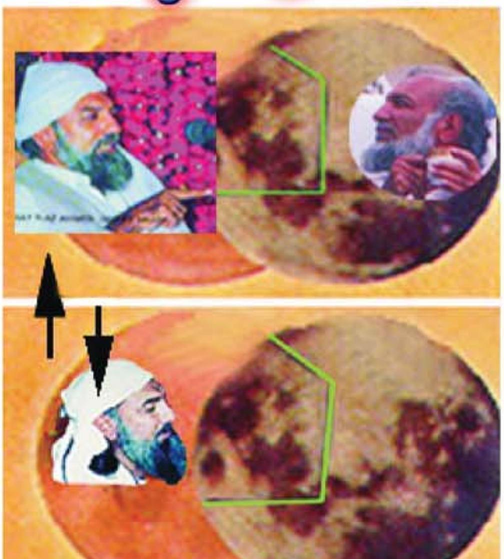

چاند

یہ تصاویر کتاب (PICTORIAL ASTRONOMY) سے حاصل کی گئیں ہیں

Plate 15-3. Phase of the moon (page 60)

PLATE 15-4. The Lady in the Moon. If the page is held at arm's length, the drawing on the right will help you find the lady in the photograph of the moon on the left. To find her in the sky, look at the moon when it is full or during a few days before full moon. (Page 64)

PICTORIAL ASTRONOMY

by

DINSMORE ALTER and CLARENCE H. CLEMINSHAW

by

DINSMORE ALTER, Ph.D., Sc.D
Director

CLARENCE H. CLEMINSHAW, Ph.D.
Associate Director

GRIFFITH OBSERVATORY
CITY OF LOS ANGELES

All rights reserved. No part of this book may be reproduced in any form, except by a reviewer, without the permission of the publisher.

Library of Congress Catalog Card Number 56-7639

Manufactured in the United States of America

6 7 8 9 10

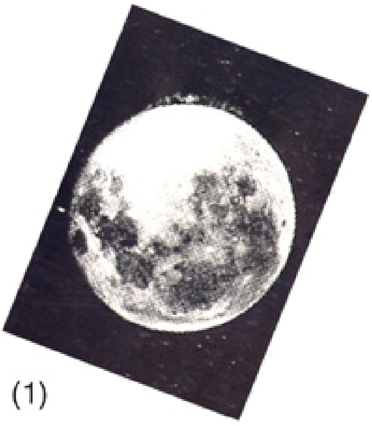

(1)

(2)

(3)

جب امریکہ میں یہ انکشاف ہوا کہ چاند پر کسی ایشیائی کی تصویر ہے۔ جو حلیہ سے مسلمان نظر آتا ہے۔ تو اُنہوں نے تصویر کا رُخ تبدیل کر دیا، نمبر ۱، چاند کی اوریجنل تصویر ہے۔ نمبر ۲، تصویر بھی چاند سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ جس میں اُنہوں نے کچھ ردوبدل کی، سر کے اوپر جو چہرہ اور داڑھی تھی اسے برابر کر دیا گیا۔ تاکہ چہرے کی جگہ بال نظر آئیں، یہ حلیہ کلین شیو آدمی کا ہے، ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۳۔ جسے Dinsmore نے عورت کے روپ میں روشناس کرانے کی کوشش کی تاکہ لوگوں کا رخ حضرت مریم کی طرف کیا جائے۔

مختلف رسائل اور کمپنیوں کے چاند کے اشاعت شدہ فوٹو

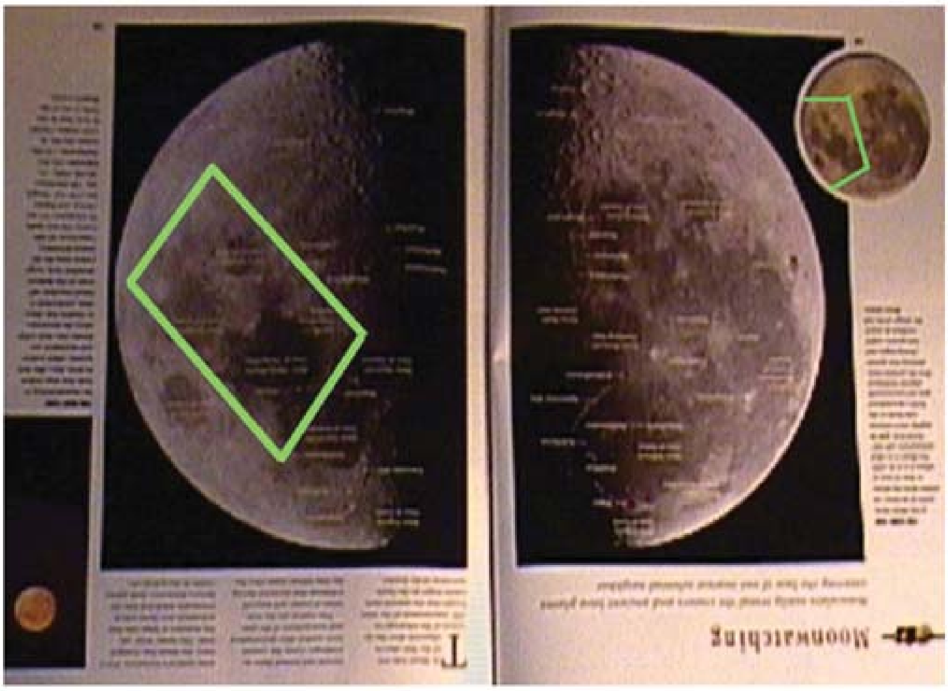

آپ کہیں بھی ہوں، مشرق میں یا مغرب میں اپنے ذاتی کیمرے سے چاند کی تصاویر اتاریں
کسی بھی ڈگری میں ایسی ہی تصویریں نظر آئیں گی، پھر اُن کے مطابق چاند کو دیکھیں

چاند کی یہ تصاویر لندن سے شائع شدہ اس کتاب (SKYWATCHING) سے حاصل کی گئی ہے۔

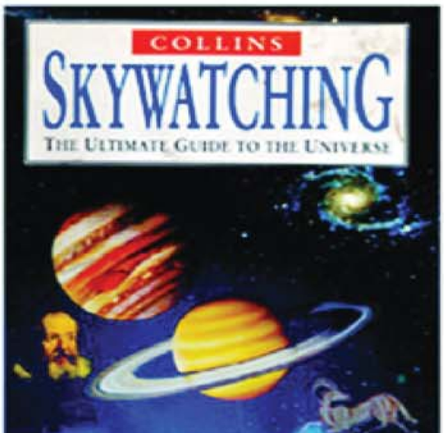

سورج کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کریں
http://thalia.gsfc.nasa.gov/~gibson/SPATAN/sohof.html

سورج کی تصویر

سورج کی اِن تصاویر کو North کے مطابق گھما کر دیکھیں

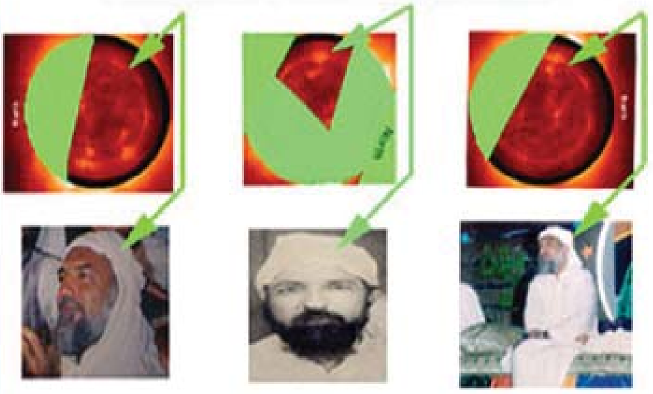

تصاویرِ گوہر شاہی مختلف اوقات میں

ناسا سے حاصل کردہ سورج کی اس تصویر میں حضرت گوھر شاھی کا یہ چہرہ بھی بہت واضح نظر آتا ہے۔

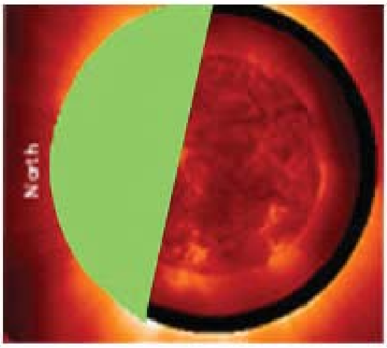

چاند سورج کیا گواہی دینگے تیری اے گوہر
ہے ثبوتِ حق تیرا اس دل میں آجانے کا نام
یونس

NASA FINDS MASSIVE FACE IN SPACE!

NASA has released a shocking photograph that clearly shows a gigantic face floating in distant space!

The breathtaking photo was taken during the shuttle mission in late February — but experts admit they are baffled as to where the face originated.

"This is plainly the image of a mans face far, far off in the universe," said astronomer Isaac Hawkins of Atlanta, Ga.

"Whatever this is, it clearly is enormous. We estimate it is as large as 150 of our suns," Hawkins said. "For something this size to go undetected during our previous years of space exploration is virtually impossible.

"The only explanation is that it somehow has an ability to appear and disappear at will, which would make it unique."

The face was visible to shuttle astronauts during only a 12-minute period.

"When it came into view it startled astronauts," Hawkins said. "A couple of them at first thought they were hallucinating.

"But when they transmitted the photograph of the face, everyone at NASA realized this was a major space discovery."

Making the mystery even more mind-boggling is the way the face faded away into the darkness of ...

By WHITNEY ASQUE
Weekly World News

'It's as large as 150 suns!'
— Astronomer Isaac Hawkins

ASTOUNDING NASA photo of ...

اٹلانٹا کے خلاباز آئزک ہاکنگز نے کہا کہ یہ واضح طور پر کسی انسان کے چہرے کا عکس ہے۔ یہ اپنی مرضی سے ظاہر اور غائب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے، ناسا میں موجود ہر ایک نے یہ محسوس کیا کہ یہ بہت بڑی خلائی دریافت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ چہرہ کئی سالوں سے ہمیں دیکھ رہا ہو۔ ہاکنگز نے مزید کہا کہ ہمارے ذہنوں سے یہ خیال بھی گزرا ہے کہ شاید یہ خدا کا چہرہ ہو، اور کہیں بھی اس کی تردید نہیں ہے۔

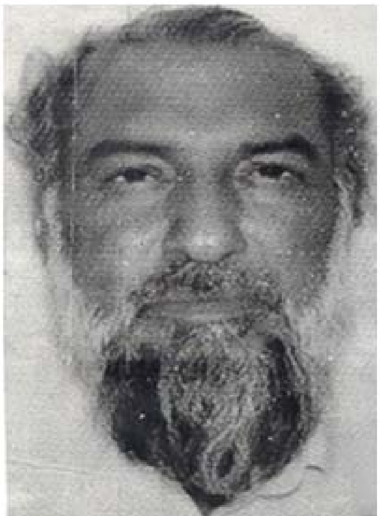

حضرت گوہر شاہی

حضرت گوہر شاہی کا یہ عکسِ مبارک دراصل وہ باطنی مخلوق ''طفل نوری'' ہے، جو چند خاص اولیاء کیلئے مخصوص ہے اور جس کا تذکرہ اولیائے عظام کی مختلف کتابوں میں درج ہے

A human face is discovered on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia.
Sheikh Hamad bin Abdallah
Spiritualists in Makkah say that this is the face of Imam Mehdi (Al-Muntazar)
Daily Parcham Karachi, Pakistan 26th May 1998
پرچم
PARCHAM
حجر اسود پر انسانی شبیہ

Computer Report from Pakistan
APTECH CENTRE
It is said amongst spiritual circles around the world that in addition to his facial images appearing on the sun and the moon, the face on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia, is that of Riaz Ahmed Gohar Shahi of Pakistan.
ماہنامہ
دی گریٹ گاڈ
حجر اسود میں سیدنا گوہر شاہی کی شبیہ کا انکشاف

حجر اسود پر انسانی شبیہ علماء میں کھلبلی

باوثوق ذرائع کے مطابق کراچی کے جید علماء ایک معروف دار العلوم میں سر جوڑ کر بیٹھے رہے

شبیہ کا نظر آنا ایک حقیقت ہے لیکن شریعت کی رو سے کس طرح تصدیق کی جاسکتی ہے

علماء حتمی فیصلے پر متفق نہ ہوسکے اور نظریاتی طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے

سعودی علماء کا فتویٰ یا آراء کا انتظار دیگر ممالک کے جید علماء سے آراء حاصل کرنے پر اتفاق

کراچی (نمائندہ خصوصی) امام کعبہ کے حوالے سے حجر اسود پر انسانی شبیہ ظاہر ہورہی ہے نے ملک کے علماء میں کھلبلی مچادی باوثوق ذرائع کے مطابق کراچی کے جید علماء معروف دار العلوم میں سر جوڑ کر بیٹھے لیکن حتمی آراء پر متفق نہ ہوسکے اور نظریاتی طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے علماء پریشان ہیں شبیہ کا نظر آنا تو ایک حقیقت ہے لیکن شریعت کی رو سے کس طرح تصدیق کی

بقیہ 7

7

جاسکتی ہے آخر میں چند اعتدال پسند علماء نے معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ سعودی علماء کے فتویٰ یا آراء کا انتظار کیا جائے اور اس سلسلے میں دیگر ممالک کے جید علماء کی آراء بھی حاصل کی جائے تاکہ اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل متفقہ طور پر طے کیا جاسکے اس وقت اس بات کی تصدیق یا تردید نہ کی جائے یاد رہے کہ حجر اسود پر انسانی شبیہ کی خبر چند اخبارات نے شائع کی جبکہ ملک کے بڑے بڑے اخبارات نے علماء کی مخالفت کے ڈر سے یہ خبر اپنے اخبارات میں شائع نہیں کی لیکن یہ خبر تاحال عوام الناس میں توجہ کا مرکز ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

Fortnightly SADA-E-SARFAROOSH Hyderabad

پندرہ روزہ

صدائے سرفروش حیدرآباد

ایڈیٹر سید ظفر علی کاظمی

Tel: 783660-869990

جلد نمبر 7 | 16 تا 30 جون 98ء بمطابق 20 صفر تا 4 ربیع الاول 1419ھ | شمارہ نمبر 12

حجر اسود پر انسانی شبیہ نمودار عالم اسلام میں سنسنی

یہ شبیہ اتنی واضح ہے کہ اسے کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے

حجر اسود پر انسانی شبیہ کے نمایاں اثرات پائے گئے ہیں جو دیکھنے میں بالکل الٹی سمت پر ہیں، شیخ حماد بن عبداللہ

نئے دور کا نیا اخبار ☆ قیمت میں سب سے کم ☆ خبروں میں سب سے آگے

Daily MAHASIB Karachi

روزنامہ محاسب کراچی

چیف ایڈیٹر ظفر حجازی

قیمت 2 روپے

جلد نمبر 1 | بدھ 27 مئی 1998ء 29 محرم الحرام 1419ھ | شمارہ نمبر 290

کراچی (محاسب نیوز) سعودی عرب سے موصولہ ایک فیکس کے مطابق شیخ حماد بن عبداللہ نے مکہ المکرمہ سے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے کہ اس مرتبہ حج سے قبل حجرہ اسود پر انسانی شبہیہ کے نمایاں آثار موجود پائے گئے جو دیکھنے میں بالکل الٹی سمت پر ہے جس کی وجہ سے کسی کو محسوس نہیں ہوتی نشاندہی ہونے کے بعد دیکھی جاسکتی ہے شیخ حماد بن عبداللہ نے کہا کہ دو باتیں ہوسکتی ہیں یہ شبہیہ قدرتی طور پر نمودار ہوئی ہو یا کسی نے خود بنائی ہو مگر حرم کی حدود میں سخت نگرانی اور ہر وقت خادمین حرمین اور حکومت کے پہرہ کے سبب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے تصویر بنانے کی ہمت نہیں کرسکتا اگر یہ شبہیہ شروع سے تھی تو لوگوں کو کیوں نظر نہیں آئی تصویر اتنی واضح ہے کہ اسے جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا انہوں نے کہا کہ مکہ المکرمہ کے فقیروں میں چند نے کہا ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے جو دنیا میں کہیں موجود ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں انہوں نے کہا کہ حکومتی اہلکار پریشان ہیں کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے کیونکہ تصویر شریعت میں حرام ہے حاجی اور عمرہ کرنے والے لازماً "اس پتھر کو جھک کر چومتے ہیں اگر یہ کسی کی شرارت ہے تو شرک کا خدشہ بھی بڑھ رہا ہے شیخ حماد بن عبداللہ نے بتایا کہ حج کا سیزن آگیا تھا اس لئے لوگوں کے رش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس سلسلے میں نہیں کی گئی تھی اب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کی جارہی ہے یہ مسئلہ پورے عالم اسلام کے لئے اہم اور سنگین نوعیت کا ہے اس لئے تمام ممالک کے اخبارات کو فیکس اور حکومتوں کو مطلع کیا جارہا ہے۔

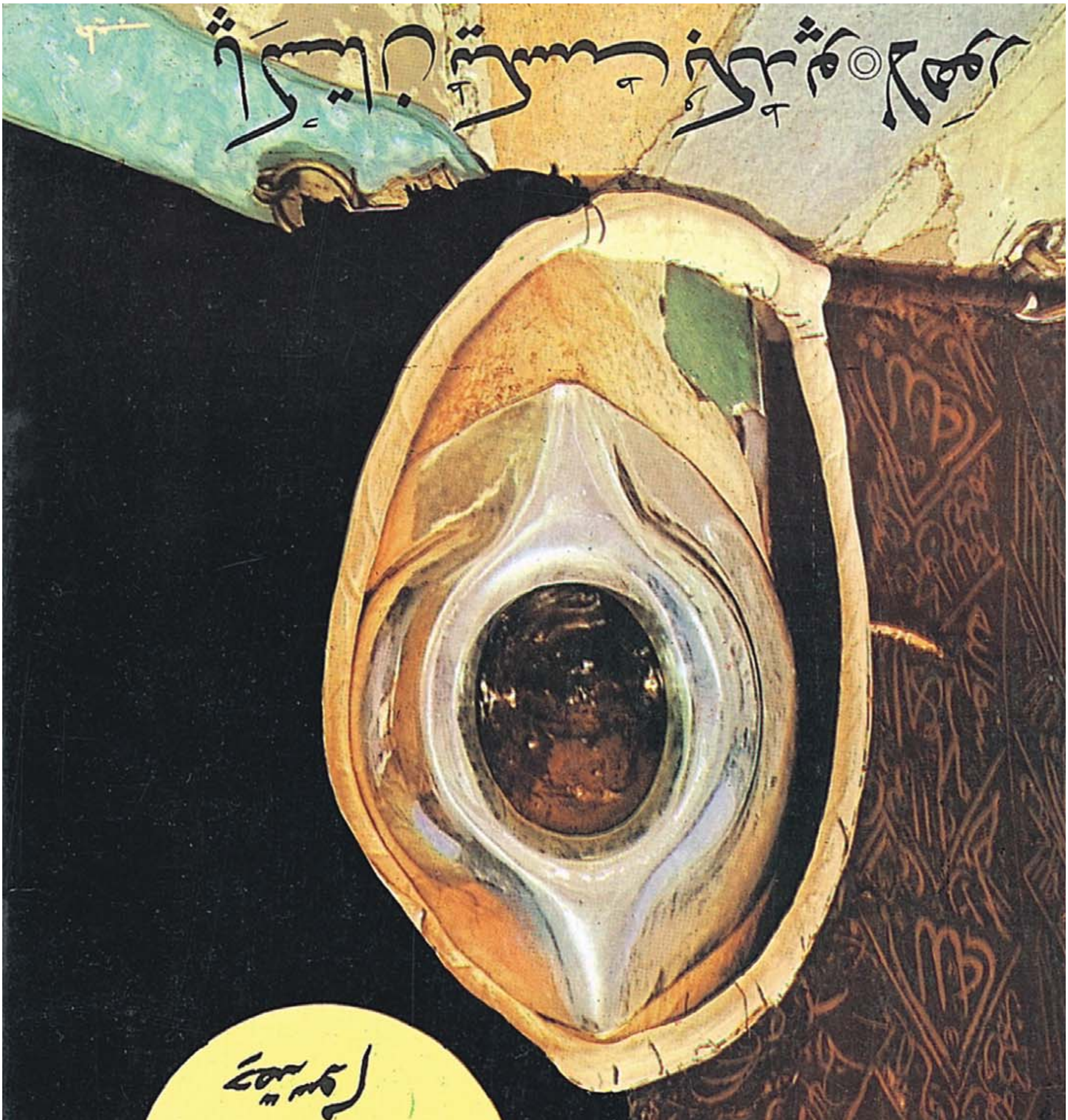

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی پبلش کی ہوئی اس دینیات کی کتاب میں حجر اسود کی تصویر میں
حضرت گوہر شاہی کی شبیہ واضح طور پر نظر آتی ہے

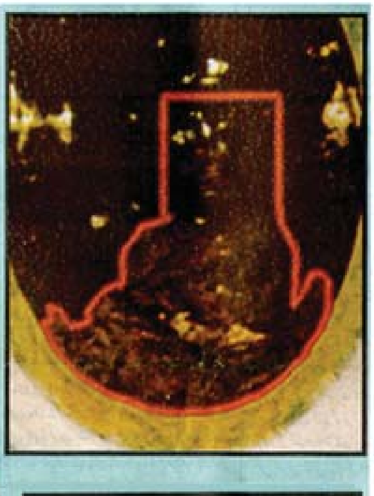

حجر اسود میں قدرتی طور آنے والی شبیہ کا کمپیوٹرائز تحقیق کے بعد عکس۔

حجر اسود کی تصویر کو جب الٹا کر کے دیکھیں تو شبیہ نظر آئی گی۔

تیس سال قبل مرزا لائبریری الحرم گیٹ مکہ سے شائع شدہ حجر اسود کا عکس جس
میں ایک جھڑی دار وکٹس کو کھلایا گیا ہے۔ اس عکس کو جب الٹا کریں تو صورت واضح نظر آتی

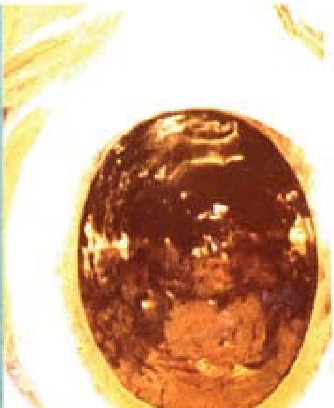

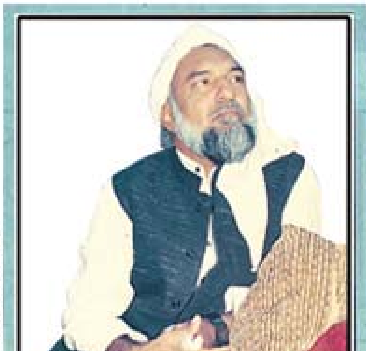

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی وہ تصویر جو
حجر اسود میں نمودار ہونے والی شبیہ سے مماثلت رکھتی ہے۔

Sole Agent in Saudi Arabia
Mirza Library and Al-Harmain Library,
Al-Omra Gate,
Makkah.

مرزا لائبریری مکہ کا شائع شدہ

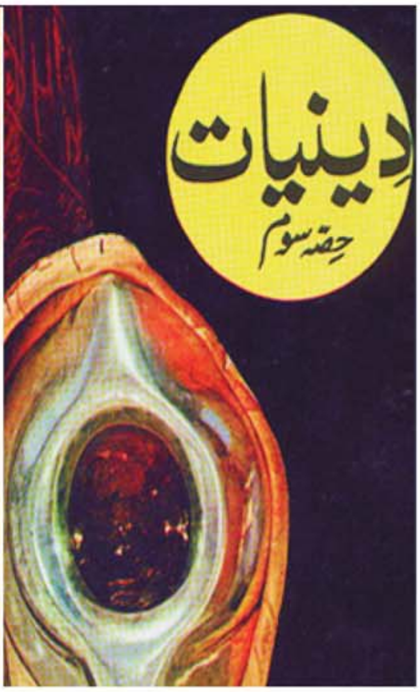

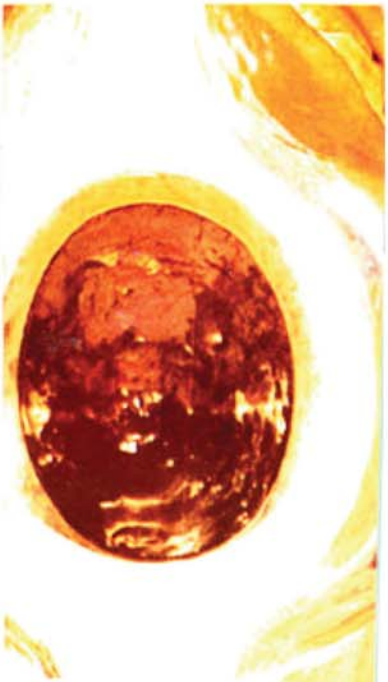

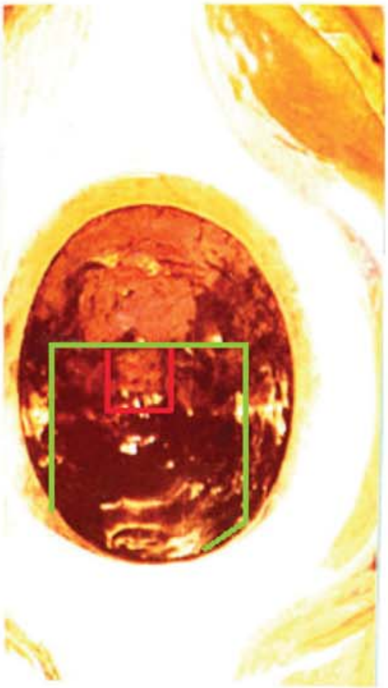

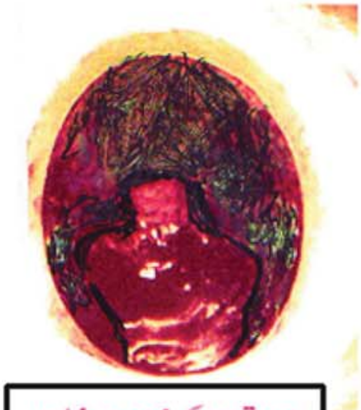

اِس تصویر کی نشاندہی خطوط کے ذریعہ کی گئی ہے

25 سال کی ہی عمر میں ''جُسہ گوہر شاہی'' کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا تھا

اُس عمر اور اُس وقت کی نشاندہی، حجرِ اسود اور ساتھ دی ہوئی تصویر میں ملاحظہ ہو

یہ تصویر حال ہی میں نیبولا Nebula نامی سورج نما ستارے پر ظاہر ہوئی ہے، اور ناسا NASA نے ہی ریلیز کی ہے
تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رجوع کریں

http://www.spacedaily.com/spacecast/news/hubble-00b1.html

SPACE SCOPES

Hubble Brings "Eskimo" Nebula Alive
<../news/hubble-00b2.html>

Greenbelt - January 11, 2000 -
The Hubble Space Telescope has captured a majestic view of a planetary nebula, the glowing remains of a dying, Sun-like star. This stellar relic, first spied by William Herschel in 1787, is nicknamed the "Eskimo" Nebula (NGC 2392) because, when viewed through ground-based telescopes, it resembles a face surrounded by a fur parka.

گوهر شاهی

گوهر شاهی

اوپر والی تصویر کو Up کے مطابق گھما کر دیکھیں
جس کے چہرے پر کچھ لکھا ہوا ہے!

گوهر شاهی

بعض لوگ کہتے ہیں یہ تصور ہے۔ تصور، صاحبِ تصور تک محدود ہوتا ہے۔ کیمروں میں نہیں آتا۔ کچھ کہتے ہیں ٹیلی پیتھی یا مسمریزم ہے۔ عبادت گاہیں اور زمین و آسمان ٹیلی پیتھی یا جادو کی لپیٹ میں نہیں آسکتے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر حق کدھر ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ امریکہ نے پیسے لے کر کمپیوٹر کے ذریعہ یہ تصویریں لگا دیں ہیں، کیا گوہر شاہی امریکہ سے زیادہ مالدار ہے؟ اگر ایسا ممکن ہوتا تو وہ اپنے کسی پوپ Pope کی تصویر لگاتا تاکہ اُس کے مذہب اور ملک کا عروج اور فائدہ ہو۔

$16.95

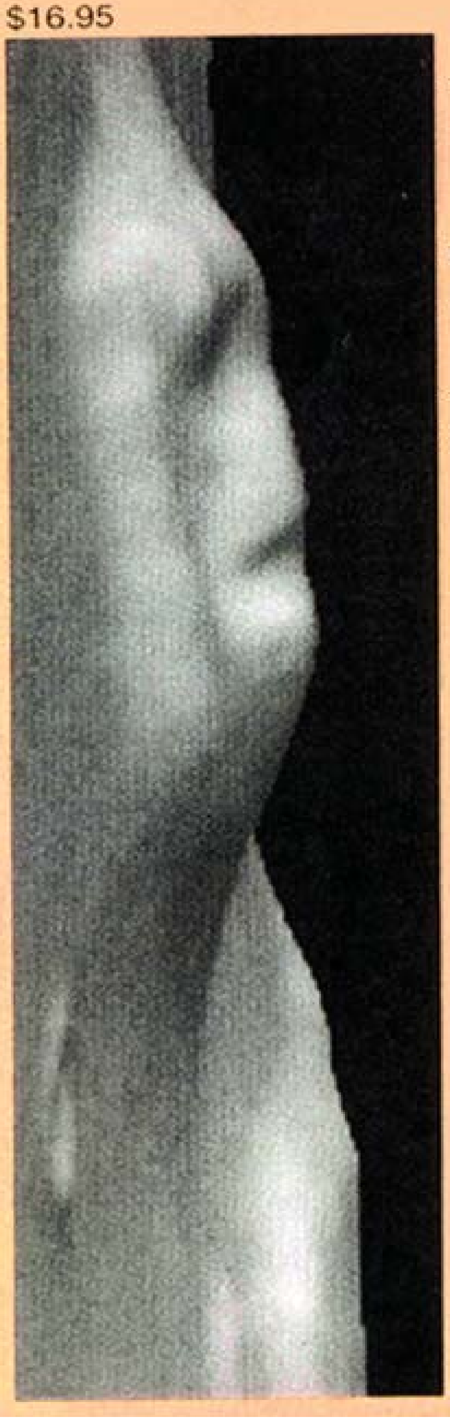

مارشین اینگماز (مریخ کے معمے)

دورِ قدیم سے ہی مریخ نے ہمارے تصورات کو جھنجوڑ رکھا ہے۔ اس صدی کے نصف دوئم تک یہی سمجھا جاتا تھا کہ مریخ زمین کی مانند ہے۔ البتہ 1960 کے آخر میں ناسا نے میرنر پروبز (Mariner Probes) نے اس تصورِ باطل کو منتشر کر کے یہ تاثر پیش کیا کہ مریخ یعنی سُرخ سیارہ ہماری زمین کے چاند کی مانند ہے۔ پانی نکلنے کے ثبوت اور دیگر دریافت نے البتہ اس اُمید کو تقویت پہنچائی کہ مریخ کی سطح پر بھی زندگی کے آثار کی موجودگی ممکن ہے۔

1975 میں 2 وائکنگ خلائی جہاز مریخ کی طرف بھیجے گئے، جن میں سے ہر ایک، ایک آربٹر (سیارے کی گردش کرنے والا آلہ) اور ایک لینڈر (مریخ پر اُترنے والا آلہ) پر مشتمل تھا۔ اُن کا ابتدائی مشن یہ تھا کہ سافٹ لینڈ کے ذریعہ دو تفتیشی ربوٹ کو مریخ کی سطح پر اُتارا جائے کہ وہ حیاتیاتی آثار مریخ کی سطح پر تلاش کر پائیں۔ جلائی ۱۹۷۶ کے آخر میں خلائی جہاز کے ایک آربٹر نے ایک دلچسپ تصویر بھیجی جو کہ ایک میل لمبی انسانی چہرے پر مشتمل تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ چہرہ شمالی خطہ جسے سائیڈونیا (Cydonia) کہا جاتا ہے، سے خلا میں گھور رہا ہے۔ مریخ پر پائے جانے والے انسانی چہرے کو ناسا نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ روشنی اور سائے کا سراب ہے۔ اور مریخ پر انسانی چہرے والی بات ناسا نے فائل میں ڈال کر بھلا دی۔

کئی سالوں کے بعد دو انجینئر بنام Vincent DiPietro اور Gregory Molenaar نے اُسی چہرے کو دوبارہ دریافت کر لیا، اور اُس تفتیش کا مرکز و محور بن گئے جس سے اگلے دس سالوں میں ایک آزاد اور کثیر الانتظام تفتیش کا سلسلہ چل نکلا۔ علمِ طبیعات، انجینئرنگ، نقشہ باری، ریاضیات، علم الانسان، عمارت سازی، فنی تاریخ، سسٹم سائنسز، علم الٰہی اور دوسرے شعبوں کے پیشہ وران نے تقریباً ایک درجن مریخی خدوخال دریافت کی ہیں اور ان پر تحقیق کی جو ان روایتی باتوں کو (کہ مریخ پر زندگی کے آثار ملنے کے امکانات نہیں) مسترد اور ختم کرنے کے لئے ایک زبردست چیلنج اور ثبوت ثابت ہوئی ہیں۔

مارک جے کارلوٹو کی کتاب مارشین اینگماز، جس میں وائکنگ خلائی جہاز سے لی گئی مریخ کی متنازع تصاویر کی اسٹیٹ آف آرٹ ڈیجیٹل پروسیسنگ پر مبنی رپورٹ ہے۔ ڈاکٹر کارلوٹو اس کتاب میں وہ تمام طریقہ کار کی تفصیلات بتاتے ہیں جن سے انہوں نے وائکنگ کی تصاویر کو اور زیادہ واضح اور صاف کیا۔ انہوں نے مریخ پر موجود کئی حیرت انگیز چیزوں کی اور چہرے کی سہ جہتی تصاویر اور کمپیوٹر فلم پیش کی۔ وہ اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ شاید یہ پہلا واضح اور ٹھوس ثبوت ہے جن کا سائنسدانوں کو دہائیوں سے انتظار تھا کہ زمین پر بسنے والے افراد اکیلے نہیں ہیں۔

مارک جے کالوٹو باسٹن (امریکہ) کی ایک سائنسی فرم (TASC) میں ڈوژنل اینالیسٹ ہیں۔ انہوں نے ۱۹۸۱ میں Carneige-Mellon یونیورسٹی سے Ph.D کی۔ ۱۹۸۱ سے ۱۹۸۳ تک باسٹن یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر رہے ہیں۔ ڈاکٹر کارلوٹو کو (Image processing) امیج پروسیسنگ کا اور اس سے ملحقہ شعبوں کا دس سال سے زیادہ تجربہ ہے۔ انہوں نے کمپیوٹر وژن، ڈیجیٹل امیج پراسیسنگ اور پیٹرن رکوگنیشن کے موضوعات پر چالیس سے زیادہ مسودے لکھے اور پبلش کروائے ہیں۔ وہ انسٹیٹیوٹ آف الیکٹریکل اور الیکٹرانک انجینئرنگ کے سینئر ممبر ہیں۔

The Martian Enigmas

Mars has stirred our imagination since ancient times; until the second half of this century Mars was thought to be a world much like earth. But in the late 1960s NASA's Mariner probes shattered the illusion, revealing the Red Planet to be more like our Moon. Evidence of water erosion and other discoveries, however, fueled the hope that vestiges of life might yet be found on Mars.

In 1975 two Viking spacecraft, each consisting of an orbiter and a lander, were sent to Mars. Their primary mission was to soft-land two robotic probes on the surface to search for signs of microbial life in the red Martian soil. Late in July 1976 one of the orbiters sent back a curious photograph of what appeared to be a mile-long humanoid face staring straight out into space from a northern region known as Cydonia. The "Face on Mars" was promptly dismissed by NASA as a "trick of light and shadow" and the photograph filed away.

Several years later the Face was rediscovered by two engineers, Vincent DiPietro and Gregory Molenaar, and became the focus of a decade-long series of independent multi-disciplinary investigations. Professionals in physics, engineering, cartography, mathematics and systems science, as well as anthropology, architecture, art history, theology, and other fields, have now discovered and studied nearly a dozen features on the Martian surface that may pose a serious challenge to conventional beliefs about the improbability of extraterrestrial life.

The Martian Enigmas is a report by Mark J. Carlotto on his state-of-the-art digital image processing of the controversial Viking photos. Dr. Carlotto illustrates the processes used to digitally restore and clarify the Viking photographs, and presents striking three-dimensional renditions of the Face and other intriguing objects on Mars. He argues that these objects may be precisely what many scientists have sought for decades: the first hard evidence that we are not alone.

Mark J. Carlotto is a Division Staff Analyst at The Analytic Sciences Corporation (TASC), a high-tech firm in the Boston Area. He earned a Ph.D. in Electrical Engineering from Carnegie-Mellon University in 1981. From 1981 through 1983 he was an Assistant Adjunct Professor at Boston University. Dr. Carlotto has over ten years of experience in image processing and related fields, and has published over forty papers in computer vision, digital image processing, pattern recognition and other areas. He is a senior member of the Institute of Electrical and Electronic Engineers.

Photo Credit: Mary Kay Bremner Carlotto

A Closer Look

MARK J. CARLOTTO

ISBN 1-55643-129-5
9 781556 431296
51695

North Atlantic Books, Berkeley, California
Cover and Book Design by Daniel Drasin

اس تصویر میں دو چہرے نمایاں ہیں جب تصویر کو 180 کے درجے پہ گھمایا جائے

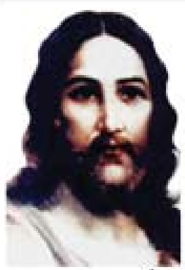

1) ہفت روزہ اخبار پیام مانچسٹر میں یہ خبر تصاویر سمیت 15 اگست 1997 کو شائع ہوئی تھی۔

2) پندرہ روزہ اخبار سدائے سرفروش نے بھی یہ خبر ستمبر 1997 کو شائع کی

3) 28 ستمبر 1997 کو BBC نے یہ خبر GMR ریڈیو (UK) سے نشر کی

عیسیٰ اور حضرت گوہر شاہی کی ملاقات 1997 کو نیو میکسیکو میں ہوئی

حضرت گوہر شاہی

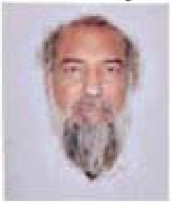

www.goharshahi.com

Gohar Shahi

مریخ کی یہ تصاویر ناسا (NASA) نے مختلف انداز اور مختلف اطراف سے اُتاری ہیں۔ دیکھئے ویب سائٹ

NASA has taken these photographs from different angles and different views. Visit the following website.

http://www.psrw.com/~markc/marshome.html

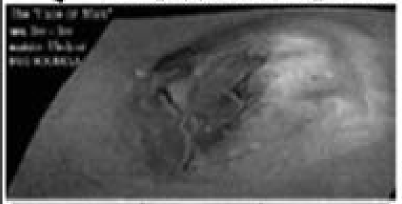

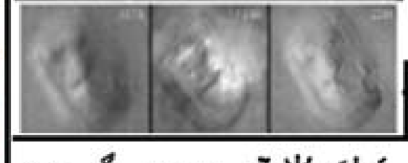

بوسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر مارک جے نے ان تصاویر کی تحقیق اور تصدیق کر کے کتابی شکل میں شائع کرایا ہے

Professor Mark J. of Boston University having researched and verified these photographs published them in his book.

حضرت عیسیٰ

Jesus

سیدھی تصویر میں حضرت عیسیٰؑ اور اُلٹی تصویر میں حضرت گوہر شاہی

When picture is straight the image of Jesus is visible and when turned upside down the image of Gohar Shahi is visible.

www.tlig.org/jesus.html **www.jays-homepage.co.u**

Science and Technology

In 1998, The Mars Global Surveyour took pictures of Mars. On the surface of Mars there was a rock foundwhich resembled the face of a human being. It was one mile long and 2000 feet high. It was made by beings who were similar to us and had lived there in the past. An astrologist Dr. Frania says "This is the proof of the one we have been waiting for, for a long time."

Published in the Sunday Magazine, The Jang,Pakistan on 18-03-01

سائنس اور ٹیکنالوجی

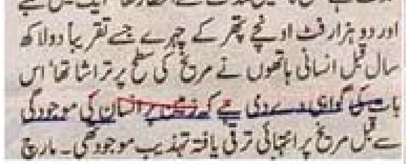

لوگوں کو چاہئے کہ اس معاملے کی تحقیق کریں

People should research into this matter

تصویر 35A73 کی پہاڑی۔ایک عجیب چٹان نما ''میسا'' جو 30-25 میٹر تک ایک روٹی نما گڑھے (جس کا وجود سطح کی برف پگھلنے اور زمین پھٹنے سے نکلنے والا اخروج سے ہوا) سے بلند ہوتی ہے۔ ہوگلینڈ کہتے ہیں کہ پہاڑی اور چہرا نہ صرف اُنچائی میں برابر ہیں بلکہ زاویے اور جگہ کے اعتبار سے بھی اُن میں تناسب پایا جاتا ہے۔ اس پہاڑی کے خدوخال اور ڈھانچے سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ پہاڑی اور پہاڑی کی بنیاد میں موجود گڑھے میں واضح فرق ہے۔ اور یہ کہ یہ پہاڑی ''کریٹرنگ امپیکٹ'' کے بہت بعد بنی۔ اس دلچسپ مفروضے کے حامی کہتے ہیں کہ اگر یہ پہاڑی پہلے بنی ہوتی تو نکلنے والا مواد ٹیلے کے شرق میں جمع ہوتا اور اُس مواد کی حدود پر چھینٹوں کی طرح کے نشان ہوتے اور پہاڑی کی دوسری طرف دھماکہ نما سایہ بنتا۔ لیکن گڑھے سے ملحقہ زمین ایک مٹی کے ڈھیر کی صورت میں ہونے کی بجائے یہ محسوس ہوتا ہے کہ نیچے سے کھوکھلی اور خالی ہو۔ جو کہ قدرتی طور پر بننے والے ٹیلے سے بالکل مختلف ہے اِن وجوہات نے اور اِس بات نے کہ پہاڑی اور گڑھے کے درمیان موجود زمین کا ایسے نظر آنا جیسے اُس پر ہل چلا ہو یا اُسے کھودا گیا ہو، اس نظریہ کو ہوا دی کہ پہاڑی کی تعمیر کے لئے مٹی اکٹھی کی گئی تھی۔

The "Cliff" from 35A73. A peculiar, cliff-like mesa that rises 25-30 meters above a pancake like "crater pediestal" (the surrounding ejecta blanket formed when the Martian permafrost was melted and ejected by the orignal cratering impact). Hoagland has demonstrated that the Cliff participates with the Face in solstice alignments and in several other angular and positional relationships. The Cliff's overall shape, surface texture and internal appears to differ markedly from that of the surrounding crater ejecta, which suggest that its formation post-dates the intense cratering impact. Supporters of the intelligence hypothesis theorize that if the object had pre-dated the impact ejecta material would have piled up on the east side of the Cliff, displaying peripheral splash patterns and formed a "blast shadow" on the opposite side.However, the adjacent terrain on the crater side, rather than being piled-up appears instead to have been hollowed-out- the opposite result to the expected from natural forces. This and the striated or "plowed-field" effect between the Cliff and the crater, have fueled speculations about the quarring of material for the Cliffs construction.

There appears to be a continious groove or path orignating in the hollowed-out area that rises ramp-like to the northeast end of the Cliff, turns and proceeds southward, then makes a final hairpin turn and terminates at the northwest end. This groove defines the elongated "nose" of what appears to be another set of facial characteristics. These are made more obvious here by artificial foreshortening that stimulates a view from the south at angle of about 70º from nadir.

حضرت گوہر شاہی اور عیسیٰ، دی گئی تصویر میں آمنے سامنے

دیا گیا میٹر اخبار پاکستان پوسٹ نیویارک بتاریخ 01-06-14 سے لیا گیا تراشہ ہے

یہ میٹر 01-06-29 کو نوائے وقت انگلینڈ میں بھی چھپا تھا

The Moon

Nebula Star

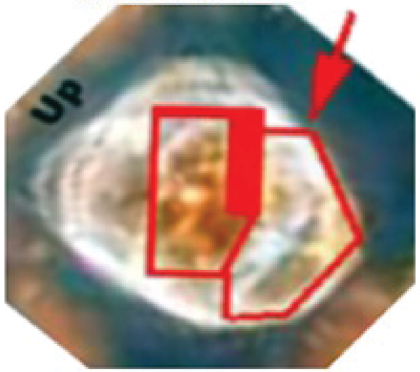

مریخ کے علاوہ بھی نیبولا اسٹار اور چاند اور دیگر مقامات پر گوہر شاہی کی تصویریں آچکی ہیں، دیکھئے ویب سائٹ

www.goharshahi.com

اکثر لوگ پوچھتے ہیں کیا یہ حقیقت ہے؟
اگر حقیقت نہیں ہے پھر ہم بہت بڑے
جھوٹے ہیں (جھوٹوں پر لعنت)

مریخ اور دیگر سیاروں پر شبیہ کا راز

حضرت عیسیٰ کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ وہ اللہ کے بہت قریب ہیں۔ اُن کی تصاویر کئی سیاروں اور کئی مقامات پر ظاہر ہو رہی ہیں۔ موجودہ زمانے کے بہت سے لوگ اُن سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف گوہر شاہی جو روئے زمین پر موجود ہیں اُن کا کوئی ایک مسکن نہیں، پوری دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ مریخ کے علاوہ دوسرے سیاروں میں بھی اُن کی تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اور انٹرنیٹ (www.goharshahi.com) پر اُن کی کتابیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ وہ صوفی سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں لیکن مجھے محمد ﷺ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کی حمایت حاصل ہے۔ وہ کہتے ہیں "اگر کسی کا مذہب ہے لیکن اُس کے دل میں اللہ کی محبت نہیں ہے، اس سے وہ بہتر ہیں جن کا کوئی مذہب نہیں لیکن اللہ کی محبت ہے"۔

مسلم علماء اُن کو کہتے ہیں کہ تم کہو کہ مسلمان سب سے اچھے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں "سب سے اچھا وہ ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے ہو"۔ مسلم علماء کہتے ہیں کلمہ محمدی پڑھے بغیر کوئی جنت میں نہیں جا سکتا۔ وہ کہتے ہیں اِس جسم کو ادھر ہی رہنا ہے، روحوں کو جنت میں جانا ہے۔ چمکتی ہوئی روحیں جنت میں جا کر ہی کلمہ پڑھ لیں گی۔ وہ کہتے ہیں کلمے کا مطلب کسی بھی نبی کے کلمے سے مراد ہے۔ مسلمانوں کا ایک فرقہ کہتا ہے کہ یہ تصوف اور دل کی تعلیم سب باطل ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ دل کی پاکیزگی کے بغیر سب کچھ باطل، رائیگاں اور چھلکے کی مانند ہے۔ مسلم عقیدے میں ایک دفعہ جنم ہوتا ہے۔ لیکن حضرت گوہر شاہی نے کتاب دین الٰہی میں لکھا ہے کہ دنیاوی روحوں کا جنم کئی بار ہوتا ہے جبکہ صرف آسمانی روح کا جنم ایک بار ہوتا ہے۔ اُن کی انہی تعلیمات کی وجہ سے بہت سے مسلمان اُن کے دشمن ہو گئے ہیں ان ہی بنا پر حکومت پاکستان نے کتاب دین الٰہی پر پابندی لگا دی ہے۔ انہیں کئی دفعہ بم کے حملوں سے اُڑانے کی کوشش کی گئی۔ مسلم کی کئی تنظیموں نے لاکھوں روپے اُن کے سر کی قیمت رکھی ہوئی ہے۔ جبکہ حکومت پاکستان نے انہیں توہین مذہب کے کیس میں ملوث کیا ہوا ہے۔ وہ کسی مذہب کا پرچار نہیں کرتے بلکہ اللہ کی محبت اور عشق کو دلوں میں اُتارنے کا طریقہ سکھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تمہارا تعلق اللہ سے جڑ جائے گا تو وہ خود ہی تمہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ کئی لوگوں کو دوران مشق دل پر اللہ لکھا نظر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں جس زبان کا بھی لفظ اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ قابلِ تعظیم اور قابلِ فیض ہے۔ ہر مذہب کے لوگ انہیں پیار کرتے ہیں بلکہ امریکہ، برطانیہ، افریقہ، یورپ، مڈل ایسٹ اور ایشیا میں کئی چرچوں، گردواروں، مندروں اور مسجدوں میں وہ خطاب کر چکے ہیں۔ بہت سے بیمار لوگ جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا وہ بھی اُن کے دم کے پانی سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اور وہ اس اللہ کی محبت کی تعلیم کو عام کرنے اور بیماروں کے روحانی علاج کیلئے لندن میں آل فیتھ اسپریچوئیل آرگنائزیشن کے نام سے ایک بہت بڑا ادارہ فری کھولنے کا پلان کر چکے ہیں جو اسی سال عالمگیر کام کرنا شروع کر دے گا۔

آپ سے گزارش ہے کہ کسی بھی مذہبی، ملکی اور نسلی تعصب کی وجہ سے رب کی نشانیوں کو جھٹلانے کی جرأت نہ کریں

شاید یہ بندہ رب نے تمہاری اصلاح اور امداد کے لئے بھیجا ہو۔ اسے ڈھونڈیں اور ذاتی طور پر اس کی ریسرچ کریں۔ اگر کوئی گروہ یا ادارہ ان کے متعلق معلومات چاہتا ہو تو ہم سے رابطہ کریں، ہم منصفانہ پوری پوری معلومات مفت فراہم کریں گے۔ اگر ممکن ہوا تو اُن سے ملاقات کا بھی اہتمام کرا دیں گے۔ ہمارا ادارہ عرصہ 7 سال سے برطانیہ میں اُن تعلیمات کو دنیا کے چپے چپے میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ ادارہ آل فیتھ اسپریچوئیل آرگنائزیشن آئیرلینڈ، صوفی مومنٹ امریکہ اور انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ بھی ہم سے منسلک ہو چکے ہیں۔

ریگزانٹرنیشنل

ناسا نے بڑی مشکل سے، اور کئی سیاستدانوں کے اسرار پر بڑے عرصے کے بعد مریخ پر تصویر کا اقرار کیا ہے جبکہ
دوسرے سیاروں کی تصویروں کو چھپائے ہوئے ہے۔ اب اسی طرح مشابہت کی تصدیق کیلئے حیل و حجت کر رہا ہے

Click here: **Disturbing Controversies like the Cydonai region of Mars**
www.creation-science-prophecy.com/links.html

E-mail:
younus38@hotmail.com
amjad_ali7@hotmail.com

Contacts:
+971 (0) 50 5922671 (UAE)
+44 (0) 7833374251 (UK)

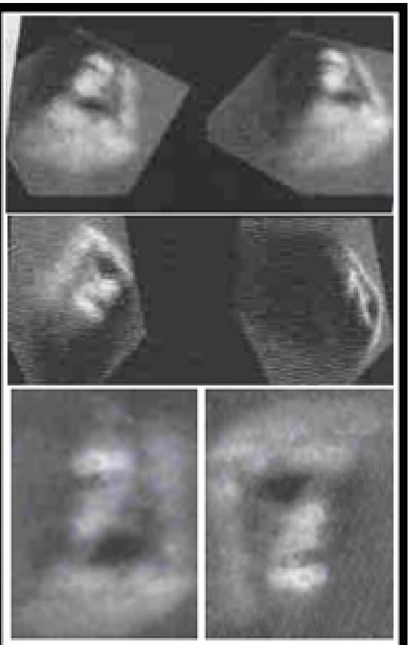

یہ تصاویر مارک جے کالوٹو کی کتاب مارشین اینگماز سے لی گئی ہیں

یہ تصاویر روشنی اور تاریکی میں تناسب کے پانچ مختلف درجے دکھاتی ہیں۔ یہاں موجود سب سے زیادہ تناسب رکھنے والی تصویر کی مماثلت ناسا کی اُس تصویر 35A72 سے ہے جو وائکنگ نے بھیجی تھی

These pictures were taken from the book "Martian Enigmas" by Mark J. Carlotto

These prints illustrate five grades of contrast. The highest contrast represented here approximates that of NASA's print of Viking frame 35A72 in which the face orignally appeared.

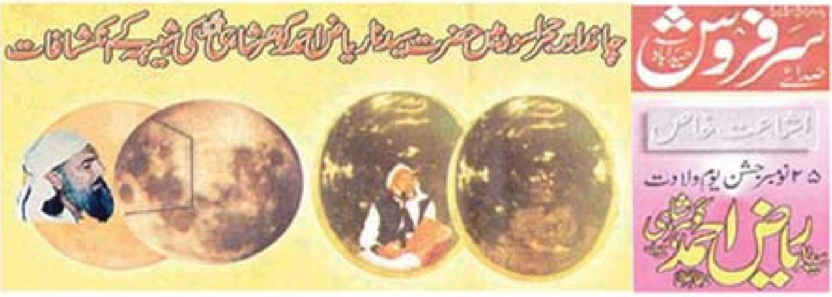

گورنمنٹ آف پاکستان سے

عظیم روحانی شخصیت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

بانی وسرپرست عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام رجسٹرڈ کی

اپیل

میں حکومتِ پاکستان اور اس کے عمل داران سے اپیل کرتا ہوں کہ چاند اور حجر اسود پر تصاویر و شبیہ کے متعلق مکمل تحقیقات کرائیں اگر یہ درست ثابت ہوں تو میری پشت پناہی کریں تا کہ پوری دنیا میں اللہ کی محبت کا پرچار اور تمام مذاہب کے دلوں کو ایک کرنے میں آسانی ہو۔ اور عوام بھی ایک سمت کا تعین کرسکیں۔

اگر مندرجہ بالا واقعات غلط ثابت ہوں تو حکومت کسی بھی سزا یا بندش کی مجاز ہے۔

بقلم خود

ریاض احمد گوہر شاہی

عمر کوٹ کے شومندر کے مقدس پتھر پر گوہر شاہی کی تصویر

لاتعداد لوگ عقیدت سے اس تصویر کو دیکھنے آرہے ہیں روزنامہ مہران حیدر آباد

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی)، حیدر آباد کے معروف سندھی اخبار روزنامہ مہران نے اپنی 6 June 1998 کی اشاعت میں ایک خبر شائع کی جس نے انکشاف کیا کہ عمر کوٹ کے قریب ''شومندر'' کے پتھر میں **حضرت گوہر شاہی** کی تصویر نظر آرہی ہے۔ تصویر دیکھنے کے لئے آنے والوں کا جمِ غفیر لگا ہوا ہے۔ ہندو عقیدے کے لوگ بہت عقیدت اور محبت سے اِس تصویر کے درشن کو جارہے ہیں۔ اِس حوالے سے یہاں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کے بعد ''شومندر'' لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، خصوصاً ہندو برادری میں **حضرت ریاض احمد گوہر شاہی** کی تصویر نظر آنے پر بہت خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔

لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''دیس پردیس'' میں ہندوؤں کی جانب سے

حضرت گوہر شاہی کا تعارف

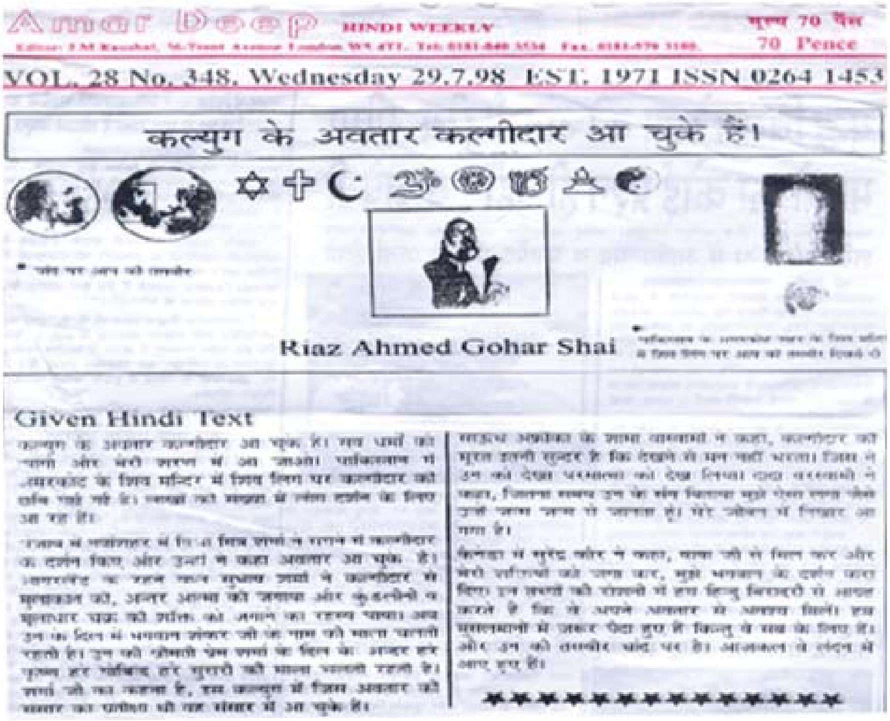

Amar Deep HINDI WEEKLY मूल्य 70 पैंस 70 Pence

VOL. 28 No. 348. Wednesday 29.7.98 EST. 1971 ISSN 0264 1453

कल्युग के अवतार कल्गीदार आ चुके हैं।

Riaz Ahmed Gohar Shai

Given Hindi Text

کئی ہندوؤں کو خواب میں دم کرنے آنکھوں کی بینائی گونگوں کو گویائی حاصل ہو گئی

بھارت میں ہزاروں افراد گوہر شاہی کے روحانی فیض سے صحتیاب ہو گئے

ZEE T.V اور جالندھر T.V جلد گوہر شاہی کا انٹرویو نشر کریں گے انگلینڈ کے گلزار قادری

کرشمہ قدرت

سیدنا ریاض احمد گوھر شاہی کے دائیں ہاتھ پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسمِ ذات اللہ نمایاں ہے

...... نوٹ ......

کچھ لوگوں کو اعتراض ہے کہ الٹے ہاتھ کی انگلیوں پر اسمِ اللہ کیوں ہے؟ اگر یہ انگلیاں ہم نے بنائی ہوں یا کسی بھی طریقے سے ہم نے لکھوایا ہو تو ہم مجرم ہیں، یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق ہے یا کوئی کرشمہ قدرت!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ آمد

عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی سے امریکہ میں

ملاقات 28 جولائی 1997 لندن میں دیئے گئے ایک انٹرویو میں حضرت گوہر شاہی نے ملاقات کے جملہ تاثرات کا اظہار فرمایا

29 مئی 1997 میں ایل ماو نٹے لاج طاؤس نیو میکسیکو امریکہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ رات کے دوسرے پہر مجھے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ کمرے میں نا کافی روشنی تھی۔ مجھے لگا کہ میرا کوئی عقیدت مند ہے جو بنا اجازت کمرے میں آ گیا ہے۔ میں نے اس شخص سے پوچھا، کیوں آئے ہو؟ اس شخص نے جواباً کہا کہ میں آپ سے ملنے آیا ہوں۔ میں نے اسی اثناء میں کمرے کی لائٹ روشن کردی۔ میں نے دیکھا کہ ایک حسین وجمیل نوجوان میرے سامنے کھڑا ہے جسے میں نہیں جانتا تھا۔ اس شخص کو دیکھ کر میرے لطائف خوشی سے جھوم اٹھے اور ایسی کیفیت پیدا ہوگئی جیسی عالم بالا کی محافل اور نبیوں کی موجودگی میں ہوتی ہے۔ مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کو متعدد زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اس نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہے۔ اور فی الحال امریکہ میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا، تم کہاں رہتے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا، نہ ہی پہلے میرا کوئی ٹھکانہ تھا اور نہ ہی اب ہے!

جب حضرت ریاض احمد گوہر شاہی سے ملاقات کے دوران ہونے والی مزید گفتگو کی گزارش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم اور میرے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے وہ فی الحال ایک راز ہے، لیکن مستقبل قریب میں کسی مناسب وقت پر میں اس راز کو فاش کرونگا۔ حضرت گوہر شاہی نے مزید فرمایا کہ میں چند روز بعد ٹوسان اریزونا (امریکی ریاست) جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں کسی نے مجھے ایک تصویر دکھائی اور کہا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ میں نے فوری طور پر تصویر والے نوجوان کو پہچان لیا۔ کیونکہ یہ تصویر اسی نوجوان کی تھی جو میرے کمرے میں طاؤس میں آیا تھا۔ میں نے تصویر کے مالک سے اس تصویر کی تفصیلات دریافت کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ کچھ مقدس مقامات کی زیارت کیلئے گئے جہاں انہوں نے تصاویر اتاریں۔ جب کیمرے کی فلم develop کی گئی تو حیرت انگیز طور پر اس نوجوان کی تصویر آ گئی حالانکہ کسی نے بھی اس نوجوان کو وہاں نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی تصویر کھینچی۔ بہر حال میں نے اس نوجوان یعنی عیسیٰ ابن مریم کی تصویر لے لی اور چاند میں ظاہر ہونے والی کئی تصاویر سے اس کو ملا کر دیکھا۔ چاند میں ظاہر ہونے والی تصاویر میں سے ایک تصویر اس سے مشابہت رکھتی تھی۔ مجھے یقین ہوگیا اور اس طرح میں نے تصدیق کردی کہ یہ عیسیٰ ابن مریم کی حقیقی تصویر ہے۔

حال ہی میں امریکہ میں ایک رسالے نے بائبل کے علماء کے حوالاجات سے عیسیٰ ابن مریم کی دوبارہ واپسی اور قرب قیامت میں ہونے والے واقعات سے متعلق مضمون شائع کیا۔ اس مضمون میں متعدد باتوں کا ذکر تھا خصوصی طور پر بائبل سے متعلق راز اور پیش گوئیاں تھیں جن کو ویٹی کن (روم اٹلی) نے جاری کیا تھا۔ بائبل کے علماء کی یہ پیش گوئیاں حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی عیسیٰ ابن مریم کی دوبارہ آمد کے اعلان سے ملتی جلتی ہیں۔

دوستو! اللہ نے اِسی وقت کے لئے فرمایا تھا:

”ہم تمہیں عنقریب دکھائیں گے اپنی نشانیاں

زمین وآسمان پر، حتیٰ کہ تمہارے نفوس میں بھی“۔

فرمانِ گوہر شاہی

تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاک کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کے لئے روکا ہوا تھا، جس طرح آپؐ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے، یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اِسی طرح حضور کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جا سکتا ہے۔ اہلِ بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔

ایک اہم نقطہ

مھدی کا مطلب.............ھدایت والا

مہدی کا مطلب.............چاند والا

(جیسے مہناز اور مہتاب)

محمد یونس الگوہر......لندن، انگلینڈ(younus38@hotmail.com)

گوہر شاہی نے 1980 سے درس وتدریس کا کام شروع کیا۔

آپ کا پیغام ''اللہ کی محبت'' کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔

ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں

گوہر شاہی کو خطابات کی دعوت دے کر ذکر قلب حاصل کرنے لگے۔

یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ

گوهر شاهی

ہر مذہب کی عبادت گاہ کے اسٹیج، منبر پر پہنچ جاتے ہیں، یوں تو بے شمار کرامتیں اور

پروگرام ہیں لیکن چند چیدہ چیدہ آپ کی تسلی کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں،

ملاحظہ ہوں......

نیویارک میں کرسچن کمیونٹی کی دعوت پر مورخہ 2 اکتوبر 1999 کو **حضرت گوہر شاہی** کو ہوٹل (**نیویارکر**) میں روحانی لیکچر کے لئے مدعو کیا گیا

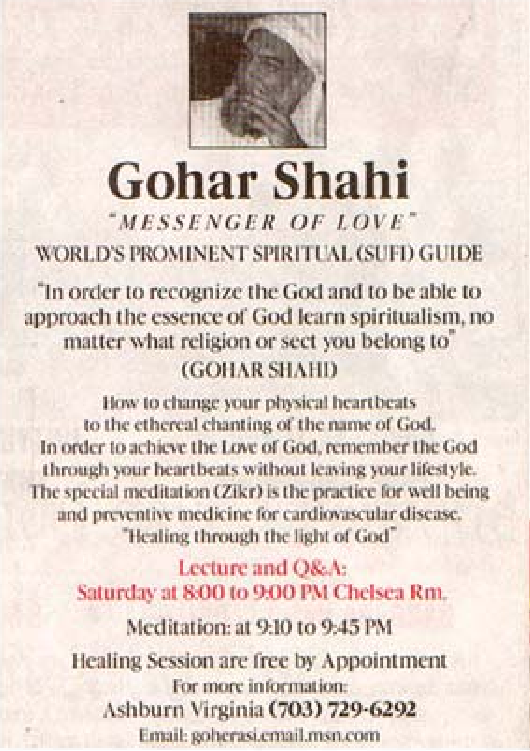

Gohar Shahi

"MESSENGER OF LOVE"

WORLD'S PROMINENT SPIRITUAL (SUFI) GUIDE

"In order to recognize the God and to be able to approach the essence of God learn spiritualism, no matter what religion or sect you belong to"
(GOHAR SHAHI)

How to change your physical heartbeats to the ethereal chanting of the name of God.
In order to achieve the Love of God, remember the God through your heartbeats without leaving your lifestyle.
The special meditation (Zikr) is the practice for well being and preventive medicine for cardiovascular disease.
"Healing through the light of God"

Lecture and Q&A:
Saturday at 8:00 to 9:00 PM Chelsea Rm.

Meditation: at 9:10 to 9:45 PM

Healing Session are free by Appointment
For more information:
Ashburn Virginia (703) 729-6292
Email: goherasi.email.msn.com

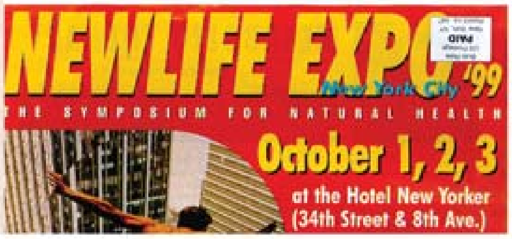

امریکہ کی ریاست ایری زونا کے شہر ٹوسان کے مرکزی چرچ

(GRACE ST.PAUL'S EPISCOPAL CHURCH)

میں **حضرت گوہر شاہی** عیسائیوں سے خطاب فرمارہے ہیں

زیر نظر تصویر 11 اپریل 1996 کے عظیم الشان روحانی اجتماع موچی گیٹ لاہور کی ہے

جس میں بکثرت حنفی اور شافعی مسلم افراد موجود ہیں

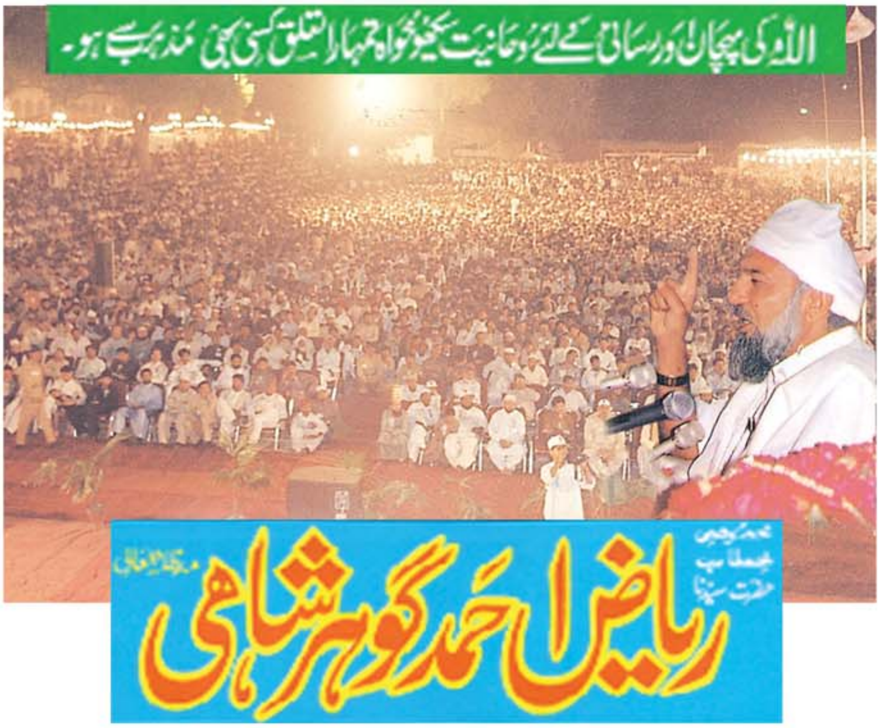

امریکہ میں حضرت گوہر شاہی یونی ٹیرین یونیورسلسٹ فیلوشپ پرسکاٹ، اری زونا، یواس اے

July 1997, Unitarian Universal Fellowship

Prescott, Arizona, USA

حضرت گوہر شاہی سکھوں کے جُھرمٹ میں

امریکہ کی ریاست ایری زونا کے شہر فینکس میں گرونانک گرودوارہ آشرم میں

حضرت گوہر شاہی سکھوں کو نام دان دے رہے ہیں

سان فرانسسکو میں سکھوں کی سوسائٹی نے مورخہ 7 اکتوبر 1999 کو **حضرت گوہر شاہی** کو اللہ کی محبت، کے موضوع پر خطاب کے لئے مدعو کیا اور اُن کے اس رسالے نے **حضرت گوہر شاہی** کے روحانی فیض اور تعلیم کی بابت سکھوں کے لئے مضمون چھاپا کہ اللہ کو پانے کے لئے یہ سچا اور آسان راستہ ہے، اور اِسے اپنانے کی کوشش کی جائے۔

......زیرِ نظر رسالے کا عکس......

ਦਿਲਾਂ ਰਾਹੀਂ ਰੱਬ ਨੂੰ ਮਿਲਾਉਣ ਵਾਲਾ-ਬਾਬਾ ਗੌਹਰ ਸ਼ਾਹ ਜੀ!

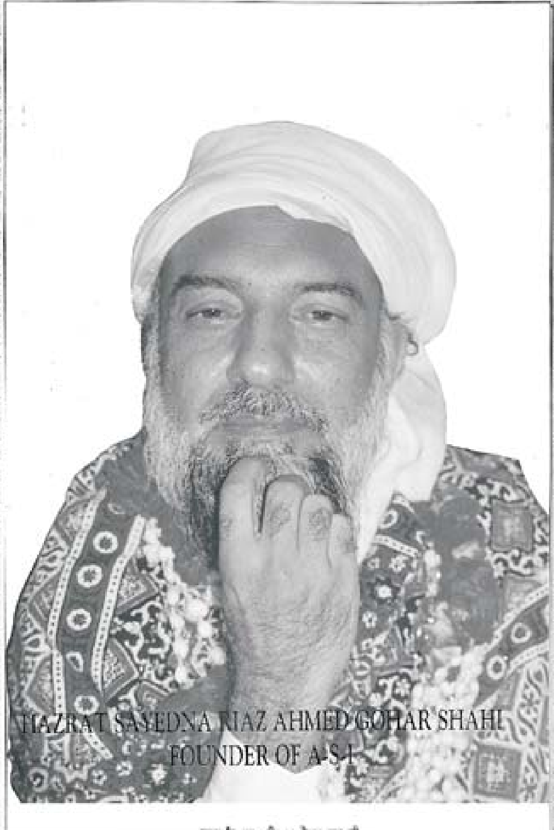

ਬਾਬਾ ਰਿਆਜ਼ ਅਹਿਮਦ ਗੌਹਰ ਸ਼ਾਹ ਜੀ

......کومنٹری پردیسی......

پنجابی زبان گرومکھی کے اخبار میں **حضرت گوہر شاہی** سے کئے گئے انٹرویو کا ایک عکس

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے اسمِ ذات کانفرنس سے خطاب کی ایک جھلک

7 اکتوبر 1996 میں منعقد ہونے والی اسمِ ذات کانفرنس کی ایک تصویر جس میں مختلف مکاتبِ فکر کے لوگوں نے شرکت کی

نیویارک میں بروک لین کی جامع مسجد ترک میں حنبلی اور مالکی مسلم افراد سے حضرت گوہر شاہی خطاب فرما رہے ہیں

CONTACT

info@goharshahi.com

www.GoharShahi.com
www.MehdiFoundation.com

کتاب کی روشناس کے لئے چند اقتباس

1-اگر آپ کسی مذہب میں ہیں لیکن اللہ کی محبت سے محروم ہیں، ان سے وہ بہتر ہیں جو کسی مذہب میں نہیں لیکن اللہ کی محبت رکھتے ہیں۔

2-محبت کا تعلق دل سے ہے، جب دل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملایا جاتا ہے تو وہ خون کے ذریعے نس نس میں پہنچ کر روحوں کو جگاتا ہے۔ پھر روحیں اللہ کے نام سے سرشار ہوکر اللہ کی محبت میں چلی جاتی ہیں۔

3-رب کا کوئی بھی نام خواہ کسی بھی زبان میں ہو قابلِ تعظیم ہے لیکن رب کا اصلی نام سُریانی زبان میں اللہ ہے جو کہ عرشیوں کی زبان ہے، اسی نام سے فرشتے اُسے پکارتے ہیں اور ہر نبی کے کلمے کے ساتھ منسلک ہے۔

4-جو بھی شخص سچے دل سے رب کی تلاش میں بحروبر میں ہے وہ بھی قابلِ تعظیم ہے۔

5-اس دنیا میں ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ خطوں میں کئی آدم آئے۔ تمام آدم دنیا میں دنیا کی ہی مٹی سے بنائے گئے، جبکہ آخری آدم جو عرب میں دفن ہیں، بہشت کی مٹی سے واحد بنائے گئے، ان کے سوا کسی اور آدم کو فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا۔ ابلیس اسی آدم کی اولاد کا دشمن ہوا۔

6-انسان کے جسم میں سات قسم کی مخلوقیں ہیں، جن کا تعلق علیحدہ علیحدہ آسمانوں، علیحدہ علیحدہ بہشتوں اور انسان کے جسم میں علیحدہ علیحدہ کاموں سے ہے۔ اگر ان کو نور کی طاقت پہنچائی جائے تو یہ اُس انسان کی صورت میں ایک ہی وقت میں کئی جگہ حتیٰ کہ ولیوں، نبیوں کی مجلس اور رب سے ہمکلام یا دیدار تک پہنچ سکتی ہیں۔

7-ہر انسان کے دو مذہب ہوتے ہیں، ایک جسم کا مذہب جو مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، دوسرا ارواح کا مذہب جو کہ روزِ ازل میں تھا یعنی اللہ سے محبت، اسی کے ذریعے انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

8-سب مذاہب سے بالاتر رب کا عشق ہے، اور سب عبادات سے بالاتر رب کا دیدار ہے۔

9-انسان، حیوانوں، درختوں اور پتھروں کے متعلق معلومات، کہ یہ کس طرح وجود میں آئے اور کیوں کوئی حرام اور کوئی حلال ہوا۔

10-ارواح اور فرشتوں کے امرِ کُن سے بھی پہلے کون سے مخلوق تھی؟ وہ کون سا کتا تھا جو حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا؟ اور وہ کون سے لوگ ہیں جن کی روحوں نے ازل میں ہی کلمہ پڑھ لیا تھا؟

وہ کون سے بندے کا راز ہے جو اس کتاب میں درج نہیں ہے؟

معلومات اور تحقیقات کے لئے اس کتاب کو ضرور پڑھیں

For Internet version, please visit us on: http//www.goharshahi.com